ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

رسالہ قواعد نحو عربی بزبان اردو موسوم بہ

# تیسیر النحو

مؤلفہ مولوی سید محمد عبداللہ بلگرامی مدرس اول عربی مدرسہ سرکاری کانپور

حسب حکم جناب مستطاب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

بمنظوری

جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

۱۲۹۴ھ — مطبع نظامی کانپور میں چھپا — ۱۸۷۷ء

# فہرست تشریح النحو

# تشریح النحو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی نبی لا نبی بعدہ وعلی آلہ اولی المجدۃ واصحابہ ذوی النجدۃ

بعد اسکے معلوم ہو کہ کمترین انام محمد عبد اللہ بن حاجی سید آل احمد حسینی بلگرامی مدرس اول عربی مدرسہ سرکاری کانپور نے حسب ارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب مسٹر ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی کے یہ رسالہ عربی نحو مین بزبان سہل اردو لکھا اور ایک مقدمے دو باب ایک خاتمے پر مرتب کر کے تاریخی نام زبرو بینات مین تشریح النحو رکھا خدائے تعالیٰ خطا سے بچائے رہے اور دولت قبول عطا کرے

## مقدمہ نحو کے معنی اور واضع اور موضوع اور تعریفات کے بیان مین

نحو کے لغت مین چار معنی ہین قصد مثل قسم اور اصطلاح مین اون قواعد کے جاننے کو کہتے ہین جنسے کلمات عرب کے اعراب و بنا اور ترکیب و افراد کا حال معلوم ہو اور غرض اوس سے کلمات عرب کی ترکیب اور اعراب و بنا مین خطا سے محفوظ رہنا ہے

واضع یعنی قواعد نحو کا مقرر کرنے والا ابو الاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دؤلی
بصری ہی جسنے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے حکم سے اس
علم کو وضع کیا اور سنہ ۶۹ انہتر ہجری مین پچاسی برس کی عمر مین فوت ہوا اور اس
بہت سے اجناب ممدوح کرم اللہ وجہہ نے اسم و فعل و حرف اور تھوڑے اعراب
ابو الاسود کو سکھا کر فرمایا اُنحُ هٰذا النحوَ یا ابا الاسود اس علم کا نام
نحو ہو گیا ۔

نحو اس مقام مین بمعنی منحو یعنی مقصود کے ہی جیسے خلق بمعنی مخلوق اور لفظ
بمعنی ملفوظ ۔ موضوع علم نحو کا کلمہ و کلام ہی ۔

سب کلمات عرب کے دو قسم پر ہین مفرد اور مرکب ۔

مفرد اوس ایک لفظ کو کہتے ہین جو ایک معنی پر دلالت کرنے کے لیے
بنایا گیا ہو (ایک معنی پر دلالت کرنے سے یہ مراد ہی کہ اگر اوس لفظ کے جز
یعنی ٹکڑے ہون تو اون جزون کے معنی پر دلالت مراد نہو بلکہ تمام لفظ تمام معنی پر
دلالت کرتا ہو جیسے زید ایک لفظ ہی ایک معنی یعنی ذات زید پر دلالت کرتا ہی)
اس مفرد کو کلمہ کہتے ہین اور اوسکی تین قسمین ہین اسم فعل حرف
اسم وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع معنی مستقل پر دلالت کرے یعنی آپ ہی آپ بغیر
کسی کلمے کے ملائے ہوے اوسکے معنی سمجھے جائین اور اوس سے کوئی
زمانہ ازمنہ ثلاثہ یعنی ماضی و حال و استقبال سے سمجھا نہ جاے مثل رَجُلٌ

ورعلم۔ اسم کی نشانیوں سے ہوا الف لام کا داخل ہونا مثل الرجل والحسن لیکن الف لام موصول جمہور کے نزدیک اضطرار شعر میں کبھی فعل پر بھی آجاتا ہی اور ابن مالک صاحب الفیہ کے نزدیک بلا اضطرار بھی اور جر و حروف جر کا داخل ہونا مثل مررت بزید وھذا غلام زید اور قول عرب ماھی بنعم الولد وعلی بئس العیر اس اعتبار سے کہ نعم اور بئس فعل مدح و ذم میں زمانہ باقی نہ رہنے سے معنی فعل کے ضعیف ہو گئے ہیں اور تنوین کا داخل ہونا سوا تنوین ترنم کے اور حروف ندا کا داخل ہونا مثل یا زید و ھیا رجل اور اضافت یعنی مضاف ہونا مثل غلام زید اور مضاف الیہ کبھی فعل بھی ہوتا ہی بشرطیکہ مضاف ظرف ہو جیسے یوم ینفع الصادقین صدقھم یوم یاتیہم العذاب و من حیث خرجت اور مسند الیہ ہونا مثل زید قائم ضرب زید اور قول عرب تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ ٭ اصل میں ان تسمع تھا ان مصدریہ کے سبب سے فعل حکم مصدر میں ہو کر مسند الیہ واقع ہوا اور مصغر ہونا مثل رجیل تصغیر رجل اور منسوب ہونا جیسے بصری اور مثنی اور مجموع ہونا مثل رجلان و رجال اور موصوف ہونا جیسے ھذا رجل عالم اور تای تانیث متحرک کا آخر میں ملنا مثل ضاربۃ۔

فائدہ ظاہر میں مثل ضربا و ضربوا و یضربان و یضربون سے

معلوم ہوتا ہی کہ فعل بھی مثنی و مجموع آتا ہی لیکن فی الحقیقۃ تثنیہ و جمع ضمیر فاعل ہی
١
جو فعل کے ساتھ لاحق ہوئی ہی اور ضمیر اسم ہی —

**فعل** وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع اپنے معنی پر بذاتہ دلالت کرے اور اوسکے معنی سے
کوئی زمانہ از منہ ثلثہ سے سمجھا جاوے (بذاتہ دلالت کرنے سے یہ مراد ہی کہ اپنے معنی پر
دلالت کرنے مین کسی اور کلمے کے ملنے کا محتاج نہو مثل ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ)
اوسکی علامت یہ ہی کہ قد اول مین ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا سین جیسے سَیَضْرِبُ
یا سوف مثل سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جازم مثل لَمْ یَضْرِبْ یا فاعل کی ضمیر
اوسمین متصل ہو مثل فَعَلْتُ یا تای تانیث ساکن مثل ضَرَبَتْ یا یای مخاطبہ
مثل اَنْتِ تَفْعَلِیْنَ و اِفْعَلِیْ یا نون تاکید ثقیلہ خواہ خفیفہ مثل لَاَضْرِبَنَّ و اِضْرِبَنْ

**حرف** وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع معنی غیر مستقل پر دلالت کرے یعنی جبتک کہ
دوسرے کلمے سے نہ ملے اوسکے معنی سمجھے نہ جائین جیسے مِنْ اور اِلٰی اور کسی
علامت اسم و فعل کا نہونا یہی اوسکی علامت ہی —

**فائدہ** اسم مسند الیہ بھی ہوتا ہی اور مسند بھی مثل زَیْدٌ قَائِمٌ اور فعل
ہمیشہ مسند ہوتا ہی مثل ضَرَبَ زَیْدٌ مسند الیہ نہین ہوتا مگر بتاویل مصدر جیسے
تَسْمَعُ بِالْمُعَیْدِیِّ الخ مین اوپر گذر چکا اور حرف نہ مسند ہوتا ہی نہ مسند الیہ اسناد
نسبت تامہ کو کہتے ہین یعنی ایک کلمے کی نسبت دوسرے کی طرف کرنا اسطرح پر کہ
اوسکے سننے والے کو فائدہ خبر یا طلب کا معلوم ہو جس کلمے کی نسبت کیجاوے اوسے

مسند اور جسکی طرف نسبت ہو اوسے مسند الیہ کہتے ہین مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ مین قائم کی نسبت زید کی طرف ہی اور ضَرَبَ زَیْدٌ مین ضرب کی نسبت زید کی طرف ہے اسلیے قائم اور ضرب مسند ہی اور زید دونون مثالون مین مسند الیہ ــ

مرکب وہ لفظ ہی کہ دو کلمون یا زیادہ سے حاصل ہو اور اوسکی دو قسمین ہین مفید اور غیر مفید مفید وہ مرکب ہی کہ جب کہنے والا اوسے کہکر چپ ہو جاے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ و اِضْرِبْ اسکو کلام کہتے ہین اور جملہ بھی ــ

چونکہ مرکب مین کم سے کم دو کلمے چاہیین اور کلمہ تین قسم ہی اسلیے احتمالات عقلی کے اعتبار سے مرکب ثنائی کی چھ صورتین نکلتی ہین اسم اسم فعل فعل حرف حرف اسم فعل اسم حرف فعل حرف لیکن کلام صرف دو ہی صورتون مین حاصل ہوتا ہی اسم و اسم اور اسم و فعل اس سبب سے کہ کلام بغیر اسناد کے پایا نہین جاتا یعنی کلام مین ضرور ہی کہ ایک کلمہ مسند ایک کلمہ مسند الیہ ہو دونون مذکور رہون جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یا ایک مذکور ایک مستتر جیسے اِضْرِبْ کہ انت ضمیر مخاطب اوسمین پوشیدہ ہی اور بجز ان دو صورتون کے مسند مسند الیہ جمع نہین ہوتے اور یَا زَیْدُ کو جو کلام کہتے ہین وہ اس سبب سے کہ یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل مع فاعل کے ہی تو یہ ترکیب حرف و اسم سے نہوئی ــ

اور فقط حرف یا کو کلام نہین کہتے اگرچہ قائم مقام اَدْعُوْ فعل مع فاعل

متکلم کے ہی اس سبب سے کہ جب حروف ندا منادیٰ کے ساتھ مستعمل ہوتے ہین اوس وقت قائم مقام فعل سمجھے جاتے ہین اور بغیر ذکر منادیٰ کے انھین قائم مقام ادعو نہین کہتے —

جملے کی دو قسمین ہین اسمیہ جسکا جزو اول اسم ہو مثل زَیدٌ قَائِمٌ و اِنَّ عَمرًا جَالِسٌ اور فعلیہ جسکا جزو اول فعل ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ زَیدٌ و کَانَ زَیدٌ جَالِسًا — اور بعضون نے تیسرا جملہ ظرفیہ کہا ہی یعنی جسکے اول مین ظرف یا جار مجرور ہو مثل عِندِی زَیدٌ و فِی الدَّارِ رَجُلٌ اور علامہ زمخشری نے چوتھا جملہ شرطیہ بڑھایا ہی یعنی جسکے اول مین حرف شرط ہو مثل اِنْ تَأتِنِی اُکْرِمْکَ — اور حق یہ ہی کہ اولیت جزو جملہ مین ارکان جملہ یعنی مسند مسند الیہ کا اعتبار ہی نہ حرف وغیرہ کا اسی سبب سے قَدْ ضَرَبَ کو جملہ حرفیہ نہین کہتے تو جملہ شرطیہ جملہ فعلیہ مین داخل ہی اور ظرف و جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہی مثلا عِندِی زَیدٌ بمعنی اِستَقَرَّ یا مُستَقِرٌّ عِندِی زَیدٌ کے ہی اور فِی الدَّارِ رَجُلٌ بمعنی اِستَقَرَّ یا مُستَقِرٌّ فِی الدَّارِ رَجُلٌ کے ہی اس صورت مین ظرفیہ بھی جملہ فعلیہ یا اسمیہ مین داخل ہی —

تنبیہ فَرِیقًا کَذَّبتُم و فَرِیقًا تَقتُلُونَ و الاَنعَامَ خَلَقَهَا مین جزو اول اسم ہی اور باوجود اسکے جملہ اسمیہ نہین اس سبب سے کہ باعتبار معنی کے ان تینون جملون مین فعل مقدم ہی اور اصل کلام یون ہی کَذَّبتُم فَرِیقًا تَقتُلُونَ فَرِیقًا

خَلَقَ الْاَنْعَامَ اسلیے یہ سب جملہ فعلیہ ہین اور اسی سبب سے ہَیْہَاتَ
الْاَمْرُ یعنی بَعُدَ الْاَمْرُ کو جملہ فعلیہ کہتے ہین اگرچہ ہیہات اسم ہی —
ہر ایک جملہ اسمیہ و فعلیہ کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ اوس جملے کو
کہتے ہین کہ بنظر نفس کلام کے محتمل صدق و کذب کا ہو یعنی اوسے جھوٹا اور
سچا کہہ سکتے ہون اگرچہ واقع مین وہ جھوٹ ہو یا سچ ہو مثلاً اَلْاَرْضُ تَحْتَنَا
زمین ہمارے نیچے ہی کہ زمین اپنے نیچے دیکھنے سے ہم اوسکو جھوٹ نہین جانتے
لیکن بنظر نفس خبر کے ہم اوسے جھوٹا کہہ سکتے ہین بخلاف انشائیہ کے کہ اوسے
جھوٹا یا سچا کہنے کی گنجایش ہی نہین ہوتی جیسے اِضْرِبْ مار تو کہ اسکو کوئی
جھوٹا یا سچا نہین کہہ سکتا —
انشائیہ کی کئی قسمین ہین اَمر جیسے اِضْرِبْ نہی مثل لَاتَضْرِبْ استفہام
نحو هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ تمنی مثل لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ ترجّی جیسے لَعَلَّ
عَمْرًا غَائِبٌ عقود مثل بِعْتُ وَاِشْتَرَیْتُ ندا مثل یَا زَیْدُ عرض مثل
اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا تحضیض یعنی کسی کو کسی چیز پر آمادہ کرنا مثل
هَلَّا تَضْرِبُ زَیْدًا یا کسی چیز کے نکرنے سے ملامت کرنا مثل هَلَّا
ضَرَبْتَ زَیْدًا قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا تعجب مثل مَا اَحْسَنَهٗ
کسنے اوسے نیک کیا اور اَحْسِنْ بِهٖ کیا خوب ہی وہ جملہ باعتبار محل اعراب کے
دو قسم پر ہی ایک یہ کہ محل اعراب مین واقع ہو یعنی ایسی جگہہ ہو کہ اگر اوسکی جگہہ مفرد آئے

تو کوئی اعراب رفع نصب جر سے قبول کرے دوسری وہ کہ محل اعراب مین نہو پہلے
کی سات قسمین ہین ایک یہ کہ خبر مبتدا کی ہو مثل زَیْدٌ اَبُوْهُ ذَاهِبٌ وزَیْدٌ
ذَهَبَ اَبُوْهُ دوسری خبر باب اِنَّ مثال اِنَّ زَیْدًا اَبُوْهُ ذَاهِبٌ
واِنَّ زَیْدًا قَدْ ذَهَبَ اَبُوْهُ اور یہ دونون قسمین محل رفع مین ہین تیسری
خبر باب کان جیسے کَانَ زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ چوتھی وہ کہ مفعول واقع ہو مثل
قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ وحَسِبْتُ زَیْدًا قَامَ اَبُوْهُ واَبُوْهُ قَائِمٌ پانچوین
وہ کہ حال ہو مثل جَاءَنِیْ زَیْدٌ قَدْ رَکِبَ غُلَامُهٗ یا غُلَامُهٗ رَاکِبٌ
اور یہ قسمین محل نصب مین ہین چھٹی وہ کہ مضاف الیہ ہو مثل اَنْذِرِ النَّاسَ
یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ یَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ اسکا محل محل جر ہی ساتوین
وہ جملہ کہ اسم نکرہ کی صفت ہو اور اسکا اعراب وہی جو موصوف کا اعراب ہو مثل
جَاءَنِیْ رَجُلٌ قَامَ اَبُوْهُ یا اَبُوْهُ قَائِمٌ دوسری قسم کا جملہ بھی آٹھ طرح پر ہی
ایک جملہ ابتدائیہ اور مستانفہ کہ ابتداے کلام مین واقع ہو اگر اوس سے پہلے کوئی
اور جملہ نہو تو اوسے مفتتحہ کہتے ہین مثل زَیْدٌ قَائِمٌ اور اگر کوئی اور جملہ ہو لیکن اسکو
کچھ اوس سے ربط نہو تو اوسے منقطعہ کہتے ہین مثل مَاتَ فُلَانٌ رَحِمَهُ اللهُ
دوسرا معترضہ کہ دو چیزون کے درمیان مین تحسین و تقویت کلام کے لیے واقع ہو اور
کسی سے تعلق نہو مثل زَیْدٌ اَحْسَنَ اللهُ اِلَیْهِ وَاقِفٌ بِالْبَابِ تیسرا
مبیّنہ کہ کلام مجمل سابق کو بیان کرے اور اوسکو تفسیریہ بھی کہتے ہین مثل اِنَّ مَثَلَ

عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون
چوتھا علّیہ کہ کلام سابق کی علت ہو مثل لا تصوموا فی ھذہ الایام فانھا
ایام اکل و شرب پانچوان جواب قسم مثل والقرآن الحکیم انک
لمن المرسلین چھٹا جواب شرط مثل ان تقم اقم و ان قمت قمت
ساتوان نتیجیہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو نحو الخفض من خواص الاسم
والجزم من خواص الفعل فلا بس فی الاسماء جزم ولا فی الافعال
خفض آٹھوان معطوفہ کہ کسی جملہ سابق پر معطوف ہو مثل قام زید و قعد عمرو
تنبیہ ان دونون قسمون کے اقسام مین علما کا بہت اختلاف ہی لیکن جو
اکثر کا مختار تھا وہ بیان لکھا گیا۔

مرکب غیر مفید وہ ہی کہ اوسکے سننے سے کچھ خبر یا طلب معلوم نہو بلکہ سامع کو
کسی اور کلمے کا انتظار رہے اور اوسکی تین قسمین ہین مرکب اضافی کہ مضاف
و مضاف الیہ سے بنا ہو جیسے غلام زید اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہوتا ہی اور
مضاف کا اعراب مقرر نہین مرکب بنائی کہ دو اسمون کو ایک کر لیا ہو اور دوسرے
کے ساتھ معنی حرف عطف کا اعتبار ہو مثل احد عشر تسع عشر تک کہ اصل
مین احد و عشر و تسع و عشر تھا اس مرکب کے دونون جز ہمیشہ مبنی فتحہ پر
ہوتے ہین سوائے اثنا عشر کے کہ اوسکا جزو اول معرب ہی مرکب منع صرف کہ
دو اسمون کو ایک کر لیا ہو اور دوسرے اسم کے ساتھ کسی حرف کے معنی معتبر ہون

مثل بعلبکّ و حضرموتَ اسم مرکب کا جزو اول فتحے پر مبنی ہی اکثرون کے نزدیک اور دوسرا معرب غیر منصرف — مرکب غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ ہوتا ہی مثل غُلامُ زَیْدٍ قائمٌ و عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ دِرْہَماً و ھٰذا بعلبکُّ —

بیان معرب و مبنی

اسم دو قسم پر ہی معرب و مبنی معرب وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے مشابہ نہو اور مبنی اصل یعنی جو مبنی ہونے مین اصل ہی کسی کی مشابہت سے مبنی نہین تین چیزین ہین حرف اور فعل ماضی اور امر حاضر معروف — اور مبنی وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے مشابہ ہو — اور مشابہت کئی قسم پر ہی مشابہت وضعی یعنی وضع اسم کی مانند وضع حرف کے ہونا کہ اکثر ایک حرف یا دو حرف پر آتا ہی جیسے تا ضمیر مرفوع یا ضمیر منصوب — جو اسم کہ دو حرف سے زیادہ پر وضع کیا گیا ہو اور پھر کسی وجہ سے دو حرف پر رہگیا وہ اسمین داخل نہین مثل یَدٌ دَمٌ کے کہ اصل مین یدیٌ و دمیٌ تھا مشابہت معنوی یعنی اسم کا بمعنی مبنی اصل ہونا بمعنی حرف جیسے مَتٰی کہ بمعنی شرط و استفہام ہی اور یہ دونون معنی حرف کے ہین مثل اِنْ و ہمزہ استفہام یا بمعنی فعل ماضی مثل ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ یا بمعنی امر حاضر مثل نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ و تَرَاکِ بمعنی اُتْرُکْ و رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ — اور مشابہت افتقاری اصلی یعنی اسم کا کسی جملے کی طرف ہمیشہ محتاج رہنا مثل اَلَّذِیْ و اَلَّتِیْ کہ صلے کے محتاج ہین برخلاف نکرہ موصوفہ کے جسکی صفت جملہ ہو کہ اوسکا افتقار جملے کی طرف عارضی ہی مثل جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ اور دوسرا موجب بنا نہین مشابہت اہمالی یعنی اسم کا مثل حروف مہملہ کے

(حاشیہ: اتر / اور ترا / چھوڑ ۱۲ — خون ۱۲ — چھوڑ ۱۲)

ف ۵ یعنی وہ حروف جو نہ عامل ہین نہ معمول ۱۲

عامل و معمول نہ ہونا جیسے اسماے غیر مشابہ قبل ترکیب کے مثل زید عمرو بکر وغیرہ یہ اکثر نحویون کا
مختار ہی بخلاف بعضے کہ اسماے مذکورہ کو معرب کہتے ہین یہی مختار علامۂ جار اللہ
زمخشری صاحب کشاف کا ہی معرب کا حکم یعنی نشان یہ ہی کہ عامل مختلف العمل کے
آنے سے اوسکا آخر بدل جاے لفظاً مثل جاءنی زیدٌ و رایت زیداً و مررت
بزیدٍ یا حکماً مثل جاءنی احمدُ و رایت احمدَ و مررت باحمدَ اسلیے کہ
فتحہ لفظ احمد کا عامل ناصب کے بعد علامت نصب ہی اور عامل جار کے بعد علامت جر ہی
اگرچہ لفظ مین ایک حال ہی یا تقدیراً مثل جاءنی فتیً و رایت فتیً و مررت
بفتیً کہ اصل مین فتیٌ فتیاً فتیٍ تھا —

اعراب اوس حرکت و سکون اور حرف کو کہتے ہین جو معرب کے آخر مین پیدا ہو تا کہ
اوس سے خواہش عامل کے موافق معنی ظاہر ہون اور عامل وہ ہی جسکے سبب سے
معنی خواہندۂ اعراب مثل فاعلیت و مفعولیت و اضافت کے حاصل ہون جیسے
جاء زیدٌ مین جاء عامل ہی کہ اوسکے سبب سے معنی فاعلیت جو فاعل کو رفع چاہتا ہی
حاصل ہوے اور زید معرب ہی اور ضمہ اعراب اور دال محل اعراب اعراب اسم کے
تین ہین رفع نصب جر یہ تینون نام حرکات معرب اور حروف اعرابی دونون کو
شامل ہین اور مبنی کے حرکات پر انکا اطلاق نہین ہوتا اور ضمہ فتحہ کسرہ مبنی کے
حرکات کے ساتھ خاص ہین لیکن بطور ندرت کبھی معرب کے حرکات کو بھی کہتے ہین
اصل اعراب مین حرکت ہی اور کبھی واو بجاے رفع اور الف بجاے نصب

۷ زمخشری بروزن سفرجل قریہ ایست بنواحی خوارزم قاموس

اور یا بجاے جر آتا ہی اسی سبب سے انھین حروف اعراب کہتے ہین ۔

اسم باعتبار اعراب کے چھہ قسم پر ہی پہلی مفرد منصرف صحیح اور قائم مقام صحیح
اور جمع مکسر منصرف صحیح کہ اوسے حالت رفعی مین ضمہ نصبی مین فتحہ جری مین کسرہ
ہوتا ہی یعنی جو حالت اعراب بالحرکۃ اور اعراب بالحرف دونون کو شامل ہی اوس حالت
مین ان اسما کو صرف اعراب بالحرکۃ ہوتا ہی جیسے جاء زیدٌ و دلوٌ و ظبیٌ
و رجالٌ و رایت زیداً و دلواً و ظبیاً و رجالاً و مررت بزیدٍ
و دلوٍ و ظبیٍ و رجالٍ ۔ دوسری جمع مؤنث سالم اوسکا رفع ساتھ
ضمے کے اور نصب و جر ساتھ کسرے کے ہوتا ہی مثل جاءتنی مسلماتٌ
و رایت مسلماتٍ و مررت بمسلماتٍ یہان نصب جر کے
تابع ہی تیسری غیر منصرف اوسکا رفع ساتھ ضمے کے اور نصب و جر ساتھ
فتحے کے ہوتا ہی مثل جاء احمدُ و رایت احمدَ و مررت باحمدَ
یہان جر نصب کے تابع ہی چوتھی اسماے ستہ موحدہ مکبرہ جب کہ مضاف ہون
طرف غیر یاے متکلم کے کہ اَبٌ اَخٌ حَمٌ ھَنٌ فَمٌ ذو مالٍ ہین رفع انکا ساتھ
واو کے اور نصب ساتھ الف کے اور جر ساتھ یے کے ہوتا ہی مثل ھذا ابوک
و اخوک و حموک و ھنوک و فوک و ذو مالٍ و رایت اباک و اخاک و
حماک و ھناک و فاک و ذا مالٍ و مررت بابیک و اخیک و حمیک
و ھنیک و فیک و ذی مالٍ بخلاف اسکے کہ تثنیہ و جمع ہون کہ اونکا اعراب

مثل اعراب مثنی و مجموع کے ہوتا ہی اور بخلاف اسکے کہ مصغر ہون کہ اونکا اعراب
حالت تصغیر مین حرکت سے ہوتا ہی مثل جاءني أُخَيُّكَ ورأيتُ أُخَيَّكَ
ومررتُ بأُخَيِّكَ اور بخلاف اسکے کہ مضاف نہون کہ اوسوقت اعراب بالحرکۃ
ہوتا ہی مثل جاءني اخٌ ورأيت اخًا ومررتُ باخٍ اور بخلاف اسکے کہ مضاف
طرف یای متکلم کے ہون کہ اوسوقت اعراب تقدیری ہوتا ہی مثل اور اسما کے کہ یاے متکلم
کی طرف مضاف ہون جیسے جاءني اخي ورأيت اخي ومررت باخي
فائدہ پہلے چار اسم ناقص واوی ہین کہ اصل مین اخوٌ ابوٌ حموٌ هنوٌ تھے
اور فمٌ اصل مین فوہٌ تھا ب ہے گر گئی واو آخر محل زوال مین ہو گیا پہلے واو
کو میم سے بدل دیا تاکہ گرنے سے محفوظ رہے اسی واسطے اسکی جمع افواہ اور
تصغیر فُوَیْہٌ آتی ہی اور حالت اضافت مین میم کا اعتبار نہین کرتے پانچوین
مثنی اور لفظ اثنان واثنتان اور لفظ کِلا و کلتا جبکہ ضمیر کی طرف مضاف
ہو رفع اونکا الف سے اور نصب و جر یاے ماقبل مفتوح سے ہوتا ہی مثل
جاءني رجلان واثنان واثنتان وكلاهما وكلتاهما ورأيتُ
رجلين واثنين واثنتين وكليهما وكلتيهما ومررتُ برجلين
واثنين واثنتين وكليهما وكلتيهما — یہان جر نصب کے تابع ہی —
اور کلا و کلتا جب مظہر کی طرف مضاف ہوتا ہی تو اعراب بالحرکۃ تقدیری ہوتا ہی
مثل جاءني کلا الرجلين ورأيت کلا الرجلين ومررت بکلا الرجلين اسی طرح کلتا

چھٹے جمع مذکر سالم اور لفظ عشرون ثلثون اربعون خمسون ستون
سبعون ثمانون تسعون رفع اونکا ساتھ واو ماقبل مضموم اور نصب و جر ساتھ
یاے ماقبل مکسور کے مثل جاءنی مسلمونَ و عشرونَ و رایت مسلمینَ
و عشرین و مررت بمسلمین و عشرین ۔ یہان نصب جر کے تابع ہے
اعراب دو قسم ہی ایک تقدیری یعنی فرضی کہ محض عمل عامل کے اعتبار سے آخر معرب مین
مان لیتے ہین یہ اعراب اوس اسم معرب مین ہوتا ہی جسکے حرف آخر پر اعراب نہ آسکتا ہو
جیسے اسم مقصور مین یعنی وہ اسم جسکے آخر مین الف مقصورہ ہو مثل ھذا عصًا
والمرتضیٰ و رایت عصًا والمرتضیٰ و مررت بعصًا والمرتضیٰ اور اسی طرح
اوس لفظ مین جسکے آخر مین یاے متکلم ہو یا کلمہ بطور نقل و حکایت کے ذکر کیا گیا ہو
مثل ھذا غلامي و رایت غلامي و مررت بغلامي اور مَن زیدٌ و
مَن زیدًا و مَن زیدٍ جاء زیدٌ اور رایت زیدًا و مررت بزیدٍ کے
جواب مین اس سبب سے کہ جب آخر کلمہ مین بسبب مناسبت یاے متکلم کے یا بسبب
حرکت منقول کے ایک حرکت آچکی تو اب دوسری حرکت عامل کے سبب سے
نہ آسکے گی یہ حرکت حرکت سابق کے موافق ہو یا مخالف اسیطرح اوس اسم مین اعراب
تقدیری ہوتا ہی جسکے آخر مین اعراب ظاہر کرنا ثقیل ہو جیسے اسم منقوص مین کہ اوسکے
آخر مین یاے ماقبل مکسور ہوتی ہی اور اس اسم مین بحالت رفعی و جری اعراب بالحرکۃ
تقدیری ہوتا ہی اور حالت نصبی مین بسبب خفت فتحے کے اعراب لفظی ہے مثل

جاءني قاضٍ يا القاضي ورايت قاضيًا يا القاضيَ ومررت بقاضٍ يا بالقاضي ۔ اسیطرح جمع مذکر سالم مین جو یاے متکلم کی طرف مضاف ہوا ہو یہان صرف حالت رفعی مین تقدیر اعراب یعنی واو کی ہوتی ہے جیسے جاءنی مسلميّ اصله مسلموي که نون مسلمون بسبب اضافت کے گر گیا او مسلموي بقاعدہ صرفی مسلميّ ہوگیا اور حالت نصبی و جری مین اعراب لفظی ہوتا ہے مثل رایت مسلميّ ومررت بمسلميّ اصله مسلميني دو سببے اور اسیطرح مثل جاءني ابو القوم ورايت ابا القوم ومررت بابي القوم مین بھی حروف اعراب کی تقدیر ہوتی ہے کہ جب حرف اعراب بسبب التقاء ساکنین کے گر گیا تو اعراب لفظی یا تقدیری ہوگیا ۔

## بیان غیر منصرف

دوسرا اعراب لفظی جو غیر مواضع مذکورہ مین ہے اسم معرب دو قسم پر ہے منصرف و غیر منصرف غیر منصرف وہ اسم ہے جسمین دو سبب اسباب منع صرف سے یا ایک سبب جو قائم مقام دو سببون کے ہو پایا جاے اور منصرف جو ایسا نہو ۔

اسباب منع صرف کے نو ہین عدل وصف تانیث معرفہ عجمہ جمع ترکیب الف و نون زائدتان وزن فعل عدل یہ ہے کہ اسم اپنے اصلی صیغے سے بغیر تغیر اور بغیر علت اعلال و تخفیف و قلب و ترخیم کے خارج و متغیر ہو ۔

اور اوسکی دو قسمین ہین تحقیقی و تقدیری تحقیقی وہ ہے کہ اوسکے خروج و تغیر پر غیر منصرف ہونیکے سوا کوئی اور دلیل بھی دلالت کرے اور اوسکی اصل موجود و محقق ہو مثل

اُحَادُ و مَوْحَدُ و ثُنَاء و مثنی و ثلث و مثلث عُشار و معشر تک کہ
اصل مین اَحَدٌ اَحَدٌ و اثنان اثنان و ثلثۃ ثلثۃ تھا تکرار معنی کی بغیر تکرار لفظ کے
اسپر دلالت کرتی ہی کہ اصل مین لفظ بھی مکرر تھا۔

اور مثل اُخَر کے کہ الاخر یا اُخَرٌ مِن سے معدول ہی اسلیے کہ اُخَر اُخریٰ
مونث آخر افعل التفضیل کی جمع ہی اور افعل التفضیل کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہی
بلام یا باضافت یا بمن اور جب اسکا استعمال اسکے ساتھ نہ پایا معلوم ہوا کہ
اُخَر مِن یا الاخر سے معدول ہی اور اضافت کے ساتھ اسلیے معدول نہین کہتے
کہ اضافت سے غیر منصرف حکم منصرف مین ہو جاتا ہی اور اسکا اعتبار غیر منصرف کے
ساتھ نہین ہو سکتا۔

اور مثل جُمَع کے کہ وہ معدول جُمْع بالضم سے ہی اسلیے کہ جُمَع جمعاء مونث
اَجْمَع کی جمع ہی اور فعلاء افعل کی جمع فُعْل بالضم کے وزن پر آتی ہی جیسے
حمراء و حُمْر اور سیرافی نحوی مثل جمعاء کو اسم اور جُمَع کی اصل جماعی جمعاوات
کہتا ہی اسلیے کہ جمعاء اسمی کی جمع فعالی و فعلاوات قیاسی ہی جیسے صحراء
کی جمع صحاری و صحراوات۔

عدل تقدیری وہ ہی کہ اوسکے عدول و خروج پر غیر منصرف ہونے کے سوا کوئی دلیل نہ
مثل عُمَر و زُفَر کہ جب علماے نحو نے ان دونون اسمون کو کلام عرب مین غیر منصرف
پایا اور اسباب منع صرف سے سوا علمیت کے کوئی اور سبب نہین تھا اور ایک سبب

علمیت سے اسم غیر منصرف نہین ہوسکتا اسلیے اونہین عدل اعتبار کرکے کہا کہ اصل مین
عامر و زافر تھا تاکہ غیر منصرف ہونیکا قاعدہ جو استقرا و تتبع سے مقرر کیا تھا ٹوٹ نجاے
اسی سبب سے اس قسم کو تقدیری یعنی فرضی کہتے ہین اور ایسے اسما کا غیر منصرف کہنا اور
معدول سمجھنا تتبع پر موقوف ہے اسیلیے بعضے علما نے لغت عرب سے تتبع کرکے
اونیس وزن لکھے ہین جو بالاتفاق علم و عدل تقدیری کے سبب سے غیر منصرف ہین
عُمَرُ زُفَرُ قُثَمُ مُضَرُ جُشَمُ جُحَی عُصَرُ جُمَحُ دُلَفُ بُلَعُ غُبَرُ
عُدَسُ ثُعَلُ یہ سب وزن کے نام ہین قُزَحُ قوس آسمان زُحَلُ ستارہ
ھُبَلُ بُت جُرَشُ موضع یمن سُعَدُ بُلَعُ منزل قمر اور بعضے عُلَقُ فُلَقُ بمعنی موت
وطُوٰی بمعنی وادی شام اور لُبَدُ اسم نسر لقمان کو بھی غیر منصرف کہتے ہین اور یہ سب
اعلام فاعل سے معدول ہین سوا ثُعَلُ کے کہ اَثْعَلُ سے معدول ہے +
اور اسیطرح غیر منصرف آتا ہے ہر اسم جو فَعَالِ بفتح کے وزن پر علم مونث ہو
اور اوسکے آخر مین حرف را نہو مثل غَلَابِ و حَذَامِ و قَطَامِ وغیرہ کے کہ عدل
تقدیری و علم کے سبب سے اونھین غیر منصرف اور سب کو فاعلہ سے معدول کہتے
ہین اور یہ لغت بنی تمیم کی ہے اہل حجاز جنکی لغت پر قرآن شریف نازل ہوا ہے ایسے
اسم کو جو فَعَالِ کے وزن پر ذوات الرا سے ہو مثل حَضَارِ و تَمَارِ کے یا غیر ذوات
الرا سے مثل قَطَامِ و غَلَابِ کے مبنی کسرے پر کہتے ہین بسبب مشابہت
نَزَالِ اسم فعل بمعنی انزل کے وزن و عدل مین —

**وصف** اوس اسم کو کہتے ہین جو ذات مبہم پر اوسکی بعضی صفتون کے ساتھ
دلالت کرے اور تاثیر منع صرف کے لیے اوسمین شرط یہ ہی کہ وصفیت وضعی
یقینی ہو عارضی اور وہمی نہو مثل اَحمر و اَدہم کے اسی سبب سے اگر اسمیت
غالب ہوجانے سے وصفیت وضعی مین ضعف آجاتا ہی تو تاثیر منع صرف
مین کچھ نقصان نہین ہوتا مثل اَسوَدُ و اَرقَمُ بمعنی سیاہ و ابلق کے کہ
سیاہ اور کوڑیالے سانپ کا نام ہوگیا ہی اور مثل اَدہَمُ بمعنی سیاہ کے
کہ اب بیڑی کو کہتے ہین لیکن باوجود اسکے وصفیت اصلی کے اعتبار اور وزن
فعل ہونے سے یہ اسما غیر منصرف ہین —
اور وصفیت عارضی غیر منصرف کرنے مین اثر نہین کرتی جیسے اَربَع مَرَرتُ
بِنِسوَۃٍ اَربَعٍ مین باوجود وصفیت کے غیر منصرف نہوا کہ وصفیت عارضی تھی
نہ اصلی اور توہم معنی وصفی سے اسم غیر منصرف نہین ہوتا مثل اَفعیٰ بمعنی سانپ کے
کہ فَعوَۃ بمعنی خبث سے اسکا اشتقاق متوہم ہی یقینی نہین اور اَجدَلُ بمعنی
چرغ کے کہ اوسکا اشتقاق جدل بمعنی قوت سے متوہم ہی اور اَخیَل مثل والے
پرندے کا نام کہ اوسکا اشتقاق بھی خال بمعنی تل سے متوہم ہی —
**تانیث** کی تین قسمین ہین **ایک** تانیث بالتا کہ تاثیر منع صرف کے لیے علم
ہونا اوسمین شرط ہی مثل طَلحَۃُ **دوسری** تانیث معنوی اسمین بھی علمیت شرط ہی
لیکن شرط جوازی ہی اور وجوب منع صرف کے لیے شرط ہی کہ تین حرف سے زائد ہو مثل زینب

۱۲ صفت وضعی نعت ۱۳ صفت وضعی نعت

یا متحرک الاوسط ہو جیسے سَقَر یا عجمہ ہو جیسے ماہ و جُوَر نام دو قریۂ عجم —
اور جب مونث معنوی کسی مذکر کا علم ہو جاوے تو شرط وجوب تاثیر منع صرف مین حرفون
سے زیادہ ہونا ہی اسی سبب سے مثل قدم علم مذکر ہونیکے وقت مین منصرف ہی
اور مثل عقرب غیر منصرف —

**تیسری** تانیث بالف مقصورہ یا ممدودہ یہ تیسری قسم قائم مقام دو سببون کے ہوتی ہی مثل حُبلٰی و حَمراء تانیث بالف ممدودہ مین شرط ہی کہ بعد الف کے ہمزہ زائد ہو اسیلیے قُرّاء غیر منصرف نہین ہی اکہ یہ الف ممدودہ علامت تانیث نہین ہی —

**معرفہ** مین شرط ہی کہ ضمن علم مین پایا جاوے مثل زینب —

**عجمہ** یعنی کلمہ کہ غیر عرب کا موضوع ہو اور تاثیر منع صرف مین اوسکی دو شرطین ہین **ایک** یہ کہ عجم مین علم ہو حقیقۃً مثل ابراهیم یا حکماً یعنی عجم مین اسم جنس ہو لیکن عرب نے اوس لفظ کو نقل کرکے بغیر کسی اور تصرف کے اوسے علم کر دیا ہو جیسے قالُون بمعنی جید کو نقل کرکے ایک قاری کا نام کر دیا **دوسری** شرط یہ کہ متحرک الاوسط یا تین حرف سے زیادہ ہو مثل شتر و ابراهیم اور اسی سبب سے نوح ثلاثی ساکن الاوسط کو منصرف کہتے ہین —

**جمع** یہ سبب دو سببون کے قائم مقام ہی اسمین شرط تاثیر یہ ہی کہ منتہی الجموع کی شکل وہیأت پر ہو یعنی حرف اول و ثانی مفتوح اور بجاے ثالث کے الف جمع اور بعد الف کے دو حرف ہون کہ اونمین حرف اول مکسور ہو یا تین حرف ساکن الاوسط

ہون اور یہ بھی شرط ہی کہ اوسکے آخر مین تای تانیث نہو جو حالت وقف مین ہا ہو جاتی ہی مثل اَسَاوِرَ جمع اَسْوِرَۃ جمع سِوار بالکسر و مساجد جمع مسجد و اناعیم جمع انعام جمع نَعَم بالتحریک و مصابیح جمع مصباح بخلاف مثل قرانِنَۃ جمع فِرزین بالکسر کے کہ اوسکے آخر مین تای تانیث ہی —

اس وزن جمع کو منتہی الجموع اسلیے کہتے ہین کہ اوس پر جمع تکسیر کی انتہا ہو جاتی ہی یعنی پھر اس وزن کی جمع مکسر نہین آتی —

جب جمع کو نقل کرکے کسیکا علم کر دیتے ہین تو باوجود معنی جمعیت باقی نرہنے کے منع صرف مین اصل کا اعتبار کرتے ہین مثل حَضَاجِرُ کہ اصل مین حِضَجْر کی جمع ہی اور بجو کے نام ہو جانے کے بعد بھی غیر منصرف ہی —

اور کبھی وزن جمع کا اعتبار کرکے بغیر جمعیت اصلی یا حالی کے اسم کو غیر منصرف پڑھتے ہین مثل سَرَاوِیل کہ سیبویہ کے نزدیک لفظ عجمی ہی عربی الفاظ جمع کے ہموزن ہونے سے اسے غیر منصرف کہتے ہین اور مبرد نحوی کا قول ہی کہ یہ لفظ عربی سروالہ بالکسر کی فرضی جمع ہی ہر اسم منقوص کہ مفاعل کے وزن پر ہو مثل جوارٍ جمع جاریہ حالت نصبی ہین بالاتفاق غیر منصرف آتا ہی مثل رأیت جواریَ اور حالت رفع و جر مین اختلاف ہی بعضے منصرف کہتے ہین اور تنوین کو تنوین صرف اور بعضے غیر منصرف اور تنوین کو تنوین عوض کہ بعوض یاے محذوف کے آئی ہی

**ترکیب** اوسے کہتے ہین کہ دو کلمون کو ایک کر دیا ہو اور دوسرے کلمے

ساتھہ کسی حرف کے بھی مراد نہون تاثیر منع صرف کے لیے اوسمین علم ہونا اور اضافت واسناد اور دوسرے جز کا قبیل صوت سے نہونا شرط ہی مثل بعلبکّ مرکب بعل وبک سے برخلاف اَحَدَ عشر اور غلامُ زیدٍ و تأبّطَ شرًّا نام ایک شخص شریر کا اور برخلاف سیبویہ کے

**الف ونون زائدتان** اگر اسم مین ہوتو اوسمین علمیت شرط ہی مثل عَثمان و عِمران اور اگر صفت مین ہو تو اوسکے مونث کا فعلانہ کے وزن پر نہونا مثل سَکرانُ وسَکریٰ بخلاف نَدمانُ ونَدمانۃٌ اور بعضون کے نزدیک فَعلیٰ کے وزن پر ہونا شرط ہی اسی سبب سے لفظ رَحمٰن جسکے لیے مونث نہین مختلف فیہ ہی فریق اول کے نزدیک غیر منصرف اور فریق دوم کے نزدیک منصرف ہی

**وزن فعل** مین شرط ہی کہ فعل کے ساتھہ خاص ہو غیر فعل مین بغیر نقل کے پایا نجاوے مثل خَصَّمَ و بَذَّرَ بالتشدید اور ضُرِبَ مجہول جب کسیکا علم ہو یا اوسکے اول مین کوئی حرف علامت مضارع ہو بشرطیکہ تای تانیث اوسمین نہ آتی ہو اسی سبب سے مثل احمرو یزیدُ کو غیر منصرف اور مثل اَرْمَلٌ و یَعْمَلٌ کو منصرف کہتے ہین کہ اونکے مونث مین تای تانیث ملتی ہی کہتے ہین رجل ارمل وامرأۃ ارملۃٌ محتاج کے لیے اور جَمَلٌ یَعْمَلٌ و ناقۃٌ یَعْمَلۃٌ مضبوط اور بہت چلنے والے کو

اسم غیر منصرف مین کسرہ و تنوین کبھی نہین آتے سوا صور مفصلۂ ذیل کے۔

جس اسم غیر منصرف مین علمیت مؤثرہ ہوتی ہی نکرہ ہو جانے کے وقت منصرف ہو جاتا ہی اور تنوین و کسرہ اوسپر آتا ہی جیسے فرعون لکلِّ فرعونٍ موسیٰ مین لیکن سیبویہ مثل احمر مین جہان وصفیت کسی اور سبب کے ساتھ جمع ہو اور پھر اوسے علم کردین بعد علمیت دور کرنے کے وصف سابق کا اعتبار کرکے اوس اسم کو غیر منصرف کہتا ہی اسلیے کہ جب علمیت دور ہو گئی وصفیت جو علمیت کے سبب سے زائل ہو گئی تھی پھر آئی۔

جب اسم غیر منصرف مضاف ہوتا ہی یا اوسپر الف و لام آتا ہی تو حالت جری مین مکسور ہو جاتا ہی جیسے مررت باحمدکم و مساجد اللہ و بالاحمد و بالمساجد۔

جو اسم بسبب عدل یا جمع یا اور کسی وزن خاص کے سبب سے غیر منصرف مصغر ہونے سے منصرف ہو جاتا ہی پھر تنوین و کسرہ اوسپر آتا ہی مثل عُمَیرٌ و مُسَیجِدَاتٌ و شُمَیمِرٌ کے عُمَرُ و مَسَاجِدُ و شَمَّرُ مین۔

اسم منصرف کی مناسبت اور ضرورت شعری کی جہت سے غیر منصرف پر کسرہ تنوین لانا درست ہی مثل قولہ تعالی سلاسلاً و اغلالاً و سعیراً

و مثل قول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا **شعر**

صُبَّتْ علیَّ مصائبٌ لو انّہا ۔۔ صُبَّتْ علی الایّام صِرنَ لیالیا

و مثل قول الشافعی رحمہ اللہ **شعر** اَعِدْ ذکرَ نعمانٍ لنا انّ ذکرہٗ

هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ ؎

اب یہان مقدمہ تمام ہوا اصل مقصد شروع کرنے کا وقت آیا

غرض نحو مین مقصود اصلی اعراب و بنا کی بحث ہی اسلیے اس کتاب کو

دو باب پر مرتب کیا پہلا باب اعراب دوسرا باب بنا کے بیان مین مقرر ہوا

## پہلا باب اعراب کے بیان مین

چونکہ اعراب عامل سے حاصل ہوتا ہی اور عامل کی دو قسمین ہین معنوی و لفظی

اور لفظی بھی دو طرح پر ہی قیاسی و سماعی اس جہت سے باعتبار حال

عامل کے اس باب مین تین فصلین مقرر کین

### فصل اول عامل معنوی کے بیان مین

معنوی اوس عامل کو کہتے ہین جو بولا نجاے اور وہ دو عامل ہین ایک

عامل رفع کا مبتدا اور خبر مین اور وہ خالی ہونا مبتدا و خبر کا ہی عوامل لفظی سے

ساتھ اسناد کے مثل زید قائم اور بعضون کے نزدیک خبر مین مبتدا

عامل ہی اور نحات کوفہ کے نزدیک دونون کا عامل لفظی ہی یعنی مبتدا مین

خبر عامل اور خبر مین مبتدا

مبتدا دو قسم پر ہی اول اسم مسند الیہ جو عوامل لفظی سے خالی ہو جیسے زید

زید قائم مین یہ قسم مبتدا کی خبر کی محتاج ہوتی ہی کہ اوسکی طرف مسند ہو

دوسری قسم وہ صفت مسند ہی کہ حرف نفی مثل ما و لا و اِن یا حرف

قولہ بعضون کے نزدیک جو نفی ... غیر حرف نفی ... مستفاد ہو ... بھی ... مثل ... علا ...

استفہام جیسے ہمزۂ استفہام یا ھل کے بعد ہو اور اسم ظاہر کو جو اوسکے بعد ہی
رفع کرے یہ قسم خبر سے مستغنی ہی اور جو اسم کہ اوسکے بعد ہی اوسکا فاعل قائم مقام
خبر کے ہوتا ہی مثل قائمٌ و قرشیٌّ کے مثالہ ذیل مین ماقائمٌ زیدٌ و
ماقائمٌ الزیدان و ماقائمٌ الزیدون وھل قرشیٌّ زیدٌ وھل
قرشیٌّ الزیدان وھل قرشیٌّ الزیدون ـــ

اسم ظاہر سے مراد عام ہی کہ حقیقۃ ہو جیسا گذرا یا حکماً جیسا ضمیر منفصل مثل
أراغبٌ انت و أراغبٌ انتما و أراغبٌ انتم ـــ

جب صفت مفرد اسم ظاہر کے مطابق ہو جیسے ما قائمٌ زیدٌ تو دونوان امر
وہان جائز ہین یعنی زید کو مبتدا قسم اول کی کہین اور قائم کو خبر مقدم یا قائم کو مبتدا
قسم ثانی کی مستغنی خبر سے کہین اور زید کو فاعل قائم مقام خبر بخلاف اوسکے کہ صفت
تثنیہ و جمع مین اسم ظاہر کے مطابق ہو مثل ماقائمان الزیدان و ماقائمون
الزیدون کہ یہان زیدان اور زیدون مبتدا قسم اول کی ہی اور صفت خبر مقدم
اور قسم ثانی کی مبتدا اسلیے نہین ہو سکتی کہ صفت رافع اسم ظاہر کی نہین ہی بلکہ
ضمیر کی اور بخلاف اسکے کہ مطابق نہو اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ صفت
مفرد ہو اور فاعل تثنیہ اور جمع دوسری اوسکا عکس پہلی صورت مین مبتدا
قسم ثانی کی متعین ہی مثل ماقائمٌ الزیدان و ماقائمٌ الزیدون اسلیے
کہ مبتدای قسم اول اور اوسکی خبر مشتق مین مطابقت ضرور ہی اور وہ یہان مفقود

دو فاعل ہو جاینگے ایک زیدان اور زیدون دوسرے الف و واو ضمیر تثنیہ و جمع مین اور یہ منع ہی ۱۲ منہ مدظلہ العالی

اور دوسری صورت یعنی ماقائمان زیدٌ و ماقائمون زیدٌ ناجائز ہی[5]
کہ مرجع اور ضمیر مین مطابقت نہین اس قسم ثانی مبتدا کا استعمال کمتر ہی اور جب
مبتدا مطلق بولتے ہین تو وہی قسم اول کی مبتدا مراد ہوتی ہی اوسی مبتدا کے یہ احکام
ہین کہ معرفہ ہونا مبتدا مین اصل ہی جیسا خبر مین نکرہ ہونا مثل زید قائم
اور کبھی نکرہ بھی آتی ہی بشرط تخصیص اور تخصیص کئی طرح پر ہی

**پہلی** باعتبار موصوف ہونے کے مثل لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ
کہ عبد مبتدا مخصّص بصفت ہی

**دوسری** باعتبار علم متکلم کے مثل أَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَأَۃٌ کہ
متکلم ایک کا گھر مین ہونا یقیناً جانتا ہی لیکن یہ نہین جانتا کہ وہ مرد ہی یا عورت
اسلیے تعیین کا سائل ہی اور تقدیر کلام گویا اس طرح پر ہی اَیٌّ مِنَ الْاَمْرَیْنِ
المعلومِ کونُ احدِهما فی الدَّارِ کائنٌ فیھا تو یہ صفت معلومیت رجل
اور امرأۃ دونون مین موجود ہی اور اسی تخصیص صفت سے رجل و امرأۃ کا
مبتدا ہونا صحیح ہوا

**تیسری** باعتبار عموم و شمول کے اور وہ عموم بسبب وقوع نکرہ کے
حیز نفی مین ہو جیسے ما احدٌ خیرٌ منک کہ جب نکرہ بعد نفی کے آتا ہی تو
جمیع افراد کو عام و شامل ہوتا ہی یا باعتبار استعمال کے مثل تمرۃٌ[6] خیرٌ من
جرادۃ یعنی ہر ایک فرد افراد تمر سے بہتر ہی ہر ایک فرد جراد سے اور عموم

[5] یعنی یہ مبتدا قسم اول کی نہ قسم ثانی کی اسلیے کہ مطابقت نہین ہی مبتدا قسم ثانی کی اسلیے کہ صفت رافع اسم ظاہر نہین ۱۲ منہ مدظلہ

[6] چھوہارا اچھا ہی ٹڈی سے ۱۲

اور شمول کے اعتبار سے مجموع افراد مین بہیأت اجتماعی تعدد نہین بلکہ وہ مثل شی واحد کے ہی اس اعتبار مجموعی کے سبب سے احدٌ و تمرٌ مین خصوصیت آگئی اور اوسی سے مبتدا ہونا صحیح ہوا۔

چوتھی یہ کہ مبتدا باعتبار معنی کے فاعل ہو پھر اوسکو فعل پر مقدم کر کے مبتدا کر لیا ہو مثل شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ وَ اَمْرٌ اَقْعَدَهٗ عَنِ الْخُرُوْجِ وَشَيْءٌ جَاءَ بِكَ اور یہان تخصیص باعتبار تقدم علم محکوم کے ہی۔ یعنی جب فعل فاعل سے پہلے آیا تو معلوم ہوا کہ اسکے بعد جو اسم مذکور ہوگا وہ اس صفت فعل کے ساتھ متصف ہوگا اسلیے کہ تقدیر یہ ہی ما اهرّ ذاناب الا شرٌّ وما اقعدہ عن الخروج الا امرٌ وما جاء بک الا شيءٌ

پانچوین خبر کے مبتدا پر مقدم ہونے کے اعتبار سے مثل فی الدار رجلٌ اسلیے کہ جب متکلم نے لفظ فی الدار کہا تو معلوم ہوا کہ جو اسکے بعد مذکور ہوگا اوسکو گھر مین مستقر ہونے کی صلاحیت ہوگی۔

چھٹی متکلم کی طرف منسوب ہونے کے اعتبار سے مثل سلامٌ علیك اسلیے کہ اصل مین سلّمتُ سلامًا علیكَ تھا پھر فعل کو حذف کر کے حصول دوام و استمرار کے لیے سلامًا کو مرفوع کیا تاکہ جملہ فعلیہ سے اسمیہ ہو جاسے۔ یہ قول نحویون کا ہی۔

اور بعضے علما کی تحقیق یہ ہی کہ مبتدا کا نکرہ واقع ہونا فائدے پر موقوف ہی

یعنی نکرہ اگرچہ مخصص نہو لیکن جب اوسکے مبتدا کرنے مین کچہ فائدہ ہوگا تو مبتدا واقع ہونا صحیح ہی اسی سبب سے کوکبٌ انقضّ الساعۃَ کہنا صحیح ہی نہ رجلٌ قائمٌ۔

یعنی ابھی ستارہ ٹوٹا ہے

مبتدا مفرد آتی ہی نحو زید قائم اور اسی طرح خبر اور کبھی خبر جملہ ہوتی ہی اسمیہ جیسے زید قائم ابوہ اور فعلیہ جیسے زید قام ابوہ لیکن جب جملہ خبر واقع ہو تو اوس جملے مین عائد ضرور چاہیے کہ اسم سابق سے کے ساتھ جملے کو مربوط کردے اور عائد یا ضمیر ہی جیسے ان مثالون مین گذرا یا لام تعریف مثل نعم الرجل زیدٌ یا مظہر کی جگہہ اسم مظہر کا کہنا مثل الحاقۃُ ما الحاقۃُ بجاے ما ہی یا خبر مبتدا کی تفسیر ہو جیسے قُل ہوَ اللہُ احدٌ۔

اور کبھی قرینے کے وقت عائد ضمیر کو حذف بھی کردیتے ہین مثل السّمنُ منوانِ بدرہمٍ ای منوانِ منہ بدرہم۔

جب خبر ظرف ہوتی ہی تو اکثر علما فعل کا اوسے متعلق کرکے جملہ مقدر مانتے ہین اور بعضے اسم فاعل کا متعلق کرکے مفرد رکھتے ہین اسلیے کہ خبر کا مفرد ہونا اصل ہی تو پہلی صورت پر زیدٌ فی الدار بمعنی زیدٌ استقرّ فی الدار کے ہی اور دوسری صورت پر بمعنی زیدٌ مستقرٌّ فی الدار۔

مبتدا مین اصل یہ ہی کہ خبر پر مقدم ہو اسی سبب سے فی دارہٖ زیدٌ صحیح ہی کہ مرجع ضمیر یعنی زید اگرچہ لفظ مین ضمیر سے موخر ہی لیکن بحسب رتبہ مقدم ہی

اور صاحبہا فی الدار نا جائز کہ لفظ دار لفظاً و رتبۃً دونون طرح ضمیر سے مؤخر ہی اور ایسا اضمار قبل ذکر مرجع ممنوع ہی۔

جب مبتدا کے معنی صدر کلام کے خواہان ہون تو مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہی جیسے مَنْ ابوکَ مَن مبتدا متضمن معنی استفہام ہی جو صدر کلام کو چاہتا ہی اور ابوک اوسکی خبر اور بعضے ابوک کو مبتدا اور من استفہامیہ کو خبر مقدم کہتے ہین اس صورت مین یہ مثال وجوب تقدیم خبر کی ہی ـــــ

اسی طرح تقدیم مبتدا واجب ہی جبکہ دونون مبتدا و خبر معرفہ ہون مثل اٰدمُ ابونا یا دونون نکرہ مخصصہ متساوی ہون مثل افضلُ منّی افضلُ منکَ یا خبر مبتدا کا فعل ہو نحو زید قام اور جب خبر مفرد کے معنی صدارت کے خواہان ہون تو مبتدا کو مؤخر لانا واجب ہی مثل اینَ زیدٌ اسی طرح جب کہ خبر کے مقدم کرنے سے مبتدا کا مبتدا ہونا صحیح ہو مثل فی الدار رجلٌ یا مبتدا مین ضمیر متعلق خبر کی طرف راجع ہو مثل علی التّمرۃ مثلھا زبدًا یا خبر خبر انَّ مفتوحہ سے ہو مثل عندی انّک قائمٌ ـــــ

جب مبتدا ایک ہو تو اوسکی خبر بھی ایک آتی ہی اور کبھی متعدد بھی اور اوسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ لفظ و معنی دونون کے اعتبار سے خبر متعدد ہو بعطف مثل زیدٌ عالم و عاقل و شاعر یا بدون عطف مثل زید عالم عاقل شاعر اور دوسری یہ کہ لفظ مین تعدد ہو اور حقیقت مین خبر ایک ہو جیسے ھٰذا حُلوٌ حامضٌ

کہ مراد ھذا امرٌ ہی یعنی کمٹ ٹھا —

جب مبتدا مین شرط کے معنی پائے جائین تو جائز ہی کہ اوسکی خبر پر فای جزا لائین اور یہ اوسوقت ہوتا ہی کہ مبتدا اسم موصول اور صلہ اوسکا جملہ فعلیہ یا ظرفیہ ہو یا مبتدا موصول مذکور کے ساتھہ موصوف ہو مثل الذی یاتینی فلہ درھمٌ والذی فی الدار فلہ درھمٌ والرجل الذی یاتینی فلہ درھم والرجل الذی فی الدار فلہ درھم —

یا مبتدا نکرۂ موصوفہ اور اوسکی صفت فعل یا ظرف ہو یا مبتدا اسم مضاف نکرۂ مذکورہ کی طرف ہو مثل کلّ رجل یاتینی فلہ درھم وکلّ رجل فی الدار فلہ درھم وکلّ غلام رجلٍ یاتینی فلہ درھم وکلّ غلام رجل فی الدار فلہ درھم لیکن جب ایسے مبتدا پر جسکی خبر مین فا لانا درست ہی لیت ولعلّ آتا ہی تو مانع دخول فا ہوتا ہی اور بعضے انّ مکسورہ اور باب کان و باب علمت کو بھی مانع کہتے ہین مگر حق یہ ہی کہ انّ مانع نہین مثل قولہ تعالی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ —

مبتدا کو قرینے کے وقت کبھی جوازاً حذف بھی کر دیتے ہین جیسا ہلال ڈھونڈھنے والا کہتا ہی الہلالُ واللّٰہِ یعنی ھذا الہلال اسی طرح خبر بھی اور حذف خبر دو طرح پر ہی جوازاً مثل خرجتُ فاذا السبعُ یعنی واقفٌ اور وجوباً جس جگہہ کہ غیر خبر کو خبر کی جگہہ لانا لازم کر لیا ہو اور وہ چار مقام مین پہلے وہ مبتدا کہ لولا کے

حذف مبتدا و خبر

بعد واقع ہوا ور خبر افعال عموم سے ہو کہ اس شعر مین منظوم ہین **شعر**

افعال عموم نزد ارباب عقول + کون ست و ثبوت ست و وجود ست و حصول + مثل لولا

زیدٌ لکان کذا یعنی لولا زیدٌ موجودٌ بخلاف **شعر** ولولا الشعر بالعلماء یُزری

لکنتُ الیوم اشعر من لبید + کہ اوسکی خبر افعال عامہ سے نہین ہی۔

دوسرے وہ مبتدا کہ مصدر مضاف طرف فاعل یا مفعول کے ہو اور اوسکے بعد

حال واقع ہو مثل ذھابی راجلاً وضربُ زیدٍ قائماً یا مبتدا اسم تفضیل

مصدر مذکور کی طرف مضاف ہو مثل اکثر شربی السویق ملتوتاً واخطب

ما یکون الامیر قائماً اصل مین ذہابی حاصلٌ اذا کنتُ راجلاً تھا خبر

حذف کرکے ظرف کو اوسکے قائم مقام کیا اور چونکہ حال بھی مفید معنی ظرفیت ہی اسلیے

اذا کنت کو بھی حذف کرکے حال کو اوسکے قائم مقام کردیا اسی قیاس پر باقی مثالین

تیسرے وہ مبتدا کہ اوسکی خبر مین مقارنت کے معنی ہون اور اوس مبتدا پر واو بمعنی مع

کے ساتھ عطف کیا جائے مثل کلُّ رجلٍ وضیعتہٗ ای مقرونٌ مع ضیعتہٖ

چوتھے وہ مبتدا کہ مُقسم بہ ہو اور خبر اوسکی قسم ہو مثل لعمرک لافعلنّ کذا

ای لعمرک قسمی لافعلن کذا۔

دوسرا عامل رفع کا فعل مضارع مین اور وہ واقع ہونا مضارع کا بجای اسم کے

ہی مثل زید یضرب بجای زید ضاربٌ کے یہ مذہب بصریون کا ہی اور کوفی

اسکا مرفوع ہونا بھی نواصب وجوازم کے خالی ہونے سے کہتے ہین۔

قولہ ولولا الشعر الخ یعنی اگر شعر علماء کو عیب نہ لگاتا تو مین آج لبید سے بڑا شاعر ہوتا

عمر کہنا عام کو عمر

قولہ مظہر

## دوسری فصل عامل لفظی قیاسی کے بیان مین

لفظی وہ عامل ہی کہ تلفظ یعنی بولنے مین آتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین قیاسی و سماعی
قیاسی وہ ہی کہ اوسمین قیاس کو دخل ہو محض سماعت پر موقوف نہو اور وہ سات عامل ہین
**پہلے فعل** اور وہ دو قسم ہی **لازم** کہ صرف فاعل پر تمام ہو جاوے مفعول بہ کی خواہش
نرکھے مثل قعد و جلس اور **متعدی** کہ صرف فاعل پر تمام نہو بلکہ مفعول بہ کا بھی
محتاج ہو اور اوسکی تین قسمین ہین متعدی بیک مفعول مثل ضرب زید عمرا
و نصر بکر خالدا اور متعدی بدو مفعول اسکی بھی دو قسمین ہین **ایک**
یہ کہ مفعول ثانی عین اول ہو مثل علمت زیدا فاضلا کہ فاضل و زید ایک ہی
شخص ہی ایسی جگہہ ایک مفعول پر اقتصار کرنا درست نہین مگر یہ دونون کو ساتھہ
ہی حذف کردین جیسے قول عرب من یسمع یخل ای من یسمع حکایۃ یخلہا صادقۃ
**دوسری** یہ کہ مفعول ثانی مفعول اول کے مغایر ہو جیسے اعطیت زیدا
درہما اور یہان ایک مفعول کا حذف کرنا بھی درست ہی مثل اعطیت درہما
اور کبھی دونون مفعول کو بھی حذف کر دیتے ہین جیسے کہتے ہین زید یعطی ای یعطی
عمرا درہما — اور متعدی بسہ مفعول نحو اعلمت زیدا عمرا فاضلا —

تعریف و احکام فاعل

فعل کا عمل دو طرح پر ہی عمل رفع و عمل نصب عمل رفع عام ہی ہر فعل کے لیے یعنی ہر
فعل لازم ہو خواہ متعدی اپنے منسوب الیہ یعنی فاعل کو رفع کرتا ہی اور فاعل وہ
اسم ہی جو فعل یا شبہ فعل کے بعد اوسکا مسند الیہ ہو اور اسناد بطور قیام یا صدور

فعل کے ہو مثل مات زیدٌ یا ضرب زیدٌ اور وہ ہمیشہ ایک ہوتا ہی مثل
ضرب زید عمرًا کے مگر عطف کے ساتھ متعدد بھی آتا ہی مثل ضربَ زیدٌ
وعمرٌو وخالدٌ اسی سبب سے جب فعل الف تثنیہ یا واو جمع کی طرف جو ضمیر
فاعل ہی مسند ہوتا ہی تو پھر اسم ظاہر کی طرف مسند نہین ہوتا اکثرون کے نزدیک
پس یفعلان الزیدان او ریفعلون الزیدون کہا نجائیگا بخلاف تاء تانیث
کے مثل قامت ہند کہ محض علامت تانیث ہی ضمیر فاعل نہین — لیکن بنو حارث
اور طی کہ الف اور واو کو بھی علامت تثنیہ و جمع کہتے ہین نہ ضمیر فاعل کی دونو کا
آنا جائز رکھتے ہین — فاعل مین اصل یہ ہی کہ اپنے فعل کے متصل واقع ہو
اگر کوئی مانع نہو اسی سبب سے جائز ہی ضرب غلامہ زیدٌ باوجودیکہ مرجع
ضمیر کا نہ زید ہی لفظاً موخر ہی نہ ضرب غلامُہ زیدًا بنصب زید کہ یہان مرجع
لفظاً و رتبۃً دونون طرح موخر ہی —

**فائدہ** علماے نحو ضمیر غائب کا مرجع مقدم ہونا ضرور جانتے ہین اور مسند و
مسند الیہ کو جسکا ہونا کلام مین ضروری ہی عمدہ اور باقی متعلقات کلام کو فضلہ کہتے ہین
اور مرجع ذکر کرنے سے پہلے ضمیر لانا فضلے مین ممنوع عمدہ مین جائز ہی جیسے مثالون مین
گذرا اور یہ جمہور کے نزدیک ہی لیکن اخفش و ابن جنی فضلے مین بھی روا رکھتے ہین اور
کسائی و فرا عمدہ مین بھی ممتنع کہتے ہین —

جب فاعل و مفعول مین لفظاً اعراب نہو اور کوئی قرینہ ممیزہ بھی فاعل و مفعول مین نہو تو فاعل کو

مقدم کرنا واجب ہے مثل کلّم موسیٰ عیسیٰ بخلاف نحو ضربت موسیٰ حبلیٰ و
اکل الکمثریٰ یحیی کہ پہلی مین قرینہ لفظی دوسری مین قرینہ معنوی موجود ہے۔
اسی طرح فاعل کو مقدم کرتے ہین جبکہ فاعل ضمیر اور فعل کے ساتھ متصل ہو یا
مفعول لفظ الا یا معنی الا کے بعد واقع ہو مثل ضربتُ زیدًا وہ اضرب زیدًا لا عمرًا او انما ضرب زیدٌ عمرًا
اور جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر متصل ہو یا فاعل لفظ الا یا معنی الا کے بعد
واقع ہو یا مفعول ضمیر اور فعل کے ساتھ متصل ہو اور فاعل غیر متصل تو فاعل کو مفعول سے
موخر لانا واجب ہے مثل ضرب زیدًا غلامہ وما ضرب عمرًا الا زیدٌ و
انما ضرب عمرًا زیدٌ وضربنی زیدٌ کبھی فعل کو قرینہ ملفوظ یا مقدر کے وقت
حذف بھی کردیتے ہین قیاسًا جیسے کوئی شخص پوچھے مَن قرء اوسکے جواب مین
کہا جاوے زیدٌ یعنی قرء زیدٌ یہان قرینہ محذوف سوال محقق ہے اور سوال مقدر

---

آیہ کریمہ کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم
بفتح حای یوحی قرات ابن کثیر کے موافق پس گویا بعد یوحی الخ کے کہا گیا من یُوحی
اوسکے جواب مین کہا گیا اللہ العزیز الحکیم یعنی یوحی اللہ العزیز الحکیم
اور مثل قول ضرار بن نہشل مرثیہ یزید بن نہشل مین مصرع لِیُبْکَ یزیدُ ضارعٌ لخصومۃٍ
بروایت مجہول پس گویا لیبک کے بعد کہا گیا من یبکیہ اوسکے جواب مین کہا گیا
ضارعٌ ای یبکیہ ضارعٌ ــــ

اور وجوبًا اوس جگہہ کہ فعل کو حذف کرکے رفع ابہام کے لیے دوسرا فعل بطور تفسیر لاتے ہین

فائدہ تنازع

مثل کریمہ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ کہ اصل مین وَاِنْ اسْتَجَارَکَ احدٌ من المشرکین تھا اور کبھی فعل و فاعل دونون کا حذف جائز ہوتا ہی مثل نعم کے اوس شخص سے جواب مین جو کہے اقام زیدٌ یعنی نعم قام زیدٌ اور نعم زیدٌ قائم اسواسطے نہین کہتے کہ جواب سوال سے مطابق نہین ہوتا بخلاف فعل و فاعل کے کبھی دو فعل بلکہ دو عامل اور زیادہ ایک اسم ظاہر مین جو اونکے بعد ہی نزاع کرتے ہین یعنی ہر ایک فعل و عامل چاہتا ہی کہ وہ اسم ظاہر میرا معمول ہو ــــ اور اوسکی چار قسمین ہین ایک یہ کہ دونون فعل چاہتے ہون کہ وہ اسم ظاہر جو اونکے بعد ہی اونکا فاعل ہو مثل ضربنے واکرمنے زیدٌ دوسری یہ کہ اسم ظاہر اوسکا مفعول ہو مثل ضربت واکرمت زیدًا تیسری یہ کہ فعل اول چاہتا ہو کہ اسم ظاہر اوسکا فاعل ہو اور دوسرا فعل چاہتا ہو کہ وہی اسم ظاہر اوسکا مفعول ہو مثل ضربنی واکرمتُ زیدًا چوتھی اسکے برعکس مثل ضربتُ واکرمنے زیدٌ ــــ

ان صورتون مین رفع تنازع کے لیے فعل اول یا فعل ثانی دونون کا عمل دینا جائز ہی بالاتفاق لیکن اختیار کرنے مین اختلاف ہی نحات بصرہ نے فعل ثانی کا عمل دینا اختیار کیا کہ اسم متنازع فیہ سے قریب ہی والقریب اولی من البعید اور نحات کوفہ نے فعل اول کا کہ مقدم ہی والسَّابِقُ اَحَقُّ مِنَ اللَّاحِق ــــ

پھر اگر بصریون کے مختار کے موافق دوسرے فعل کو عمل دین تو فعل اول

اگر فاعل چاہتا ہو تو اسم[ک] ظاہر کے موافق اوسمین ضمیر لائین باوجود لزوم اضمار قبل الذکر کے کہ عمدہ مین جائز ہی مثل ضربانی واکرمنی الزیدان وضربونی و اکرمنی الزیدون وضربنی واکرمت زیدًا وضربانی واکرمت الزیدین (اشلہ قسم اول ۱۲) وضربونی واکرمت الزیدین (اشلہ قسم دوم ۱۲) بخلاف کسائی کے کہ اوسکے نزدیک اضمار قبل الذکر عمدہ مین بھی جائز نہین اسلیے وہ فاعل کو حذف کرتا ہی مثل ضربنی واکرمنی الزیدان وضربنی واکرمنی الزیدون وضربنی واکرمت زیدًا وضربنی واکرمت الزیدین وضربنی واکرمت الزیدین —

اور بخلاف فرا کے کہ اوسکے نزدیک حذف فاعل اور اضمار قبل الذکر دونون منع ہین اسلیے ایسی صورت مین فعل اول کو عمل دیتا ہی کہ اوسمین فاعل کے بحسب مرتبہ مقدم ہو جانے سے اضمار قبل الذکر لازم نہین آتا ہی مثل ضربنی واکرمانی الزیدان وضربنی واکرمونی الزیدون وضربنی واکرمت یا اکرمتہ زیدٌ وضربنی واکرمت یا اکرمتہما الزیدان وضربنی واکرمت یا اکرمتہم الزیدون —

چونکہ صورت اول مین جب اسم ظاہر واحد مذکر یا واحد مؤنث ہو فعل اول یا ثانی کا عمل کرنا معلوم نہین ہوتا اور اختلاف مذاہب ثلثہ کا ثمرہ بھی ظاہر نہین ہوتا جیسے ضربنی واکرمنی زید وضربتنی واکرمتنی ھند اسلیے اوسکی مثالون مین صرف تثنیہ وجمع لکھا گیا —

[ک] یعنی افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث مین ۱۲

اور تیسری قسم کی مثالون سے ظاہر ہی کہ بصریون اور کسائی کے درمیان مین ثمرۂ اختلاف جب ظاہر ہوتا ہی کہ اسم ظاہر تثنیہ وجمع ہو اور بصریون اور فرّا اور کسائی کے درمیان مین اسم ظاہر کے واحد ہونے مین بھی ظاہر ہوتا ہی اور اسی طرح فعل اول یا ثانی کا عمل کرنا جو ظاہر ہوتا ہی اور اگر مفعول چاہتا ہو تو بالاتفاق اوسے حذف کرینگے بشرطیکہ اوسکا اظہار ضرور نہو مثل ضربتُ واکرمنی زیدٌ وضربتُ واکرمنی الزیدانِ وضربتُ واکرمنی الزیدون وضربتُ واکرمتُ زیداً وضربت واکرمت الزیدَین وضربت واکرمت الزیدِینَ اور اگر مفعول کا ظاہر کرنا ضرور ہو کہ افعال قلوب مین ہوتا ہی تو بالاتفاق ظاہر کرینگے اسلیے کہ یہان حذف مفعول درست نہین اور اگر ضمیر لائین تو فضلے مین اضمار قبل الذکر لازم آئیگا جیسے حسبنی وحسبت زیداً منطلقاً مین حسبنی منطلقا وحسبتُ زیداً منطلقاً وحسبانی منطلقاً وحسبتُ الزّیدَینِ منطلِقَین وحسبونی منطلقاً وحسبتُ الزّیدِینَ منطلِقِینَ اور حسبتُ وحسبنی زیدٌ منطلقاً مین حسبتہٗ منطلقاً وحسبنی زیدٌ منطلقاً وحسبتہما منطلقین وحسبنی الزّیدانِ منطلقاً حسبتہم منطلقین وحسبنی الزیدون منطلقاً اور اگر فعل اول کو عمل دین جیسا کوفیون کا مختار ہی تو فعل ثانی اگر فاعل کا مقتضی ہو تو فاعل کی ضمیر لائین اور اگر مفعول کا مقتضی ہو تو ضمیر لائین خواہ حذف کرین لیکن اضمار مختار ہی جیسے ضربنی واکرمنی زیدٌ وضربنی واکرمانی الزیدانِ وضربنی و

اکرمونی الزیدون وضربنی واکرمتہ زید ضربنی واکرمتہما الزیدان ضربنی واکرمتہم الزیدون باضمار مفعول (امثلۂ قسم سوم ۱۲) وضربنی واکرمت زید بحذف مفعول (فی) وضربت واکرمنی زیدًا ضربت واکرمانی الزیدین ضربت واکرمونی الزیدین وضربت (امثلۂ قسم چہارم ۱۲) واکرمتہ زیدًا ضربت واکرمتہما الزیدین ضربت واکرمتہم الزیدین باضمار مفعول (امثلۂ قسم دوم ۱۲) ضربت واکرمت زیدًا بحذف مفعول فعل دوم —

مفعول کا حذف واضمار جب جائز ہے کہ کوئی مانع نہو نہیں تو مفعول ظاہر کردیا جاتا ہے جیسا افعال قلوب مین کہ حسبنی وحسبت زیدًا منطلقًا مین کہین گے حسبنی وحسبتہ منطلقًا زیدٌ منطلقًا حسبنی وحسبتہما منطلقین الزیدان منطلقًا حسبنی وحسبتہم منطلقین الزیدون منطلقًا اور حسبت وحسبنی زیدًا منطلقًا مین کہین گے حسبت وحسبنی منطلقًا زیدًا منطلقًا حسبت وحسبانی منطلقًا الزیدین منطلقین حسبت وحسبونی منطلقًا الزیدین منطلقین —

کبھی فاعل کو حذف کرکے اوسکی جگہہ مفعول لاتے ہین اور فاعل کا اعراب اوسے دیتے ہین اور اوسے نائب فاعل اور مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ فعل کو مجہول کرلین مثل ضُرِبَ زیدٌ ویُضرب عمروٌ —

مفعول کی پانچ قسمین ہین اونمین سے **ایک** مفعول بہ ہے اور مفعول بہ بعضے افعال کے دو اور بعضون کے تین آتے ہین منجملہ اونکے باب علمت کا

(حاشیہ: مفعول مالم یسم فاعلہ)

## منصوبات فعل کا بیان

دوسرا مفعول اور باب اعلمت کا تیسرا مفعول فاعل کے قائم
مقام نہین ہوتا اسی طرح مفعول لہ اور مفعول معہ باقی اور مفعول
فاعل کے قائم مقام ہونے مین برابر ہین بشرطیکہ مفعول بہ اوس ترکیب مین
موجود نہو ورنہ مفعول بہ نائب فاعل ہونے مین سب سے مقدم ہی اسیواسطے
نہ کہا جائیگا ضُرِبَ یومُ الجمعۃ زیدًا امامَ الامیر ضربًا شدیدًا فی دارہ بلکہ یون
کہین گے ضُرِبَ زیدٌ یومَ الجمعۃ امامَ الامیر ضربًا شدیدًا فی دارہ۔
اور باب اعطیت مین پہلا مفعول نائب فاعل ہونے مین دوسرے سے بہتر ہی
چونکہ مفعول مالم یسم فاعلہ لفظًا فاعل ہی کہ فعل یا شبہ فعل کے بعد اوسکا مسند الیہ ہوتا ہی
نہ معنًی کہ فعل کی اسناد اوسکی طرف بطور قیام وصدور کے نہین اسلیے احکام مین مثل فاعل کے ہی
جسمین فعل کا عمل نصب ہو اوسے منصوب کہتے ہین اور منصوب دو قسم ہی منصوب
خاص و منصوب عام منصوب خاص وہ ہی کہ بعض عوامل کے ساتھ خاص ہو
اور وہ تین ہین پہلے مفعول بہ کہ فعل متعدی کے ساتھ خاص ہی غیر متعدی مین
پایا نہین جاتا اور مفعول بہ وہ اسم ہی جسکے مسمّٰی پر فعل فاعل کا بغیر واسطہ حرف
جر کے واقع ہو مثل ضربت زیدًا و دلالت البلد ـــــ
مفعول بہ مین اصل یہ ہی کہ اپنے ناصب سے موخر آئے جیسا گذرا اور کبھی مقدم
بھی آتا ہی جوازًا مثل اللہَ اَعبُدُ و وجہَ الحبیبِ اَتمنّٰی اور وجوبًا جبکہ
مفعول بہ مین معنی استفہام ہون مثل مَن رَأَیتَ یا معنی شرط مثل مَن تُکرِمُہ یُکرِمُکَ

اور اصل یہ ہے کہ اوسکا فعل ناصب مذکور ہو اور کبھی قرینے کے وقت حذف بھی
کر دیتے ہین جوازاً مثل زیداً من اضرب کے جواب مین یعنی اضرب زیداً
کہ یہان باعتبار سوال کے قرینہ مقالیہ ہے اور مثل مکۃ عازم و متوجہ مکہ کے لیے
یعنی تریدُ مکۃ اور یہان باعتبار حال مخاطب کے قرینہ حالیہ ہے اور وجوباً اور وہ دو قسم ہے
سماعی مثل امرءً و نفسہ یعنی اترك امرءً و نفسہ و انتھوا خیراً لکم
ای انتھوا عن التثلیث واقصدوا خیراً لکم وھو التوحید
و مرحباً واھلاً و سھلاً یعنی اتیت سعۃً واھلاً ای مکاناً ماھولاً
معموراً لا اخراباً واھلاً لا اجانب ووطیت سھلاً من البلاد لا حزناً
اور قیاسی کہ اوسکے پانچ مقام ہین اول اغرا یعنی مخاطب کو کسی کام کے
لیے جو متکلم کو منظور ہے ورغلانا جیسے اخاك یعنی اَلزِمْ اخاك
دوسرے وہ جگہ کہ نعت کو وصفیت سے نکال کر بقصد ترحم یا مدح یا ذم کے
مفعول بہ کرین مثل جاء زیدُ نِ المسکینَ ای اعنی المسکینَ اور اسی طرح
الحمد للہ الحمیدَ و اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تیسرے
منادی اور منادی وہ اسم ظاہر ہے جسکے مسمّٰی کی توجہ حقیقۃً یا حکماً کسی حرف
قائم مقام اَدْعُو کے واسطے سے مطلوب ہو نہ بلفظ اَدْعُو اور اوسکے
مانند کے مثل یا زید و یا سماء اور مثل یا انت و یا ایاك شاذ ہے اور حروف
مذکورہ پانچ ہین یا ندای قریب و بعید کے لیے آیا اور ھیا ندائے بعید کے لیے

آي اور ھمزۂ مفتوحہ متوسط کے لیے ــــ اور توجہ سے مراد عام ہی کہ مُنہ سے ہو یا دل سے اور حرف ندا لفظ مین ہو مثل یا زیدُ یا تقدیر مین مثل یُوسُفُ أعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای یا یوسفُ اور تقدیر خاص حرف یا کے ساتھ ہی کہ اوسکا استعمال اکثر ہی ــــ

واضح ہو کہ سیبویہ اور جمہور نحات کے نزدیک منادی بسبب مفعولیت کے منصوب اور ناصب اوسکا فعل مقدر ہی یعنی یا زیدُ اصل مین اَدْعُو زیدًا تھا بسبب کثرت استعمال اور دلالت حرف ندا کے فعل کا حذف کرنا لازم کرلیا اور مبرد منادی کا نصب حرف ندا کے سبب سے کہتا ہی کہ قائم مقام فعل کے ہی اور یہی مذہب امام عبد القادر کا ہی اور ابو علی فارسی حروف ندا کو اسمای افعال سے کہتا ہی ان دونون تقدیرون پر منادی باب مفعول بہ اور منصوبات فعل سے نہوگا لیکن ہر تقدیر پر یا زید جملہ ہی ــــ منادی مین اصل منصوب ہونا ہی لیکن بسبب بعض عوارض کے غیر منصوب بھی آتا ہی اور اون احوال کے اعتبار سے چار قسم پر ہی اول علامت رفع پر مبنی ہونا اور یہ اوسوقت ہی کہ منادی مفرد معرفہ ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہو اور معرفہ ندا سے پہلے ہو مثل یا زید یا زیدان یا زیدون یا بعد ندا کے مثل یا رجلُ جبکہ توجہ مرد معین کی مطلوب ہو ــــ

دوسری مجرور جبکہ لام جارۂ استغاثہ اوسپر داخل ہو مثل یا لَزیدٍ یعنی ادعو زیدًا للاستغاثۃ اسی طرح لام تعجب و لام تہدید مثل یا للماء

چہارم ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱۸

ویا الزید لاقتلنّک اور اس لام کو مفتوح پڑھتے ہین اور جو لام مستغاث لہ پر آتا ہی او سے مکسور لام مستغاث کا فتحہ اسواسطے اختیار کیا گیا کہ مستغاث و مستغاث لہ مین فرق ہو جاے مثل یا للمظلوم مین وقت حذف مستغاث کے کہ اصل مین یا لقوم للمظلوم تھا ــــ

اسی سبب سے جب مستغاث پر بدون یا کے عطف کرتے ہین تو معطوف مین لام مکسور پڑھتے ہین مثل یالزید ولعمرو اسلیے کہ مستغاث پر عطف کرنے سے مستغاث و مستغاث لہ مین فرق حاصل ہی ــــ

تیسرے بنی فتحہ پر اور وہ اوسوقت ہی کہ آخر منادای مستغاث مین الف استغاثہ زیادہ کرین اور لام اوسکے اول مین نہو مثل یا زیداہ بالحاق ہای سکتہ ــــ

چوتھے منادی منصوب بفتحہ غیر منادای مفرد معرفہ اور غیر منادای مستغاث مین اور وہ غیر یا مضاف ہو مثل یا عبد اللہ یا مشابہ مضاف مثل یا طالعًا جبلاً یا مفرد غیر معرفہ مثل قول نابینا کے یا رجلاً خذ بیدی کہ بصارت نہونے سے کسیکی طرف دیکھکر اشارہ چشم سے متعین نہین کرسکتا اور مثل قول شاعر **شعر**

یا محرقًا بالنار وجہ محبّہ ٭ مہلاً فانّ مدامعی تطفیہ

منادای مفرد معرفہ جو علامت رفع پر مبنی ہوتا ہی اوسکے توابع سے تاکید معنوی اور صفت و عطف بیان و معطوف بحرف معرف باللام اگر مفرد ہو یعنی مضاف و شبہ مضاف نہو تو باعتبار لفظ منادی کے مرفوع آتا ہی اور باعتبار محل منادی کے

کہ ادعو کا مفعول ہے منصوب مثل یا تمیم اجمعون و اجمعین و یا زید العاقل
مثال تاکید ۱۲
والعاقل و یا غلام بشر و بشرا و یا زید والحارث والحارث اور خلیل بن احمد
مثال صفت ۱۲ عطف بیان ۱۲ معطوف بعطف معرف بلام ۱۲
معطوف بحرف مذکور مین رفع اختیار کرتا ہی تجویز نصب کے ساتھ اور ابو عمرو بن علاء نصب
باجواز رفع اور مبرد مثل الحسن یعنی جس اسم مین کہ الف لام لازم نہو رفع اور مثل الصعق و
موافق مذہب خلیل ۱۲
النجم یعنی ثریا مین جہان الف لام لازم ہو نصب اختیار کرتا ہی
موافق مذہب ابو عمرو ۱۲
اور جب تابع منادای مذکور کا مضاف ہوگا منصوب آئیگا فقط مثل یا تمیم کلہم
بلام
و یا زید ذا المال و یا رجل ابا عبد اللہ اور بدل اور معطوف بحرف غیر معرف
صفت ۱۲ عطف بیان ۱۲
کہ تابع منادای مذکور ہو مثل منادای مستقل کے ہی یعنی اگر مفرد معرفہ ہوگا علامت
رفع پر مبنی ہوگا مثل یا زید بشر و یا زید و عمرو اور اگر مضاف یا شبہ مضاف
یا نکرہ غیر معین ہوگا منصوب ہوگا مثل یا زید اخا عمرو و یا زید طالعا
بدل مضاف ۱۲ بدل شابہ مضاف ۱۲
جبلا و یا زید رجلا صالحا و یا زید و ابا عمرو و یا زید و طالعا
بدل نکرہ ۱۲ معطوف مضاف ۱۲ معطوف مشابہ مضاف ۱۲
جبلا و یا زید و رجلا صالحا
معطوف نکرہ ۱۲
جب لفظ ابن یا ابنۃ کہ مضاف کسی علم کی طرف ہو علم منادای مذکور کی صفت
بلا فاصلہ واقع ہو تو اوس علم منادی مین باوجود جواز ضمہ کے فتحہ مختار ہی مثل
یا زید ابن عمرو و یا ھند ابنۃ زینب بخلاف مثل یا رجل ابن عمرو کہ منادی
علم نہین و یا زید ابن القاضي کہ لفظ ابن علم کی طرف مضاف نہین ہی و یا
زید الظریف ابن عمرو کہ منادی بلا فاصلہ موصوف با بن نہین ہی

بالا صفت اللہ
العبد ... (marginal handwritten note)

جب معرف بلام کی ندا کرین تو واجب ہی کہ حرف ندا اور منادای معرف بلام سے کے
درمیان مین لفظ ایھا یا ایھذا یا ھذا فقط لے آئین تاکہ دو حرف تعریف سے کے
جمع نہون مثل یا ایھا الرجل و یا ایھذا الرجل و یا ھذا الرجل مگر لفظ اللہ
مین باوجود معرف بلام ہونے کے یا اللہ بلا واسطۂ الفاظ مذکور اور قطع ہمزۂ وصلی
کے ساتھہ کہنا واجب ہی اور اس اسم پاک کے خصائص سے ہی کہ حروف مذکورۂ
ندا سے سوای یا کے اور کسی حرف سے اوسکی ندا نہین کیجاتی ــــ
چونکہ مقصود بندا معرف باللام ہی اور حروف مذکور محض صحت ندا کے لیے ہین
تو اس نظر سے کہ منادی مفرد معرفہ ہی ضمے پر اوسکا مبنی ہونا مناسب تھا لیکن اس
سبب سے کہ ظاہر مین منادی نہین ہی مبنی نکرسکے اور رفع ویا کہ ضمۂ بنائی کے
مناسب تھا اور اسی طرح منادای مذکور کے توابع مین اسلیے کہ تابع معرب
ہین مثل یا ایھا الرجل الظریف ــــ
جو منادای مکرر کہ صورۃً مفرد معرفہ ہو اور دوسرا لفظ کسی دوسرے اسم کی طرف
مضاف ہو تو اول مین ضمہ و نصب دونون درست ہین اور دوسرے لفظ مین
کہ تابع مضاف ہی نصب کے سوا اور کچھہ درست نہین مثل یا تیم تیم عدی
جو منادی کہ یای متکلم کی طرف مضاف ہو اوسمین چار وجہین درست ہین اکثر
فتحہ یا مثل یا غلامیَ اور سکون یا مثل یا غلامیْ اور کسرۂ ماقبل یا باقی رکھکے
یے کو حذف کرنا مثل یا غلامِ اور یے کو الف سے بدلنا مثل یا غلاما ــــ

اوران چارون صورتون مین ہای وقف کا آخر مین ملانا بھی جائز ہی جیسے یاغلامیہ و یاغلامیہ و یاغلامہ و یاغلاماہ —

اور لفظ اَب و اُمّ مین جبکہ یای متکلم کی طرف مضاف ہون ان چارون صورتون کے علاوہ یای مذکور کو تای مفتوح یا مکسور کے ساتھ بدلنا بھی جائز ہی اور کبھی بعد تای مثناۃ کے الف بھی زیادہ کر دیتے ہین توان دونون لفظون مین سات صورتین درست ہین اول یا اَبِی و یا اُمِّی بفتح یا دوسری یا ابی و یا امی بسکون یا تیسری یا ابِ و یا امِّ بحذف یا و ابقای کسرہ چوتھی یا اَبا و اُمّا بقلب یا بالف پانچوین یا ابتِ و یا اُمّتِ بقلب یا بتای مکسورہ چھٹی یا ابتَ و یا اُمّتَ بقلب یا بتای مفتوحہ ساتوین یا ابتا و یا امّتا بزیادت الف بعد تا —

اور جب لفظ ابن و ابنۃ کو اُمّی یا عمّی کی طرف مضاف کر کے ندا کرین تو وہی چارون صورتین جو یای غلامی مین مذکور ہوئین جاری کرتے ہین مع ایک اور پانچوین صورت کے یعنی الف مبدل کو حذف کر کے ماقبل اوسکے فتحہ باقی رکھتے ہین مثل یا ابن اُمّی و یا ابن امّی و یا ابن امِّ و یا ابن اُمّا و یا ابن اُمَّ اسی طرح یا ابن عمّ کبھی تخفیف کے لیے آخر منادی کو حذف کرتے ہین ضرورت ہو یا نہو اور اس حذف کو ترخیم کہتے ہین اور یہ حذف غیر منادی مین بضرورت آتا ہی نہ بلا ضرورت —

منادی مین ترخیم کے لیے چار شرطین ہین ایک منادی کا مضاف و مشابہ بمضاف

نهونا دوسری مستغاث بلام یا بالف نہونا تیسری جملہ نہونا چوتھی
علم تین حرف سے زائد یا اسم مع تای تانیث ہونا مثل یاحارِ و یا ثُبَ
یا حارِثُ اور یا ثُبَۃُ مین لیکن ابن مالک نے ترخیم جملہ کو جائز رکھا ہو وفاقًا
لسیبویہ خلافًا للجمہور ــــ
جب منادی کے آخر مین دو حرف زائد ایک ہی زائد کے حکم مین ہون مانند
دو زائد ہمزۂ ممدودہ مثل علباء و صحراء اور دو زائد مروان و دو زائد نسبت
و دو زائد تثنیہ و جمع و جمع سالم مثل بصری و مسلمان و غلمان و مسلمون
و مسلمات جبکہ علم ہون یا آخر منادی مین حرف صحیح غیر تای تانیث یا مثل صحیح
اور اوسکے قبل مدہ زائدہ ہو اور منادی مین چار حرف سے زیادہ ہون مثل
منصور و مسکین و عمار و مدعی و مرمی تو ترخیم کے وقت دونون
حرف آخر کے گرا دیے جاتے ہین جیسے امثلۂ مذکورہ مین جب علم و منادی ہون
یا عَلبَ و یا صحرَ و یا مرو و یا بصرِ و یا مسلم و یا غلم و یا مُسلِمُ
و یا مُسلِم و یا منصُ و یا مِسکِ و یا عم و یا مدعُ و یا مرم بخلاف نحو یا
سعلاۃ و یا مختار کہ اول کے آخر مین تے اور دوسرے مین مدہ غیر زائد ہے ــ
اور اگر منادای مذکور مرکب ہو تو دوسرے اسم کو حذف کرتے ہین مثل یا بعل
بعلبک مین اور یا خمسۃ خمسۃ عشر مین ــــ
اور اگر حرف آخر غیر مذکور ہو تو ایک حرف حذف کرتے ہین جیسے یا حارِث مین

یا حارِ اور یا مالکُ مین یا مالِ ـــ

منادای مرخّم کا حرف آخر جو بعد ترخیم کے باقی رہتا ہی دو طرح پر پڑھا جاتا ہی ایک یہ کہ حرف محذوف کو ثابت و برقرار لحاظ کر کے بغیر کسی طرح کے تصرف کے حالت و حرکت اصلی کے موافق پڑھین جیسے یا حارِثُ مین یا حارِ بکسر را اور یا ثمودُ مین یا ثمو بضم میم و سکون واو اور یا کروانُ مین یا کرو بفتحات اور یہ استعمال اکثر ہی دوسری یہ کہ اوس محذوف کو نسیاً منسیاً اور آخر اسم مرخّم کو باستقلال لحاظ کر کے قاعدے کے وافق اوسمین تصرف کرین پس یا حارِ بالکسر مین یا حارُ بضم را اور یا ثمو مین یا ثمی اور یا کرو مین یا کرا کہین گے اور یہ استعمال کم ہی ـــ

ندا کے خواص سے ہی کہ منادی کو مبالغے کے لیے صیغہ اصلی سے معدول کرتے ہین جواز اقیاساً سطرداً کبھی فَعَالِ بکسر لام کے وزن پر عورتون کے گالی دینے مین اور کبھی فُعَل بضم فا و فتحہ عین کے وزن پر مردون کے گالی دینے مین مثل یا فَسَاقِ فاسقۃ سے اور یا خُبَثُ خبیث سے ـــ

کبھی حرف ندا کو منادی سے حذف کر دیتے ہین بشرطیکہ منادی ندا سے پہلے معرفہ ہو لیکن اسم اشارہ اور مندوب و مستغاث نہو مثل یُوسُفُ اَعرِض عَن هٰذا و ایها الرجل و غلام زید افعل کذا ـــ

اور اَفتدِ مخنوقُ و اَصبِح لیلُ و اَطرِق کَرا شاذ ہی کہ اسم جنس سے

حاشیہ: ثمود جمع اسود وقت ... مین ... کرو بدل کردا و متحرک ... یا اور کرو مین ... واو کو الف سے بدل دیا اور استعمال اول مین ... ساکن تھا اس لیے بدلا گیا ۱۲ منہ مد ظلہ العالی

حرف ندا محذوف نہین ہوتا ـــ

اور جب حرف ندا لفظ اللہ سے حذف کرتے ہین تو اوسکے عوض میم مشدد اوسکے آخر مین لاتے ہین مثل اللّٰھُمَّ اس سبب سے حرف ندا اور میم مذکور جمع نہین ہوتے فلا یقال یا اللّٰھُمَّ اور یا اللّٰھُمَّ باجتماع یا و میم اور بوصل ہمزہ دو طرح شاذ ہی ـــ

ط کہ قول شاعر مین جو وارد ہی اذا ما حادث المّا اقول یا اللّٰھُمَّ یا اللّٰھُمَّا ۱۲

اور کبھی قرینے کے وقت منادیٰ کو بھی حذف کردیتے ہین مثل اَلَا یا اسجُدُوا بتخفیف اَلا والتقدیر اَلَا یا قوم اسجدوا ـــ

## بیان مندوب

کبھی حرف ندا مندوب پہ بھی لاتے ہین اور مندوب اوسے کہتے ہین جسکے فوت یا وجود کے سبب سے بواسطہ لفظ یا یا وا کے اوسپر گریہ و تاسف کرین مثل وا زیداہ و یا عمراہ و وا ویلاہ و یا حسرتاہ لیکن لفظ یا مندوب و منادیٰ مین عام ہی اور لفظ وا مندوب کے ساتھہ خاص ندبہ کرنے مین شرط ہی کہ مندوب مشہور و معروف ہو اسیواسطے وارجلاہ نہین کہتے مگر یہ کہ کوئی شخص لفظ رجل کے ساتھہ مشہور ہو ـــ

اعراب و بنا مین مندوب کا حال مثل منادیٰ کے ہی یعنی اگر مفرد معرفہ ہی تو علامت رفع پر مبنی ہوگا اور اگر مضاف ہو تو منصوب ہوگا مثل وازیدُ و واعبدَ اللہ۔

مندوب کے آخر مین الف بڑھانا بھی جائز ہی اگر دوسرے مندوب سے التباس نہو نہین تو جو حرف موافق حرکت آخر مندوب کے ہو بڑھائین گے تو

غلاماہ غلام مخاطبہ کے ندبے مین وا غلامکیہ کہین گے بزیادت
یا اور غلامکم غلام مخاطبین کے ندبے مین وا غلامکموہ بزیادت واو نہ
وا غلامکاہ و وا غلامکماہ کہ مذکر اور تثنیہ سے التباس ہوتا ہی —
مندوب کے آخر مین ہای سکتہ بھی بحالت وقف مین بڑھانا درست ہی اگرچہ
مضاف الیہ یا صلے کے آخر مین ہو کہ معنی مضاف و معنی موصول کی تمامی اوسی
سے ہی نہ آخر صفت مین مثل وازیداہ و وا امیر المؤمنیناہ و وامن حفر
بیر زمزماہ بخلاف مثل وازید الظریفاہ کہ وازید الظریف چاہیے یہ مذہب
سیبویہ اور خلیل و جمہور نحات کا ہی لیکن کوفی اور یونس آخر صفت مین بھی ہا
بڑھانا جائز رکھتے ہین اور یونس نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کے
دو شامی پیالے ٹوٹ گئے تو وہ کہتا تھا واجُمجُمَتَیِ الشَّامِیَّتَیْنَاہ —

**چوتھا موضع** مواضع حذف فعل مفعول بہ سے وہ موضع ہی کہ فعل کو حذف
کرکے اوسکی تفسیر ذکر کرین اسکو باب الاشتغال اور باب ما اُضمِر عاملہ علی
شریطۃ التفسیر کہتے ہین اور یہ منصوب وہ اسم ہی کہ اوسکے بعد فعل یا شبہ فعل
ہو اور فعل اور شبہ فعل اوس اسم مین عمل نکرتا ہو اس سبب سے کہ اوس اسم کی
ضمیر مین یا اوسکے متعلق مین عمل کرچکا ہی لیکن اگر اوس فعل یا شبہ فعل کو یا جو
اوسکے مناسب ہو اوس اسم پر داخل کرین تو اوسے نصب کرے اور اوسکی چار صورتین ہین —
ایک یہ کہ فعل بسبب ضمیر اسم کے مشتغل ہو اور وہ فعل بعینہ اوسی اسم پر داخل ہو کر

باب الاشتغال

نصب اگر سکتا ہو مثل زیداً ضربتہ کہ زیداً اسے پہلے ضربتُ فعل مقدر ہی
اور زیداً کے بعد ضربتہ اوس فعل مقدر کی تفسیر کرتا ہی والتقدیر ضربت زیداً
ضربتہ **دوسری** یہ کہ فعل بسبب ضمیر اسم کے مشتغل ہو اور فعل بعینہ مسلط
نہو سکتا ہو بلکہ اوسکا مرادف قابل تسلیط ہو مثل زیداً مررت بہ کہ زیداً جاوزت
فعل مقدر کا مفعول ہی اور وہ مررت بہ کا مرادف ہی اور مررت بلا اوسکی تفسیر اور تقدیر یہی جاوزت زیداً
مررت بہ **تیسری** یہ کہ فعل مشتغل بالضمیر ہو اور اوس فعل کی تسلیط ممکن نہو بلکہ لازم فعل کو کہ اوسکے
مناسب ہی مسلط کرین مثل زیداً حبستُ علیہ زیداً لابست کا مفعول بہ ہی کہ حبست
علیہ کا لازم ہی اور وہ لابست کی تفسیر ہی والتقدیر لابست زیداً احبست علیہ
**چوتھی** یہ کہ فعل بسبب تعلق اسم کے اوس اسم مین عمل نکر سکتا ہو اور خود فعل
اوسپر مسلط بھی نہو سکتا ہو بلکہ لازم فعل اوسپر مسلط ہو سکتا ہو مثل زیداً ضربت غلامہ
کہ زیداً اھنت فعل مقدر کا مفعول ہی اور وہ ضربت غلامہ کو لازم ہی کہ ضرب
الغلام اھانۃ المولی والتقدیر اھنت زیداً ای ضربت غلامہ —
جب کوئی اسم ایسی جگھہ واقع ہو کہ اضمار علی شریطۃ التفسیر کی صلاحیت رکھتا ہو
اور کوئی قرینہ مرجح خلاف رفع موجود نہو یا رفع و نصب دونون کا قرینہ موجود ہو
لیکن رفع کا قرینہ قرینۂ نصب سے قوی تر ہو تو ان دونون صورتون مین بسبب
مبتدا ہونے کے اوس اسم کا رفع مختار ہی اگرچہ فعل مقدر کا مفعول بہ کہنا اور
نصب دینا بھی جائز ہی اول کی مثال زید ضربتہ دوسرے کی مثال

لقیت القوم واما زیدًا فاکرمتہ اسی طرح اذا مفاجات کے بعد کہ
اوسکے بعد مبتدا کا آنا اکثر ہی مثل خرجت فاذا زید یضربہ عمرو۔
اور اگر اسم مذکور ایسی جگہہ واقع ہو کہ رفع کا قرینہ وہان مرجوح ہو تو نصب اختیار
کرتے ہین اور وہ چھہ موضع ہین ایک یہ کہ جملہ فعلیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر ہو مثل
خرجت فزیدًا لقیتہ اسلیے کہ صورت نصب مین جملہ فعلیہ کا عطف جملہ
فعلیہ پر ہوگا اور صورت رفع مین جملہ اسمیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر اور اول السبب
تناسب معطوف ومعطوف علیہ کے بہتر ہی دوسرا یہ کہ اسم مذکور حرف نفی یعنی
ما و لا و ان کے بعد واقع ہو مثل ما زیدًا ضربتہ ولا زیدًا اهنتہ وان
زیدًا ضربتہ الا تادیبا تیسرا یہ کہ اسم مذکور حرف استفہام یعنی ہمزہ و
ہل کے بعد واقع ہو مثل ازیدًا ضربتہ وہل زیدًا اکرمتہ چوتھا
یہ کہ اسم مذکور اذا شرطیہ اور حیث کے بعد ہو مثل اذا عبد اللہ تلقاہ فاکرمہ
وحیث زیدًا تجدہ فاکرمہ ان تین صورتون مین نصب اسلیے مختار ہی
کہ اکثر الفاظ مذکورہ کے بعد فعل آتا ہی پانچوان یہ کہ اسم مذکور امر یا نہی کے
پہلے ہو مثل قولہ تعالی وربک فکبر وزیدًا لا تضربہ یہان نصب اسلیے
مختار ہی کہ اگر رفع پڑھین تو جملہ انشائیہ خبر واقع ہو اور وہ غیر مستحسن ہی۔

لیکن مثل آیہ کریمہ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ
بالرفع دو وجہ سے ہی ایک یہ کہ الزانیۃ اور الزانی مین الف لام موصول ہی

اور اسم فاعل صلہ اور موصول مع صلے کے مبتدا ہی اور ایسے مبتدا کی خبرین جو
متضمن معنی شرط ہو فای سببیت لاتے ہین جیسا گذر چکا اور ما بعد فای جزا ما قبل
مین عمل نہین کرتا اسلیے فاجلدوا الزانیة والزاني پر مسلط نہین ہو سکتا یہ
مذہب مبرد کا ہی اور دوسری یہ کہ یہ آیت دو جملے ہین ایک الزانیة والزاني
کہ مبتدا محذوف الخبر ہی بتقدیر مضاف اور تقدیر یون ہی حکم الزانیة والزاني
فیما سیتلی علیہ کم دوسرا فاجلدوا الخ کہ حکم موعود کا بیان ہی ۔۔۔
یہ مذہب سیبویہ کا ہی ان دونوان تقدیرون کے اعتبار سے یہ آیۂ کریمہ باب
ما اسم عامله علی شرطیة التفسیر سے نہین ہی ورنہ مختار نصب ہوتا چھٹا یہ کہ
اسم مذکور ایسی جگہہ واقع ہو کہ اگر اوسے مرفوع پڑھین اور مبتدا کہین تو اوسکی
خبر صفت سے ملتبس ہو یعنی معلوم نہو کہ فعل مذکور مبتدا کی خبر ہی یا صفت اور
صفت ہونے کی تقدیر مین معنی مقصود کا خلاف لازم آتا ہو اسلیے نصب اختیار
کرتے ہین تاکہ اشتباہ نہو مثل قولہ تعالی اِنَّا کُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ یعنی
ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو باندازہ + اور اگر لفظ کُل کو رفع پڑھین اور خلقناہ اوسکی خبر
اور بقدر متعلق خلقنا ہو جب بھی معنی صحیح ہین لیکن اسکا شبہہ ہو سکتا ہی کہ شیٔ
موصوف اور خلقناہ صفت ہو اور بقدر ظرف مستقر خبر مبتدا اس صورت
مین معنی یہ ہون گے کہ البتہ جو چیز کہ ہمنے پیدا کی باندازہ ہی اور اس معنی سے
سمجھا جاتا ہی کہ غیر خدا بھی بعض اشیا کا خالق ہی اور یہ مخالف اعتقاد حق ہی ۔۔۔

اور اگر اسم مذکور ایسے جملۂ اسمیہ کے بعد واقع ہو جسکی خبر جملۂ فعلیہ ہو تو رفع و نصب دونون اوسمین مساوی ہین مثل زید قام وعمرو اکرمته برفع کہ اس صورت مین عمرو اکرمته جملۂ کبریٰ پر کہ اسمیہ ہی معطوف ہوگا اور اگر عمرًا اکرمته بنصب کہین گے تو جملۂ صغریٰ پر کہ فعلیہ ہی معطوف ہوگا اور دونون صورتون مین مناسبت عطف حاصل ہیگی لیکن اس صورت ثانی مین کہ معطوف علیہ جملۂ اسمیہ خبر ہی معطوف مین بھی ایک عائد مبتدا کی طرف ضروری اسیلیے تقدیر کلام یون کہتے ہین زید قام وعمرًا اکرمته فی دارہٖ او عندہٗ

اور جب اسم مذکور بعد حروف شرط یعنی اِنْ اور لَوْ اور بعد حروف تحضیض یعنی اَلَّا و هَلَّا و لَوْمَا و لَوْلَا کے واقع ہو تو اوسکا نصب واجب ہی کہ ان حروف کے بعد فعل کا آنا واجب ہی مثل اِنْ زیدًا ضربته ضربك ولو زیدًا رأیته اکرمته والّا زیدًا ضربته وهلّا بکرًا اهنته لیکن قوله تعالیٰ کُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ مین رفع واجب ہی اسلیے کہ کل شي مبتدا ہی اور فعلوہ صفت شي اور فی الزبر ظرف مستقر خبر مبتدا یعنی جو کچھ کہ اونھون نے کیا نامۂ اعمال مین مرقوم ہی۔

اور اگر کل شيء کو منصوب پڑھین اور فعل مقدر کا مفعول کہین اور فعلوہ فعل مقدر کی تفسیر اور جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل ہو تو معنی یہ ہونگے (اونھون نے ہر چیز نامۂ اعمال مین کی) اور یہ معنی صحیح نہین اور اگر جار مجرور کو شيء کی صفت کہین تو معنی یہ ہون گے کہ (جو کچھ کہ نامۂ اعمال مین ہی اونھون نے کیا) یہ بھی خلاف مقصود ہی تو یہ آیہ کریمہ اگرچہ بظاہر نظر مین باب الاشتغال سے ہی لیکن بسبب لزوم فساد معنی کے اس باب سے شمار نکی گئی

۱۲ عطف جملۂ اسمیہ کا جملۂ اسمیہ پر اور فعلیہ کا فعلیہ پر ہو

زید قام و عمرًا اکرمته فی دارہٖ

جملۂ اولیٰ مین اور مطلع اور مقطع جملۂ ثانی مین ۱۲ منہ مد ظلہ

**پانچوان موضع** مواضع وجوب حذف فعل مفعول بہ سے تحذیر ہی تحذیر
لغت مین ڈرانے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اوس اسم کو کہتے ہین کہ منصوب ہو
بسبب مفعولیت کے بتقدیر اِتَّقِ یا مثل اِتَّقِ کے اسلیے کہ جو چیز کہ اوس اسم کے
بعد مذکور ہو اوس سے مخاطب کا ڈرانا منظور ہوتا ہی مثل اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ و
اِیَّاكَ وان تحذف ای حذف الارنب ——
اور حذف ارنب خرگوش کا لکڑی سے مارنا ہی ——
اور اصل یہ ہی بَعِّدْ نفسك عَنِ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ عَنْ نَفْسِكَ وَبَعِّدْ
نَفْسَكَ عَنْ حَذْفِ الْاَرْنَبِ وَبَعِّدْ حَذْفَ الْاَرْنَبِ عَنْ نَفْسِكَ یا وہ اسم
مکرر ہو کہ محذر منہ ہو مثل الطریقَ الطریقَ یعنی اِتَّقِ الطَّرِیْقَ یا محذر ہو مثل نفسك
نفسك ای بَعِّدْ نفسك مما یؤذیك ——
پہلی صورت مین واو عاطفہ کی جگہہ مِنْ جارّہ لانا بھی درست ہی یقال اِیَّاكَ مِنَ
الْاَسَدِ وَاِیَّاكَ مِنْ اَنْ تحذف ——
اور اِیَّاكَ اَنْ تحذف بھی بتقدیر مِنْ کے اسلیے کہ اَنْ اور اَنَّ سے پہلے تقدیر
مِنْ کی اکثر ہی بخلاف اِیَّاكَ الاسدَ کے کہ تقدیر مِنْ بغیر ان کے ممنوع ہی
**دوسری قسم** منصوب خاص کی تمیز ہی اور تمیز لغت مین جدا کرنے کو کہتے
ہین اور اصطلاح نحو مین اوس اسم کو جو رفع ابہام کرے کسی ذات[۱] سے جسمین
وہ ابہام بحسب[۲] وضع ثابت و مستقر ہو عام اس سے کہ وہ ذات مذکور ہو مثل

قولہ ۵ ذات یعنی جو صفت ہی ہو یہ امور از قبیل ... اور مثل ... کہ وہ ابہام وصف کو رفع کرے ... ۶ قولہ بحسب وضع ... [illegible]

هذا رطلٌ زیتًا که ذات رطل مین جو ابهام وضع کے وقت ثابت تها لفظ زیت
نے اوسے رفع کیا اگرچه لفظ رطل ایک وزن خاص کے لیے معین ہی لیکن بحسب
ذات اوسمین ایسا خفا ہی که بغیر ذکر ممیز خاص مثل زیتٌ و عسلٌ وغیره کے جمله
موزونات کو شامل ہی یا مقدر مثل طاب زیدٌ نفسًا که لفظ نفسًا ذات مقدر کے
ابهام کو رفع کرتا ہی اور وہ ذات [illegible] متعلق زید کا ہی یعنی کوئی چیز جو زید کی طرف منسوب
ہو نفس اور دار و اب و ابوة وغیره سے پس لفظ طاب اگرچه لفظًا زید کی
طرف منسوب ہی لیکن معنًا اوسکے کسی متعلق کی طرف منسوب ہی اور اوسمین بسبب احتمال
اسناد طیب کے جمیع متعلقات کی طرف ابهام ہی که بغیر ذکر کسی متعلق خاص کے رفع نهین ہوتا
جو ذات که اپنے ابهام مستقر کے دور ہونے مین تمیز کی محتاج ہی وہ دو قسم پر ہی
ایک مذکور که وہ مفرد ہوگی دوسری مقدر که وہ ایک طرف نسبت ہی جو
جمله یا مشابه جمله مین ہوگی ——

اور مفرد کبهی تنوین سے تمام ہوتا ہی تنوین لفظًا ہو مثل له ذراعٌ ثوبًا خواه تقدیرًا
که غیر منصرف اور مبنی مین ہی مثل لنا کیالجبرًّا او خمسة عشر درهمًا و ربّه رجلًا
وماذا اراد الله بهذا مثلًا اور کبهی نون تثنیه یا نون جمع سے جیسے له منوان
عسلًا و هذا اخي له تسعٌ و تسعون نعجةً اور کبهی اضافت سے مثل علی التمرة
مثلها زبدًا ——

اور مفرد بهی دو قسم ہی مفرد مقدار و مفرد غیر مقدار اس اعتبار سے تمیز کی تین قسمین ہوئین

اوّل تمیز مفرد مقدار سے کہ وہ مقادیر پنجگانہ سے ہوگی وزن مثل رطل زیتاً
ومنوان سمناً اور کیل مثل مدٌ سمناً وصاعٌ تمراً اور مساحت مثل جریبٌ
ارضاً وذراعانِ حریراً اور قیاس مثل ملؤہٗ ضرباً وملءُ الارض
ذہباً اور عدد مثل انّی رأیتُ احدَ عشرَ کوکباً۔ ووعدنا موسیٰ اربعین لیلۃً
اور اسی قبیل سے ہی تمیز کم استفہامیہ کی مثل کم عبداً ملکتَ وکم یوماً سرتَ۔
تمیز عدد و تمیز کم کی تفصیل اوسکی جگہہ پر آئیگی اس قسم مذکور مین تمیز ہر حال مین مفرد آتی ہی
اور تثنیہ و جمع کرنے کی حاجت نہین ہوتی اگر تمیز جنس یعنی متشابہ الاجزا ہو اور بغیر تا کے
اوسکا اطلاق قلیل و کثیر پر صحیح ہو مانند تمر و ماء و زیت و عسل وغیرہ فیقال لنا
رطلٌ تمراً و رطلانِ تمراً و ارطالٌ تمراً مگر جبکہ اوس جنس کے انواع کا بیان
کرنا مقصود ہو تو مثنیٰ و مجموع لائین گے مثل رطلان تمرین اور ارطالٌ تموراً۔
لیکن جب تمیز جنس نہو تو بوقت حاجت تثنیہ جمع لاتے ہین مثل عندہٗ عدلانِ
ثوبین وا عدالٌ اثواباً وحسبہ الزیدان رجلین و الزیدون رجالاً۔
اور کبھی تخفیف کی جہت سے مفرد مذکور کو تمیز کی طرف مضاف کرتے ہین بشرطیکہ
اوس مفرد کی تمامی تنوین یا نون تثنیہ سے ہو مثل عندی رطلُ زیتٍ ومنوا
سمنٍ برخلاف اوسکے کہ تمامی نون جمع یا اضافت سے ہو اسلیے کہ صورت اضافت
مین اسم مضاف کا دوبار مضاف ہونا لازم آتا ہی ایک اضافت مضاف الیہ
اول کی طرف اور دوسرے تمیز کی طرف اور یہ درست نہین اور نون جمع مین اسلیے

منع ہی کہ بعض صورتون مین تمیز غیر تمیز سے ملتبس ہوتی ہی جیسے عرب عشری رمضان
اور عشری شعبان بمعنی بستم رمضان و بستم شعبان بولتے ہین پھر اگر بیس رمضان اور
بیس شعبان کے معنی مین استعمال کرین تو مراد معلوم نہو اور غیر صورت التباس مین
طرداً للباب منع کرتے ہین مگر بسبیل قلت و شذوذ عشرو دراہم کہتے ہین اور اکثر
عشرون درہماً ہی ـــ

**دوسری** تمیز مفرد غیر مقدار سے اور یہ تمیز اکثر ممیز کی اصل ہوتی ہی اور
وہ مفرد جسکے رفع ابہام کے لیے اس تمیز کو ذکر کرے تمیز اوس سے متفرع
ہوتا ہی مثل خاتمٌ حدیداً اور فصٌّ فضةً ـــ

اور اس صورت مین تمیز اکثر اپنے ممیز کی مضاف الیہ ہوتی ہی مثل خاتمُ حدیدٍ
و فصُّ فضةٍ اور اس قسم مین بھی تمیز ہر حال مین مفرد آتی ہی ممیز تثنیہ ہو خواہ جمع
بشرطیکہ اوس جنس کے انواع کا بیان کرنا مقصود نہو ورنہ تثنیہ جمع بھی آئیگی
مثل خاتمانِ حدیدینِ و خواتمُ حدائدَ و فصّانِ فضتینِ و فصوصُ فضاتٍ ـ

**تیسری** تمیز نسبت سے وہ نسبت جملے مین ہو مثل طاب زیدٌ نفساً
یا مشابہ جملہ مین یعنی اسم فاعل فاعل کے ساتھ مثل الحوض ممتلئٌ ماءً ـــ
اور اسم مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھ مثل الارض مفجرةٌ عیوناً ـــ
اور صفت مشبہہ فاعل کے ساتھ نحو زید شریف نسباً ـــ
اور اسم تفضیل فاعل کے ساتھ مثل زید افضل اباً ـــ

اور مصدر فاعل کے ساتھ مثل اعجبني طيبه علماً اور اسی قیاس پر ہی وہ کہ جسمین معنی فعل ہین مثل حسبك زيدٌ رجلاً —

یہ قسم تمیز کی اگرچہ باعتبار معنی کے فاعل یا مفعول ہوتی ہی لیکن باعتبار استعمال کے دو قسم ہی محوّل و غیر محوّل محوّل وہ ہی کہ اصل مین مرفوع یا منصوب بسبب مفعولیت کے ہو پھر اوسکو بدل کر تمیز کر کے منصوب کرین —

اور اس تبدیل و تحویل مین فوائد و اغراض ہوتے ہین کہ علمای بلاغت نے بیان کیے ہین منجملہ انکے تاکید مفسر ہی کہ محوّل مین مفسر دوبار مذکور ہوتا ہی پہلے اجمالاً پھر تفصیلاً اور اصل مین ایک ہی بار —

اور محوّل تین قسم پر ہی محوّل فاعل سے مثل اشتعل الرأس شيباً والاصل اشتعل شيب الرأس —

اور محوّل مفعول سے مثل فجّرنا الأرض عيوناً وغرست الارض شجراً والاصل فجرنا عيون الارض وغرست شجر الارض و مثل ما احسن زيدٌ ادباً والاصل ما احسن ادب زيدٍ —

اور محوّل مبتدا سے اور وہ تمیز افعل التفضیل کے بعد واقع ہوتا ہی مثل زيدٌ اكثرُ مالاً واجمل وجهاً واكرم اباً والاصل ماله اكثر و وجهه اجمل و ابوه اكرم —

اور غیر محوّل وہ ہی کہ واضع نے ابتداءً اوسکو اسی طرح پر استعمال کیا ہو

تمیز محول و غیر محول

اگرچہ معنی کے اعتبار سے فاعل یا مفعول ہو کہ تمیز مذکور کے خواص سے ہی مثل نعم رجلاً زیدٌ وامتلأ الاناء ماءً ولله درہٗ فارساً وما احسن زیداً رجلاً ــــ

جو تمیز مسند الیہ کے متعلق سے ابہام رفع کرتی ہی اگر اسم ہی تو اوسکے تین حال ہین ایک یہ کہ منتصب عنہ یعنی منسوب الیہ لفظی کے ساتھ خاص ہو جیسے طاب زیدٌ نفساً خوش ہوا زید از روی نفس کے کہ نفس سے مراد خاص ذات زید ہی نہ اوسکا متعلق دوسرا یہ کہ منتصب عنہ اور غیر منتصب عنہ دونون پر اوسکا اطلاق درست ہو جیسے طاب زیدٌ ابا خوش ہوا زید اس جہت سے کہ خود باپ ہی عمرو کا مثلاً یا یہ مراد ہی کہ خوش ہوا زید اس جہت سے کہ خالد باپ اوسکا ہی تیسرا یہ کہ منتصب عنہ کے متعلق کے ساتھ خاص ہو منتصب عنہ پر اوسکا اطلاق درست نہو مثل طاب زیدٌ علماً یا داراً کہ علم و دار متعلق زید کے ساتھ خاص ہی کہ عبارت ذات مقدر سے ہی اعنی الشیٔ المنسوب الی زید اور زید پر اوسکا اطلاق درست نہین اور یہ تمیز منتصب عنہ کے ساتھ خاص ہو یا عام افراد و تثنیہ و جمع مین منتصب عنہ کے موافق آتی ہی اگر جنس نہو مثل طاب زید نفساً و طاب الزیدان نفسین و طاب الزیدون نفوساً ــــ

اور جب جنس ہو گی تو مفرد آئیگی اگر بیان انواع مقصود نہو مثل طاب

زید علماً وطاب الزیدان علماً وطاب الزیدون علماً ورنہ تثنیہ وجمع
مثل طاب الزیدان علمین وطاب الزیدون علوماً اور اگر تمیز صفت ہی
تو خاص منتصب عنہ کے لیے ہو گی یعنی غیر پر اوسکا اطلاق درست نہو گا اور
ہمیشہ افراد و تثنیہ وجمع مین منتصب عنہ کے موافق ہو گی مثل للہ درہ
فارساً و درہما فارسین و درہم فوارس —
اور اس قسم کی تمیز مین حال کا بھی احتمال ہوتا ہی یعنی للہ درہ حال کو نہ فارساً —
تمیز کبھی اپنے ناصب پر مقدم نہین ہوتی ناصب اسم ہو یا فعل یا شبہ فعل بخلاف
مازنی و مبرد و کسائی کے کہ جب ناصب فعل متصرف ہو یا اسم فاعل یا اسم
مفعول تو تقدیم جائز رکھتے ہین اوسی مذہب پر یہ شعر ہی **شعر**

انفساً تطیب بنیل المنی وداعی المنون ینادی جہارا

تمیز مین اصل یہ ہی کہ تفسیر کے لیے آئے لیکن کبھی بطور تاکید کے بھی آتی ہی
مثل قولہ تعالیٰ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنی عشر شہراً اور اصل
تمیز مین نکرہ آتا ہی لیکن کبھی بندرت معرفہ بھی آتی ہی کقولہ **مصرع**
صددت وطبت النفس یا قیس عن عمرو +
کبھی تمیز کو من جارہ سے مجرور کرتے ہین اور یہ ہر تمیز مین درست ہی مثل
ذراع من حریر وما فی السماء قدر راحۃ من سحاب وله منوان من
سمن وقفیزان من بر وخاتم من فضۃ مگر جبکہ تمیز عدد سے ہو یا محول

فاعل یا مفعول سے ہو مثل عندی احد عشر رجلاً وطاب زید نفساً و بکر حسنٌ وجهاً و غرست الارض شجراً و ما الحسن زید ادباً

**تیسری قسم** منصوب خاص کی کان اور اخوات کان کی خبر ہی مثل کان زیدٌ قائماً اور تفصیل عنقریب آئیگی۔

اور منصوب عام کہ کسی فعل کے ساتھ خاص نہین لازم ہو یا متعدی مبہم ہو یا غیر مبہم پانچ ہین **ایک مفعول مطلق** اوس چیز کا نام ہی جسے فعل مذکور کے فاعل نے کیا ہو اور وہ اسم فعل کے ہم معنی ہو فاعل سے صادر ہو مثل ضربت ضرباً یا اوسکے ساتھ قائم ہو مثل مات زیدٌ موتاً وجسُم جسامةً اور فعل حقیقةً مذکور ہو جیسا گذرا یا حکماً مثل انا ضارب ضرباً وقوله تعالی فضرب الرقاب ای فاضربوا ضرب الرقاب۔

مفعول مطلق کبھی تاکید کے لیے آتا ہی اور یہ ہمیشہ مفرد ہوتا ہی مثل ضربت ضرباً اور کبھی بیان نوع اور قسم کے لیے مثل جلستُ جِلسةَ القاری بکسر جیم یعنی بیٹھا مین قاری کی نشست اور کبھی بیان عدد کے لیے مثل جلست جَلسةً بفتح جیم یعنی بیٹھا مین ایک نشست یہ دونون ہو اخیر مقام کے تثنیہ جمع بھی آتے ہین مثل جلست جلستین وجلسات بکسر وفتح جیم۔

کبھی مفعول مطلق لفظ مین فعل کے مغایر بھی ہوتا ہی مثل قعدت جلوساً یا انبته الله نباتاً۔

اور کبھی مفعول مطلق کے ناصب کو حذف بھی کر دیتے ہین جوازاً جیسے کسی آنیوالے سے
کہا جاے خیر مقدم کہ اصل مین قدمت قدوماً خیر مقدم ہی خیر کو
باعتبار موصوف یعنی قدوماً کے یا باعتبار مضاف الیہ یعنی مقدم کے مفعول مطلق
کہتے ہین اسلیے کہ خیر افعل التفضیل ہی مخفف اخیر کا اور اسم تفضیل اپنے
موصوف یا مضاف الیہ کے حکم مین ہوتا ہی ـــ
لیکن صورت ثانی مین چاہیے کہ قدمت خیر مقدم اوسکی تقدیر کہین
اور وجوباً سماعاً مثل سقیاً و رعیاً و خیبةً و جدعاً و عقراً و بعداً
و سحقاً و تعساً و نکساً و بؤساً و تبّاً و حمداً له و شکراً له و عجباً له
و غفرانك و معاذ الله و سبحان الله جنکی اصل ہی سقاك الله سقیاً
و رعاك الله رعیاً و خاب خیبةً و جدع جدعاً و عقر عقراً و بعد بعداً
و سحق سحقاً و تعس تعساً و نکس نکساً و بئس بؤساً و تب تباً و حمدت
حمداً له و شکرت شکراً له و عجبت عجباً له و اغفر غفرانك و اعوذ
معاذاً بالله و سبحت الله تسبیحاً سبحان اسم کو بجاے تسبیح مصدر کے
رکھکے مفعول بہ کی طرف مضاف کر دیا اور قیاساً آٹھ مقام ہین ـــ
ایک وہ موضع کہ وہان مفعول مطلق بعد نفی یا معنی نفی کے مثبت واقع ہو
اور وہ نفی یا معنی نفی ایسے اسم پر داخل ہو کہ یہ مفعول مطلق اوس اسم سے خبر
نہو سکتا ہو مثل ما انت الا سیراً و لا انت الا سیر البرید و انما انت سیراً

کہ اصل مین ما انت الا تسیرُ سیرًا تھا بخلاف مثل ما زید سیرًا کے
کہ وہان مفعول مطلق کا اثبات مقصود نہین اسلیے اوسکا ناصب واجب الحذف
نہین بلکہ اکثر مذکور ہوتا ہی کہتے ہین ما زید یسیر سیرًا اور اسی طرح مثل
ما سِرتُ الا سیرًا و انما سِرتُ سیرًا کہ نفی اور معنی نفی اسم پر داخل نہین
اور مثل ما سیری الا سیرٌ شدیدٌ کہ سیرٌ خبر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی

موضع ثانی

**دوسرا** وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق بعد اسم کے محل خبر مین مکرر واقع ہو
مثل زید سیرًا سیرًا یعنی زید یسیر سیرًا — **تیسرا** وہ موضع

موضع ثالث

ہی کہ مفعول مطلق اقسام غرض کو بیان کرے جو مضمون جملہ سابق سے
مقصود ہو مثل شُدُّوا الوثاق فاِمّا منًّا بعدُ وامّا فداءً —
شُدُّوا الوثاق جملہ ہی اور اوسکا مضمون شدّ الوثاق اور اوس سے
غرض منّ یعنی احسان ہی یا فدا — اور اصل فامّا تمنّون منًّا
وامّا تفدون فداءً — **چوتھا** وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق

موضع رابع

افعال جوارح سے ہو اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ مشابہت دینے کے
لیے بعد جملے کے ذکر کیا گیا ہو اور اوس جملے مین کوئی اسم اوسکے معنی
ہو اور وہ چیز بھی ہو جسکے ساتھ اوس اسم کے معنی قائم ہون مثل مررت
بزید فاذا له صوتٌ صوتَ حمارٍ ای یصوت صوت حمارٍ بخلاف
مثل لزیدٍ صوتٌ صوتٌ حسنٌ کہ تشبیہ کے لیے نہین ہی اور مثل

لہ علم علم الفقہاء کہ افعال جوارح سے نہین اور مثل الصراخ
صراخ الثکلی کہ جملے کے بعد نہین اور مثل فاذا ھو یصرخ صراخ الثکلی
کہ جملہ سابق مین اسم نہین اور مثل مررت بزید فاذا لہ ضرب صوت
حمار کہ اسم بمعنی مفعول مطلق نہین اور مثل مررت بزید فاذا فی الدار
صراخ صراخ الثکلی کہ جملہ سابق مین وہ چیز نہین جسکے ساتھ اسم کے
معنی قائم ہون۔ **پانچوان** وہ موضع ہے کہ مفعول مطلق مضمون جملہ یعنی
حاصل معنی جملہ ہو کہ وہ مفعول مذکور کے سوا غیر کا احتمال نرکھتا ہو مثل
لہ علی الف دینار اعترافا ای اعترفت اعترافا اور اسکو تاکید لنفسہ کہتے ہین۔
**چھٹا** وہ موضع کہ مفعول مطلق حاصل معنی جملہ ہو اور جملہ مفعول مطلق کے
سوا اور کا احتمال بھی رکھتا ہو مثل زید قائم حقا ای حق حقا بمعنی
ثبت ثبوتا اور اسکو تاکید لغیرہ کہتے ہین کہ غیر کا احتمال رفع کرتا ہے۔
**ساتوان** وہ موضع ہے کہ مفعول مطلق بصیغہ تثنیہ فاعل یا مفعول
کی طرف مضاف ہو اور بغیر لحاظ معنی تثنیہ کے مطلق تکرار مراد ہو مثل لبیک
وسعدیک وحنانیک وہذاذیک اصل مین الب لک البابین
تھا ای البابا بعد الباب فعل کو حذف کرکے البابین مصدر مثنی کو بحذف
زوائد اوسکی جگہہ لاکر کاف مجرور سے لام حذف کرکے کاف کی طرف او سے
مضاف کیا نون تثنیہ بسبب اضافت کے گر گیا لبیک رہگیا اسی طرح

سعدیک ہی کہ اصل مین اُسعِدک اسعادین تھا ای اسعاداً بعد اسعاد سو اسکے کہ اُلِبّ بلام مستعمل ہی اور اَسعَدَ بنفسہ اور لبیک تنہا اور مع سعدیک دونون طرح مستعمل ہی اور سعدیک ہمیشہ لبیک کے بعد آتا ہی اور بدون اوسکے مستعمل نہین ہوتا اور حذاریک اصل مین احذر حذاریک تھا ای حذرا بعد حذر اور حنانیک اصل مین تحنن حنانیک تھا ای تحننا بعد تحنن — **آٹھوان** وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق زجر و توبیخ کے طور پر ستعمال کیا گیا ہو مثل امکرا وانت فی الحدید یعنی اتمکر مکرا وانت فی الحدید —

**دوسرا مفعول فیہ** اور وہ اسم زمان و مکان کا ہی جسمین فعل مذکور واقع ہو حقیقۃً مذکور ہو مثل خرجت یوم الجمعۃ و زید ضارب ابو عمرا امام الامیر وضربی زیدا قائما فقد امر یا حکما مثل یوم الخمیس متی سافرت کے جواب مین — جاننا چاہیے کہ مفعول فیہ دو قسم ہی **ایک** وہ کہ اوسپر لفظ فی مذکور ہو اور وہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہی **دوسرے** یہ کہ لفظ فی مقدر ہو اور وہ منصوب ہوتا ہی یہ مذہب ابن حاجب وغیرہ کا ہی اور جمہور نحاۃ مفعول فیہ اوسیکو کہتے ہین جو منصوب بتقدیر فی ہو اور جسمین لفظ فی مذکور ہو اوسے مفعول لہ بواسطہ حرف جر کہتے ہین —

مفعول فیہ

اور ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان و ظرف مکان اور ہر ایک مبہم اور محدود ہوتا ہی منجملہ اونکے ظرف زمان مبہم ہو خواہ محدود اور ظرف مکان مبہم فی کی تقدیر قبول کرتا ہی نہ ظرف مکان محدود مثل صمت دھرًا وافطرت یومًا وجلست خلفك ظرف مکان مبہم جہات ستہ کو کہتے ہین یعنی امام وخلف ویمین وشمال وفوق وتحت اور جو اسم جہات مذکورہ کے معنی مین ہی اوسکا بھی یہی حکم ہی مثل قدام وورآء وعلو وسفل ویسار وغیرہ عند اور لدی وتلقاء ودون ووسط وغیرہ کہ ظروف مکان سے ہین بسبب ابہام کے جہات ستہ کے مشابہ تھے اسلیے ان مین بھی فی کی تقدیر کرتے ہین اسی طرح لفظ مکان مین بھی بسبب کثرت استعمال کے تقدیر فی کرتے ہین مثل جلست مکانك اسی طرح ما بعد دخلت مین بھی مثل دخلت الدار —

کبھی مفعول فیہ کے عامل کو حذف بھی کر دیتے ہین بغیر شرط تفسیر مثل یوم الجمعۃ کے معنی سرت کے جواب مین اور بشرط تفسیر مثل یوم الجمعۃ صمت فیہ مفعول فیہ مین اضمار علی شریطۃ التفسیر کی تفصیل ویسی ہی جیسی مفعول بہ کے باب الاشتغال مین گذر چکی —

اور کبھی مفعول فیہ اپنے عامل سے مقدم بھی آتا ہی مثل یوم الجمعۃ صمت —

تیسرا **مفعول لہ** اوس معنی مصدری کا نام ہی جسکے حاصل کرنے

سیے یا اوسکے وجود کے سبب سے کوئی فعل کیا جائے جو اوس کلام مین مذکور ہو حقیقةً مثل ضربت تادیباً یا حکماً مثل تادیباً لِمَ ضربتہ کے جواب مین ای ضربتہ تادیباً ــــــ

اور اوسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ اوسکے حاصل کرنے کا قصد سبب صدور فعل ہو مثل ضربت زیدا تادیبا کہ تحصیل ادب کا قصد سبب صدور ضرب ہی دوسری یہ کہ اوسکا وجود سبب صدور فعل ہو مثل قعدت عن الحرب جبنا کہ لڑائی سے بیٹھ رہنے کا سبب وجود جبن ہی اسکے منصوب ہونے کے لیے بھی لام کی تقدیر شرط ہی اور جہان لام ملفوظ ہی وہ بھی مفعول لہ ہی لیکن ہمیشہ مجرور رہتا ہی اور بعضون کے نزدیک وہ مفعول ہی بواسطۂ حرف جر ہی اور لام مقدر ہونے کے لیے شرط ہی کہ مفعول لہ جس فعل کا علت واقع ہوا ہی اوسکا فاعل اور اس مفعول لہ کا فاعل ایک ہی اور دونون کا زمانہ بھی ایک ہو جیسا ضربتہ تادیباً مین مارنے والا اور ادب دینے والا ایک ہی شخص ہی اور ضرب اور تادیب کا زمانہ بھی ایک ہی یا ایک کا زمانہ دوسرے کے زمانے کا جز واقع ہو جیسا قعدت عن الحرب جبناً مین کہ لڑائی سے بیٹھ رہنے کا زمانہ زمانۂ جبن کا جز ہی یا شہدت الحرب ابقاعاً للصلح مین کہ صلح کرنے کا زمانہ زمانۂ حضور حرب کا جز ہی بخلاف مثل جئتک للثمن کہ مفعول لہ معنی مصدری نہین و بخلاف مثل

جئتک للمجیئک ایاک یہ سے کہ مفعول لہ اور فعل معلل بہ کا فاعل ایک نہین و بخلاف مثل اکرمتک الیوم لوعدی بذلک امس کہ مفعول لہ کا زمانہ زمانہ فعل کے مقارن نہین اسلیے انمین سے کسی مثال مین لام کی تقدیر درست نہین جو مفعول لہ کہ منصوب بتقدیر لام ہو اوسکا نکرہ آنا اصل ہی اور کبھی معرفہ بھی آتا ہو مثل ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ ــــ

**چوتھا مفعول معہ** اور وہ اوس اسم کو کہتے ہین جو واو بمعنی مع کے بعد معمول فعل کے صاحبت کے لیے ذکر کیا جاے معمول فعل فاعل ہو مثل استوی الماء والخشبۃ یا مفعول مثل کفاک وزیدا درہم اور فعل ملفوظ اور فعل حقیقی ہو جیسا گذرا یا کسی معنی سے نکلتا ہو مثل مالک وزیدا ای ما تصنع وزیدا یا کوئی اسم اوسپر دلالت کرتا ہو مثل اعجبنی سیرک والنیل و حسبک وزیدا درہم ای کافیک وزیدا درہم ــ

جس اسم کو مفعول معہ ہونے کی صلاحیت ہو اوسکی چار قسمین ہین ایک یہ کہ اوسمین اعراب معطوف علیہ کا باعتبار عطف کے اور نصب باعتبار مفعول معہ ہونے کے دونون جائز ہون لیکن عطف راجح ہو اور یہ وہان ہوتا ہی کہ فعل لفظاً ہو اور اوس اسم کا عطف معمول فعل پر درست ہو مثل قمت انا وزید وزیدا **دوسری** یہ کہ دونون امر درست ہون

لیلیٰ راجح نصب ہو اور یہ اوس جگہہ ہوتا ہی کہ فعل لفظاً ہو اور عطف
معمول فعل پر ضعیف ہو مثل جئت وزیداً کہ ضمیر متصل پر عطف کرنا بغیر
تاکید یا بغیر فاصلے کے ضعیف ہی **تیسری** یہ کہ عطف واجب ہو جہان
کہ فعل کسی لفظ کے معنی سے سمجھا جاسے اور عطف منع نہو مثل مالزید
وعمرٍو یعنی مایصنع زید وعمرٍو **چوتھی** یہ کہ نصب واجب ہو اور یہ
اوس جگہہ ہی کہ فعل کسی لفظ کے معنی سے سمجھا جاسے اور عطف منع ہو
مثل مالک وزیداً وماشانک وعمراً یعنی ماتصنع
اسلیے کہ ضمیر مجرور پر بغیر اعادۂ جار کے عطف کرنا درست نہیں —
**پانچوان حال** اور حال وہ لفظ ہی کہ فاعل یا مفعول کی ہیأت
بیان کرے عام اس سے کہ فاعل اور مفعول کی فاعلیت اور مفعولیت
باعتبار لفظ کے ہو مثل قعد زیدٌ متکئاً وضربت زیداً مشدوداً
ولقیت زیداً راکبین یا باعتبار معنی کے کہ کلام سے مفہوم ہون مثل
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ کہ معرضین ضمیر ہم سے حال
ہی جو باعتبار معنی کے فاعل ہی اسلیے کہ مالہم بمعنی مایصنعون کے
ہی اور مثل حسبک محتاجاً درہمٌ کہ محتاجاً ضمیر کاف سے حال
ہی جو باعتبار معنی کے مفعول ہی اسلیے کہ حسبک بمعنی یکفیک ہی
اسی طرح هٰذَا بَعْلِي شَيْخًا کہ شیخاً بعلی سے حال ہی اور وہ باعتبا

معنی هذا کے مفعول ہی کہ بمعنی اشیر الیہ کے ہی —

حال کا عامل کبھی فعل ہوتا ہی مثل ضربت زیدًا قائمًا اور کبھی شبہ فعل
یعنی اسم فاعل مثل زیدٌ ضاربٌ عمرًا قائمًا اور اسم مفعول مثل زیدٌ
مضروب مشدودًا اور صفت مشبہہ مثل زید حسنٌ ضاحکًا اور
اسم تفضیل مثل هذا بسرًا اطیب منہ رطبًا اور مصدر مثل ضربی
زیدًا قائمًا اور معنی فعل کہ مضمون کلام سے سمجھے جائین مثل علیک زیدًا
راکبًا وزیدٌ فی الدار قائمًا وزیدٌ عندک نائمًا وهذا زید جالسًا
ویا زید قائمًا ولیتک عندنا مقیمًا ولعلہ فی الدار جالسًا وکان اسدًا صائلًا
حال مین نکرہ ہونا شرط ہی مثل جاء زید وحدہ بمعنی منفردًا
وفعلتہ جهدک بمعنی مجهودًا اور ارسلها العراک ولم یذدها
بمعنی معترکۃ کے ہی یعنی حال اگرچہ صورت مین معرفہ ہی لیکن فی الحقیقۃ نکرہ ہی
اور ذو الحال مین اصل معرفہ ہونا ہی اور کبھی نکرہ بھی آتا ہی بشرط تخصیص کے
تخصیص باعتبار تقدیم حال کے ہو مثل جاء راکبًا زیدٌ یا ذو الحال کے
مابعد نفی ہونے کے اعتبار سے مثل قولہ تعالی وما اهلکنا من قریۃ
الا ولها کتاب معلوم کہ یہان جملہ لفظ قریۃ سے حال ہی جو حیز نفی مین
ہونے سے مخصص ہوگیا یا بسبب صفت کے مثل جاءنی رجل من
بنی تمیم فارسًا یا بسبب استفہام کے مثل هل اتاک رجل راکبًا

جب ذوالحال نکرہ محض ہو یا ذوالحال کے ساتھ ایسی ضمیر ملی ہو جو متعلق حال کی طرف راجع ہو یا حال مین استفہام کے معنی ہون تو حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہی مثل جاء راکبًا رجلٌ و جاء راکبًا لا دھم صاحبہ و اَرَاکبًا جاءَ زیدٌ۔

اور جب حال کا عامل معنوی ہو تو ظرف کے سوا اور کسی پر مقدم نہین کرتے بالاتفاق اسیلیے ھذا عمروٌ منطلقًا مین منطلقًا ھذا عمروٌ نہین کہتے اور اسی طرح جب کہ عامل فعل غیر متصرف فیہ ہو تو مثلًا احسن بزیدٍ راکبًا مین راکبًا احسن بزیدٍ نہین کہین گے لیکن اگر فعل یا شبہ فعل عامل ہو تو بسبب قوت عملِ عامل کے حال کا عامل پر مقدم کرنا درست ہی مثل راکبًا جاء زیدٌ و متکئًا زیدٌ جالسٌ۔

اور جب عامل ظرف ہو تو سیبویہ کے نزدیک کسی حال مین حال کا مقدم کرنا درست نہین اور اخفش ظرف پر حال کا مقدم ہونا اوسوقت جائز کہتا ہی کہ ذوالحال مبتدا ہو اور خبر پر کہ ظرف ہی مقدم ہو مثل زید قائمًا عندک اور اگر عامل اور مبتدا دونون پر مقدم کرین تو نا جائز ہی اسی طرح ذوالحال مجرور پر بھی حال مقدم نہین ہوتا مجرور باضافت پر بالاتفاق تو مثل جاءتنی ضاربۃ زید مجردًا عن الثیاب مین جاءتنی مجردًا عن الثیاب ضاربۃ زید درست نہین اور مجرور بحرف پر سیبویہ اور اکثر بصریہ کے

نزدیک جمہور نحاۃ کے نزدیک حال کا مشتق ہونا شرط ہی اور مثل ھذا بسرًا
اطیب منہ رطبًا کو بمعنی مبسرًا و مرطبًا اور مثل کر زیدٌ اسدًا
کو بمعنی کر زید شجاعًا اور مثل بدت الجاریۃ قمرًا کو بمعنی مضیئۃ
کے کہتے ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ جو اسم ہیأت پر دلالت کرے اوسکا حال واقع
ہونا صحیح ہی مشتق ہو یا جامد اور تاویل کرنا فضول —
کبھی حال جملہ بھی ہوتا ہی بشرطیکہ خبریہ ہو اور چونکہ جملہ کلام مستقل ہی اور ذوالحال
کے ساتھ اوسے ربط نہین اسلیے جملے مین کوئی رابط چاہیے کہ ضمیر اور واو
اور اس واو کو واو حالیہ کہتے ہین پھر اگر جملہ حالیہ جملہ اسمیہ ہی مثبت ہو خواہ منفی
کبھی واو اور ضمیر دونون رابط آتے ہین مثل جاء زیدٌ وھو راکبٌ
اور کبھی فقط واو مثل رکب الامیر وما زید بحاضر ———
اور کبھی فقط ضمیر مثل کلمتہ فوہ الی فیّ مگر واو کا ترک کرنا نادر زمخشری
قلیل ابن حاجب ضعیف کہتا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ دونون جائز اور فصیح ہین
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِہۡبِطُوۡا بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ و قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَاللّٰہُ یَحۡکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکۡمِہٖ اور اگر جملہ فعلیہ فعل مضارع مثبت سے
مرکب ہو تو صرف ضمیر کے ساتھ آتا ہی مثل جاءنی زید یسرع اور اگر
مضارع منفی یا ماضی مثبت یا منفی سے مرکب ہو تو واو اور ضمیر دونون
اور فقط واو اور فقط ضمیر سے تینون طرح آتا ہی مثل جاءنی زیدٌ و

مایتکلم غلامہ یا وقد خرج غلامہ یا وماخرج غلامہ ومثل
جاءنی زیدٌ ومایتکلم عمرٌو وجاء عمرو وقد خرج زید یا وماخرج زیدٌ
ومثل جاءنی زید مایتکلم غلامہ یاقدخرج غلامہ یا ماخرج غلامٗ
لیکن ماضی مثبت کے اول مین لفظ قد لاتے ہین ظاہر ہو جیسا گذرا یا
مقدر مثل قوله تعالی جاءوکم حصرت صدورہم ای قد حصرت صدورہم
حال کی دو قسمین ہین ایک منتقلہ کہ ذوالحال سے جدا ہوسکے مثل جاء
زیدٌ راکبًا دوسری مؤکدہ کہ ذوالحال سے علٰحدہ نہین ہوتا اور وہ کبھی
عامل کی تاکید کرتا ہی مثل وَیومَ اُبعثُ حیًّاؕ —
اور کبھی ذوالحال کی مثل جاء نی القوم طرًّا —
اور کبھی مضمون جملہ کی مثل زیدٌ ابوک عطوفًا —
اور کبھی عامل حال کو حذف کر دیتے ہین اگر قرینہ ہو جائے جیسا سفر کرنیوالے
سے کہین راشدًا مهدیًّا یعنی سِر راشدا مهدیًّا یا مقالیہ جیسا کیف
جئت کے جواب مین راکبًا یعنی جئتُ راکبًا یہ حذف جائز ہی —
اور کبھی وجوبًا بھی حذف کر دیتے ہین سماعًا مثل طرًّا وقاطبۃً اور قیاسًا
اوس حال مین کہ مضمون جملہ کا مؤکد ہو مثل زیدٌ ابوک عطوفًا ای احقہ
اور کبھی قرینے کے وقت حال کو بھی حذف کر دیتے ہین اگر مانع نہو جیسے
بلی جاء اوس شخص کے جواب مین جو کہے الم یجیٔ زیدٌ راکبًا یعنی

بلی جاءلکبا اور مانع حذف تین چیزین ہین ایک حال کا نائب خبر ہونا مثل ضربی زیداً قائماً دوسری حال کا جواب سوال مین واقع ہونا جیسے کیف جئت کے جواب مین راکبا تیسری حال کا منہی عنہ ہونا مثل قولہ تعالی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری —

کبھی ایک ذوالحال سے کئی حال آتے ہین اس صورت مین جو ایک سے زیادہ ہو اوسے حال مترادف کہتے ہین اور کبھی اوس ضمیر سے جو حال مین ہو دوسرا حال واقع ہوتا ہی اوسکو حال متداخل کہتے ہین مثل ضربت زیداً مشدوداً قائماً اگر قائماً کو زیداً سے حال کہین تو مترادف ہی اور اگر مشدوداً کی ضمیر سے تو متداخل —

## دوسرا عامل لفظی قیاسی اسم فاعل ہی —

اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو مصدر سے بوہنایا گیا ہو اوس ذات کے لیے جسکے ساتھہ وہ مصدر قائم ہو بطور حدوث کے اور وہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہی یعنی اگر اوسکا فعل لازم ہی تو فاعل کو رفع کریگا اور سوای مفعول بہ کے اور مفاعیل کو نصب اور اگر متعدی ہی تو مفعول بہ کو بھی چاہیگا اور اوسے نصب کریگا مفعول بہ ایک ہو یا دو یا تین مثل زیدٌ ضاربٌ عمراً ومعطٍ عمراً درہماً ومعلمٌ بکراً عمراً فاضلاً —

اسم فاعل کے عمل کرنے مین تین شرطین ہین اسم فاعل مفرد ہو یا تثنیہ

یا جمع آئیگا ایک یہ کہ حال یا استقبال کا زمانہ اوسمین ہو دوسری یہ کہ
مکبر ہو مصغر نہو اسلیے ھذا ضویرب زیداً درست نہین تیسری
یہ کہ چھہ چیزون مین سے کسی پر اعتماد کیا ہو یعنی اوسکے پہلے اونمین سے
کوئی چیز واقع ہو کہ اوسکے ساتھہ اسم فاعل کچھہ ربط رکھتا ہو اور وہ مبتدا ہی
مثل زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمراً اور موصوف مثل جاءنی رجلٌ ضاربٌ
ابوہ عمراً اور موصول مثل جاءنی الضارب ابوہ عمراً اور
ذوالحال مثل جاء زیدٌ راکباً فرسہ اور ہمزۂ استفہام مثل اقائمٌ
الزیدان اور ما نافیہ مثل ما قائمٌ الزیدان اور نفی موؤل اسی مین
داخل ہی مثل غیر مضیعٍ نفسہ عاقلٌ اور جو اسم فاعل ذی خبر کی خبر
واقع ہو باعتبار اصل کے وہ بھی مبتدا پر معتمد ہی مثل کان زیدٌ ضارباً
عمراً و انّ زیداً ضاربٌ عمراً اسی طرح باب ظننت کا دوسرا
مفعول اور باب اعلمت کا تیسرا مفعول مثل ظننت زیداً ضارباً
عمراً و اعلمت زیداً بشراً ضارباً عمراً بخلاف اوسکے کہ اسم
فاعل بمعنی ماضی ہو کہ اس صورت مین اسم مابعد کی طرف مضاف کرنا واجب
ہی اور یہ اضافت اضافت معنوی ہی جیسا عنقریب آئیگا لیکن جب
اسم فاعل پر الف لام موصول داخل ہو تو حال و استقبال کا زمانہ
اوسمین ہونا شرط نہین بلکہ تینون زمانون کے ساتھہ عمل کرتا ہی مثل مررت

۵ ذی خبر وہ عامل جو اسم و خبر کو چاہتا ہو جیسے افعال ناقصہ و حروف مشبہ بالفعل و ما و لا المشبہتان بلیس ۱۲ منہ مدظلہ العالی

بالضارب ابوہ زیدًا امس یا غدًا یا الآن بصریون کے نزدیک
اسم فاعل موصوف مابعد صفت مین عمل نہین کرتا اسیلیے ھذا ضارب
عاقل زیدًا درست نہین اور ھذا ضاربٌ زیدًا عاقلٌ باتفاق درست ہے
جو اسم فاعل مبالغے کے لیے ہو اوسکا عمل شروط مذکورہ کے ساتھ مثل
اسم فاعل کے ہو مثل زیدٌ ضرّاب ابوہ عمرًا الآن یا غدًا اسم فاعل معرف
باللام سے تثنیہ اور جمع کا نون تخفیفًا گرا دینا باوجود اوسکے عمل کے درست
ہی مثل الزیدان الضاربا عمرًا اور اسم فاعل لازم جوازًا اپنے
فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہی مثل ھند جائلۃ الوشاح بخلاف متعدی
کے مفعول کی طرف اوسکا مضاف کرنا جائز ہی نہ فاعل کی طرف مثل ماضاربُ
زیدٍ عمرٌو اور زیدٌ ضارب ابوہ عمرًا مین زیدضارب ابیہ عمرًا ناجائز ہی
تیسرا اسم مفعول اور وہ اوس اسم مشتق کو کہتے ہین جو دلالت کرے
اوس چیز پر جسپر فعل واقع ہو اور وہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہی مثل مررت
برجل مضروب ابوہٗ اسکے عمل کرنے مین بھی وہی شرطین ہین جو اسم فاعل
مین تھین اور جب معرف باللام ہوتا ہی تو مثل اسم فاعل کے اسمین بھی معنی حال
واستقبال کی شرط نہین رہتی مثل زیدٌ معطیٰ غلامہ درھمًا الآن یا
غدًا او المعطیٰ غلامہ درھمًا امس یا الآن یا غدًا زیدٌ لیکن یہ
اپنے مرفوع کی طرف کبھی مضاف ہوتا ہی ابن مالک کے نزدیک مثل

نہایہ مضمر و ب الظاہر بخلاف اور نحویون کے کہ اسم فاعل متعدی کی طرح
اسکی اضافت بھی مرفوع کی طرف کسیکے نزدیک جائز نہین اور مبالغے کا
وزن عمل مین مثل وزن غیر مبالغے کے ہی لیکن جو الفاظ بمعنی اسم مفعول ہین مثل
ذِبحٌ و لفظٌ و لعنۃٌ و جریحٌ وغیرہ کے عمل نہین کرتے اسیلیے رجلٌ مذبوحٌ
کبشہ درست ہی نہ رجلٌ ذبحٌ کبشہ اور رجل مصروعٌ غلامہ کہتے ہین نہ رجلٌ صرعٌ غلامہ
**چوتھا صفت مشبہہ** اور وہ اسم مشتق ہی مصدر سے اوس ذات کے لیے
بنایا گیا ہی جسکے ساتھ فعل بطور استمرار کے قائم ہے نہ بطور حدوث کے وہ بھی فعل لازم کا
عمل کرتا ہی اگر چیزہای مذکورہ سے کسی چیز پر سوای الف لام موصول کے معتمد ہو
صفت مشبہہ دو طرح پر ہی معرف باللام یا غیر معرف باللام اور ہر صورت مین
اوسکا معمول مضاف ہی یا معرف باللام یا نہ مضاف نہ معرف باللام یہ سب
چھہ صورتین ہوئین مثل الحسن وجہہ وحسن وجہہ والحسن الوجہ
وحسن الوجہ والحسن وجہ وحسن وجہ اور ہر ایک قسم مین معمول
مرفوع ہی یا منصوب یا مجرور تو چھہ صورتون کو تین مین ضرب دینے سے
اٹھارہ صورتین ہوئین معمول کا رفع باعتبار فاعل ہونے کے ہی اور نصب
باعتبار تمیز کے اگر نکرہ ہی ورنہ مفعول کی مشابہت سے اور جر باعتبار اضافت کے
انمین سے دو صورتین ناجائز ہین **ایک** الحسنُ وجہہ یعنی صفت مشبہہ
معرف باللام مضاف طرف معمول مضاف کے **دوسری** الحسن وجہہ

صفت مشبہہ معرف باللام مضاف اور مضاف الیہ غیر مضاف اور غیر معرف باللام
اور ایک قسم مختلف فیہ ہی یعنی حسن وجھہ صفت مشبہہ غیر معرف باللام
مضاف طرف معمول مضاف کے کہ بصریہ جائز نہین رکھتے اور نحاۃ
کوفہ بلا قبح جائز کہتے ہین باقی پندرہ قسمین تین طرح پر ہین اول احسن جسمین
ایک ضمیر بقدر کفایت کے ہو خواہ فقط صفت مین ہو اور وہ سات ہین
حسن الوجہ ایک بنصب معمول دوسری بجر تیسری حسن وجھاً
بنصب معمول چوتھی بجر پانچوین الحسن الوجہ بنصب چھٹی بجر ساتوین الحسن
وجھاً بنصب یا صرف معمول مین وہ دو ہین ایک حسن وجہہ برفع معمول دوسری
الحسن وجہہ برفع دوسری حسن جسمین دو ضمیرین ہون
کہ قدر حاجت سے زیادہ ہین ایک صفت مین دوسری معمول مین اور وہ
دو ہین حسن وجہہ اور الحسن وجہہ دونون بنصب معمول تیسری
قبیح جسمین کوئی رابطہ موصوف کے ساتھہ یعنی ضمیر نہو اور وہ چار ہین
حسنُ الوجہُ حسنٌ وجہٌ الحسنُ الوجہُ الحسن وجہٌ سب ہین معمول مرفوع۔
معمول مین ضمیر کا ہونا نہونا تو ظاہر ہی لیکن صفت مشبہہ مین ضمیر
ہونے نہونے کی شناخت کا یہ قاعدہ ہی کہ جب اوسکا معمول مرفوع ہوگا
تو صفت مین ضمیر نہوگی اور ایسی صفت باوجود تثنیہ و جمع ہونے فاعل کے
ہمیشہ مفرد رہیگی اور تانیث و تذکیر مین فاعل کی تابع ہوگی نہ موصوف کی

مثل زیدٌ حسن وجھہ وزیدان حسن وجھھما وزیدون حسن وجوھھم وھند حسن وجھھا اور جب صفت مشبہہ کا معمول منصوب یا مجرور ہوگا تو اوسمین ضمیر ہوگی راجع طرف موصوف صفت سے کے اور اس صورت مین صفت موافق موصوف سے کے تثنیہ و جمع مذکر و مونث آئیگی مثل زید حسن وجھاً وزیدان حسنان وجھاً وزیدون حسنون وجھاً وھند حسنۃ وجھاً وھندان حسنتان وجھاً وھندات حسنات وجھاً ۔

فائدہ جو اسم فاعل فعل لازم سے مشتق ہو مثل قائمٌ اور جو مفعول فعل متعدی بیک مفعول سے نکلا ہو مثل مضروبٌ اوسمین بھی صفت مشبہہ کی طرح یہ اٹھارہ قسمین ہین کہ منجملہ اونکے دو ممتنع ایک مختلف فیہ نو احسن دو حسن چار قبیح ہین ۔ چونکہ اسم تفضیل بھی بعض معمولات مین مثل فعل کے عمل کرتا ہی اسلیے اوسکا بیان بھی مناسب معلوم ہوا ۔

اسم تفضیل اسم مشتق ہی بنایا گیا اوس ذات کے لیے جو کسی اور کی نسبت زیادتی ماخذ کے ساتھ موصوف ہو اور اوسکا استعمال اضافت یا من یا لام کے ساتھ ہوتا ہی مثل زید افضل عمرو یا من عمرو یا زیدٌ الافضل جب مفضل علیہ معلوم و معین ہو تو بدون اسکے بھی استعمال درست ہی مثل اللہ اکبر ای اکبر کل شئ یا من کل شئ لیکن وہ جہین کبھی جمع نہین ہوتین مثل زیدٌ الافضل من عمرو و اسم تفضیل مضاف دو معنی مین مستعمل ہوتا ہی

**ایک** یہ کہ اسم تفضیل کے موصوف کی زیادتی مضاف الیہ پر مقصود ہو اور
یہ استعمال اکثر ہے اور اس صورت مین واجب ہے کہ وہ موصوف مضاف الیہ کے
معنی مین داخل اور ارادے مین خارج ہو مثل زید اشرف النّاس کہ زید بھی ایک
آدمی ہے **دوسرے** یہ کہ وہ زیادتی بغیر خصوصیت مضاف الیہ کے
علی الاطلاق مقصود ہو اور اس صورت مین موصوف اسم تفضیل کا مضاف الیہ
مین داخل ہونا بھی درست ہے مثل نبیّنا افضل قریش ای افضل النّاس
من بین قریش اور خارج ہونا بھی مثل یوسف احسن اخوته ای
احسن النّاس من بین اخوته —

اسم تفضیل مضاف بمعنی اول کا مفرد مذکر آنا جائز ہے اگرچہ اوسکا موصوف
مؤنث یا تثنیہ یا جمع ہو مثل زید افضل النّاس والزیدان افضل
النّاس والزیدون افضل النّاس وھند افضل النّساء الخ —
اور موصوف کے مطابق بھی مثل الزیدان افضلا النّاس والزیدون افضلوا
النّاس وھند فضلی النّساء وھندان فضلیا النّساء وھندات فضلیات النّساء
اور مضاف بمعنی دوم اور معرف باللام ہمیشہ موصوف کے مطابق آتا ہے
مثل الزیدان افضلا بنی تمیم والزیدون افضلوا بنی تمیم وزینب
فضلی بنی تمیم والزیدان الافضلان والزیدون الافضلون
وھند الفضلی والھندان الفضلیان والھندات الفضلیات

اور مستعمل ہین ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہی موصوف مذکر ہو خواہ مونث ـــــ

اسم تفضیل سوای ضمیر متصل فاعل اور ظرف اور حال و تمیز کے اور کسی مین عمل نہین کرتا مثل زید افضل القوم وہ یا خطب منک یوم الجمعة (ضمیر مستتر فاعل ۱۲) (مثال ظرف ۱۲) وھو افضل منک خطیبا و انا اکثر منک مالا ـــــ (مثال حال ۱۲) (تمیز ۱۲)

اور کبھی فاعل مظہر مین عمل کرتا ہی بشرطیکہ اسم تفضیل منفی ہو اور لفظا ایک چیز کی صفت یعنی نعت یا خبر یا حال اوسی سے واقع ہو اور معنی دوسری چیز کی صفت ہو کہ شی اول مین اور غیر مین مشترک ہی اور یہ دوسری چیز باعتبار تعلق شی اول کے مفضل اور باعتبار تعلق غیر کے مفضل علیہ ہو مثل ما رأیت رجلا احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید ـــــ

احسن اسم تفضیل باعتبار لفظ کے رجل کی صفت ہی اور باعتبار معنی کے کحل کی صفت ہی اور کحل رجل اور غیر رجل مین مشترک ہی اور باعتبار چشم رجل کے مفضل ہی اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ـــــ

**پانچوان مصدر ہی** اور مصدر وہ اسم ہی کہ اوس سے فعل نکلتا ہو اور دلالت کرتا ہو معنی حدثی پر جو غیر کے ساتھ قائم ہون اوس غیر سے پیدا ہوتے ہون مثل ضرب و مشی کے یا نہ پیدا ہوتے ہون مثل طول و قصر کے مصدر بھی اپنے فعل کا عمل کرتا ہی ماضی کے معنی مین ہو یا غیر ماضی کے مگر شرطیہ ہی کہ مفعول مطلق اور معرف باللام اور مصغر نہو مثل اعجبنی ضرب

زید عمراً امس یا غداً یا الآن۔

جب مصدر کا معمول مصدر سے پہلے آتا ہی تو اوسمین عمل نہین کرتا مگر ظرف مین
مثل فلما بلغ معہ السعی اور ضمیر مستتر مین بھی اوسکا عمل نہین ہوتا اور اوسکا
فاعل واجب الذکر بھی نہین ہی ــــ

اور کبھی مصدر کو اوسکے کسی ایک معمول کی طرف مضاف کرکے باقی معمولات
کو ویسا ہی رہنے دیتے ہین فاعل کی طرف مثل اعجبنی ضرب زید عمراً
مفعول بہ کی طرف مثل اعجبنی ضرب اللص الجلاد یا مفعول فیہ کی طرف
مثل اعجبنی ضرب یوم الجمعۃ زیدٌ یا مفعول لہ کی طرف مثل
اعجبنی ضرب التادیب بشرًا خالدًا ــــ

اور جب مصدر مفعول مطلق ہو تو اوسکے فعل کو عمل دیتے ہین مذکور ہو مثل
ضربت ضربًا زیدًا یا محذوف غیر لازم مثل ضربًا زیدًا اور محذوف
لازم مثل سقیًا لہ ورعیًا لہ مین دو وجہین ہین عمل فعل اصالۃً اور عمل مصدر
نیابۃً اور معرف باللام عمل نہین کرتا مگر مفعول ہین بواسطہ حرف جر کے مثلاً
لا یحب اللہ الجہر بالسوء ــ

**چھٹا مضاف** اور وہ اوس اسم کو کہتے ہین جسکی نسبت دوسرے
اسم کی طرف کیجاے اس طرح پر کہ اوسکے سبب سے اسم اول جار اور
دوسرا مجرور اور پہلا مقید دوسرا قید ہو جاے اور اس نسبت تقییدی کو

اضافت اور دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہتے ہین۔ اضافت مین شرط ہی کہ مضاف تنوین اور نون تثنیہ اور جمع سے جو اسم کی تمامی پر دال ہین اضافت کے اعتبار سے خالی ہوتا کہ مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل کرے مثل جاءنی غلام زید وغلاما زید ومسلمو مصر۔

اضافت کی دو قسمین ہین معنوی اور لفظی **معنوی** وہ اضافت ہی جس سے معنی مضاف کو تعریف یا تخصیص کا فائدہ حاصل ہو اور اوسکی علامت یہ ہی کہ مضاف صفت یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول نہو یا صفت ہو تو اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف نہو مثل غلام زید ومصارع البلد۔ اور اضافت معنوی تین طرح پر آتی ہی۔ بمعنی لام ومن وفی اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت بمعنی فی ہی مثل صلوٰۃ اللیل ای صلوٰۃ فی اللیل وماء الاناء ای ماء فی الاناء اور اگر مضاف کی جنس سے اور مضاف کی اصل ہو تو بمعنی من مثل خاتم فضۃ یعنی خاتم من فضۃ ورنہ بمعنی لام مثل غلام زید ای غلام لزید وا ناء الماء وفضۃ الخاتم ای اناءٌ للماء وفضۃ للخاتم۔

اضافت بمعنی لام مین ضرور نہین کہ لام کی تصریح بھی ہر جگہ صحیح ہو بلکہ صرف اختصاص کا فائدہ جو مدلول لام ہی کافی ہی جیسا یوم الاحد وعلم الفقہ

وشجر الاراک کی اضافت بمعنی لام ہی اور اظہار لام درست نہین ـــــ

اضافت معنوی سے مضاف معرفہ ہوجاتا ہی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو ورنہ

خاص یعنی قلیل الشرکا مثل غلام زید غلام معین کے لیے اور غلام رجل

خاص مرد کا غلام کہ عورت کا غلام او سمین داخل نرہا ـ لفظ مثل و نحو

و غیر و شبہ و ند اور اسکے مثل اگرچہ معرفے کی طرف مضاف ہون لیکن

کمال ابہام کی جہت سے معرفہ نہین ہوتے اسی سبب سے جاءنی رجل مثلک صحیح ہی او جاءنی

زید مثلک ناجائز لیکن جب کہ مضاف الیہ کا مثل مماثلت وصف خاص

مین معروف و مشہور ہو یا مضاف الیہ کی ایک ضد ہو اور غیریت کے ساتھ

مشہور ہو تو معرفہ ہوجائیگی مثل زلان مثل حاتم و علیک بالحرکۃ غیر السکون

اضافت معنوی مین مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہی یعنی اگر معرف

باللام ہوگا تو حرف تعریف کو گرا دینگے اور اگر علم ہوگا تو نکرہ کر لینگے اس طرح

کہ اوس علم سے مسمی اوس علم کا یا اوسکا کوئی صفت مشہور مراد لین مثل سعید

مصر اور قول عرب الثلثة الاثواب والخمسۃ الدراہم والمائۃ الدینار ضعیف ہی

**لفظی** وہ اضافت ہی کہ صرف تخفیف کا فائدہ دے نہ تعریف تخصیص کا

اور اوسکی علامت یہ ہی کہ مضاف صفت ہو اور مضاف الیہ اس اضافت سے

پہلے مضاف کا فاعل یا مفعول ہو مثل مررت برجل ضارب زید

الآن وغدًا و مررت برجل حسن الوجہ و زید معمور الدار

اسلیے یہ اضافت حکم انفصال مین ہی یعنی اگرچہ مضاف الیہ لفظ مین مجرور ہی
لیکن معنون مین مرفوع ہی یا منصوب اسلیے کہ صفت کا فاعل ہی یا مفعول اور
اسی سبب سے کہ مضاف و مضاف الیہ مین سوا ے نسبت اضافت کے
اور علاقہ عاملیت اور معمولیت کا بھی ہی معنون مین کچھ اس سے فائدہ نہین ہوتا
بلکہ فقط لفظ مین تخفیف ہوتی ہی — اور تخفیف کئی طرح پر ہوتی ہی ایک
لفظ مضاف مین بحذف تنوین حقیقۃً مثل ضارب زید اور حکماً مثل حواج
بیت اللہ یا بحذف نون تثنیہ و جمع جیسا گذرا دوسری لفظ مضاف الیہ
مین یعنی ضمیر کو مضاف الیہ سے حذف کرکے مضاف مین مستتر کرنا مثل القائم
الغلام اصلہ القائم غلامہ تیسری مضاف و مضاف الیہ دونون
مین مثل زید قائم الغلام اصلہ قائم غلامہ چونکہ اضافت لفظی سے
تخفیف لفظ کے سوا فائدہ تعریف یا تخصیص کا نہین ہوتا اسلیے مررت
برجل حسن الوجہ بتوصیف جائز ہی نہ مررت بزید حسن الوجہ
کہ زید معرفہ ہی اور حسن الوجہ نکرہ اور اسی طرح الضاربا زید و الضاربوا
زید بتخفیف نون جائز ہی نہ الضارب زید کہ اوسمین تنوین الف و لام
کے سبب سے گر گئی ہی نہ اضافت سے لیکن مثل الضارب الرجل
بسبب مشابہت ترکیب الحسن الوجہ کے جائز ہی اگرچہ اسمین بھی
اضافت مفید تخفیف نہین بخلاف الضارب زید کہ اوسمین مضاف الیہ علم ہی

اضافت موصوف کی طرف صفت کے مثل مسجد الجامع وجانب الغربی
اور اضافت صفت کی طرف موصوف کے مثل جرد قطیفة واخلاق ثیاب
کوفیہ کے نزدیک جائز ہی اور اشعار عرب مین موجود بھی ہی اور اب بھی شعرای
عربی زبان بلا نکیر استعمال کرتے ہین لیکن نحاۃ بصرہ ناجائز سمجھتے مین اور
ایسی ترکیبون کی تاویل کرتے ہین دو مترادف لفظین ایک دوسرے سے
کی طرف مضاف نہین ہوتین مثل لیث و اسد یا حبس و منع نہ وہ دو لفظین
جو ذات واحد پر صادق آئین مثل انسان و ناطق ضمایر اور اسماء موصولات
و اشارات کسی طرف مضاف نہین ہوتے —

جب اسم صحیح یا قائم مقام صحیح کو یای متکلم کی طرف مضاف کرتے ہین تو آخر
مضاف مکسور اور یای متکلم مفتوح یا ساکن آتی ہی مثل هذا غلامِي و دلوِي و ظبيِي
اور اگر آخر اسم مین الف ہوگا تو بحال رہیگا مثل عصايَ و رحايَ و غلامايَ
یہ لغت افصح ہی اور ہذیل غیر الف تثنیہ مین یے سے بدل کر یای متکلم مین
ادغام کرتے ہین مثل عصيَّ و رحيَّ —

اور اگر آخر اسم مین یے ہوگی تو یے مین مدغم ہو جائیگی —

اور اگر واو ہوگا تو بقاعدہ مرميّ واو کو یے کرکے یے مین ادغام
کردینگے مثل مررت بمسلميَّ وجاء ني مسلميَّ اصلہ مسلموي اور ان
سب صورتون مین یای متکلم بسبب التقای ساکنین کے مفتوح رہیگی —

اسماء ستہ سے آب اخ حم ھن اور فو کو اسی طرح مضاف کرتے ہین اور حروف محذوف پھیر نہین لاتے مثل ابي واخي وحمي وهني وفي مگر مبرد نصرف اب واخ مین ابي واخي بردمحذوف کہتا ہی اور فو مین في بکسر فا و تشدید یا لفظ ذو ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہی اور قولہم اللّٰہم صل علی محمد و ذویہ وقولہ شعر انما یعرف ذا الفضل من الناس ذووہ + شاذ ہی اضافت کے احکام و مسائل مولف نے رسالہ کشف الاضافہ مین بہت تفصیل واستیعاب کے ساتھ لکھے ہین یہان برعایت حال کتاب کے اسیقدر پر اکتفا کیا گیا ــــ

**ساتوان اسم تام** اور وہ وہ اسم ہی کہ بسبب تام ہونے کے اضافت سے مستغنی اور بسبب ابہام کے تمیز کا مقتضی ہو اسم تام اوس تمیز کو نصب کرتا ہی اور تمامی اسم کی چار چیزون سے ہوتی ہی **ایک** تنوین مثل ما فی السماء قدر راحة سحابا **دوسری** نون تثنیہ مثل عندي منوان سمنا **تیسری** نون جمع مثل عندي عشرون درهما **چوتھی** اضافت مثل لي ملؤه عسلا اور تمیز کا حال پہلے فصل مرقوم ہو چکا

## تیسری فصل عوامل سماعی کے بیان مین

عامل سماعی اوسے کہتے ہین جسکا عمل سماعت سے متعلق ہو قیاس کو اوس مین دخل نہو اور وہ تین قسم ہین + حروف و اسماء و افعال ہی کہ مجموع انکا نوے عامل ہین

**قسم اول حروف عاملہ** اونکی بھی دو قسمین ہین+عامل اسما+اور عامل افعال+عامل اسما بھی دو قسم ہین **ایک** وہ کہ مفرد پر داخل ہوتے اور اسمین عمل کرتے ہین **دوسری** وہ کہ جملے پر داخل ہوکر اوسکے دونون جزون مین عمل کرتے ہین پہلے کی دو قسمین ہین۔ جار+ اور ناصب

**جار** وہ حروف ہین کہ فعل یا معنی فعل کو اسم تک پونہچانے کے لیے بنائے گئے ہین اسم حقیقۃً ہو مثل مررت بزید یا حکماً مثل ضاقت علیہم الارض بما رحبت ای برحبہا۔

**حروف جارہ** سترہ ہین **شعر** باو تاو کاف ولام وواو ومنذ ومذ خلا ربّ حاشا من عدا في عن علی حتی الی + **بای موحدہ** کئی معنی کے واسطے ہی اور خود ہمیشہ مکسور رہتی ہی الصاق یعنی کسی چیز کو اپنے مدخول سے ساتھ ملانے کا فائدہ دیتی ہی ملنا حقیقۃً ہو مثل بہ داءٌ یا مجازاً مثل مررت بزیدٍ ای التصق مروري بمکان یقرب من زید اور متعدی کرنا مثل ذہب زید وذہبت بزیدٍ ای اذہبتہ اور استعانت مثل کتبت بالقلم ونجرت بالقدوم اور سببیت مثل مات زید بالجوع و انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل اور مصاحبت اور معیت مثل اشتریت الفرس بسرجہ وقد دخلوا بالکفر اور ظرفیت مثل لقد نصرکم اللہ ببدرٍ ای في بدر اور مقابلہ مثل اشتریت الفرس بالف درہم

وقوله تعالى ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون اور استعلا مثل مصرع

اشرب ببول الثعلبان برأسه ای علی راسه اور تبعیض مثل عینًا

يشرب بها عباد الله ای بعضها اور قسم اوسے اوسمین اصل ہی مثل

بالله لا فعلن كذا اور بك لا فعلن كذا اور زائد یعنی اوسکے گرادینے سے

معنی مین کچھ خلل نهین آتا مثل كفى بالله شهيدا ای كفى الله شهيدا اسو

بحسبك درهم ای حسبك درهم اور تا قسم کے واسطے ہی اور خاص

لفظ الله کے ساتھ ہی مثل تالله لا فعلن كذا انه تا الرحمن اور ترب الكعبة

شاذ ہی کاف اور اوسکی حرکت فتحہ ہی اور اسم ظاہر اور ضمیر منفصل پر آتا ہی

مثل انا كانت یا کھو کاف کی دو قسمین ہین حرفی اور اسمی حرفی کے چار

معنی ہین تشبیہ مثل زید کالاسد اور تعلیل مثل واذكروه كما هداكم

ای لاجل هدایته ایاکم اور استعلا مثل کخیر ای علی خیر

(کیف اصبحت) کے جواب مین اور زائدہ مثل ليس كمثله شيء

دوسری اسمیہ بمعنی مثل کے کہ مجرور کی طرف مضاف ہوتا ہی مثل ع

يضحكن عن كالبرد المنهم ای مثل البرد لام اور اوسکی حرکت کسرہ ہی لیکن

مضمرات کے ساتھ غیر یای متکلم مین اور مستغاث پر مفتوح آتا ہی اوسکے

کئی معنی ہین اختصاص مثل المال لزید والحصير للمسجد اور تمليك مثل

وهبت لزيد دينارا اور تعليل مثل جئتك لاكرامك اور بمعنی علی

مثل تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ای صرعه علی الجبین اور بمعنی الی مثل کُلٌّ یَّجْرِیْ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ای الی اجل اور بمعنی فی مثل یَالَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ای

فی حیاتی اور بمعنی بعد مثل صوموا الرؤیته وافطروا الرؤیته ای بعد

رؤیته اور بمعنی عند مثل کتبته لخمس خلون ای عند خمس اور قسم

مع تعجب کہ اسم اللہ کے ساتھ خاص ہی مثل للہ لا یؤخر الاجل اور محض

تعجب کہ ندا مین آتا ہی مثل یا للماء اور زائدہ مثل رَدِفَ لَکُمْ ای ردفکم

واو قسم کے لیے آتا ہی اور اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہی مثل واللہ

لاضربن زیدًا اور جب دو واو قسم کے جمع ہوتے ہین تو دوسرا

عطف کے لیے ہوتا ہی ورنہ ہر ایک جواب کا محتاج ہوگا مثل وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

فائدہ قسم مصدر ہی لیکن اوسکا فعل اپنے معنی مین مستعمل نہین بلکہ اقسمت

باب افعال کا فعل مستعمل ہوتا ہی۔

اور قسم کا جواب ہمیشہ جملہ ہوتا ہی کبھی اسمیہ کبھی فعلیہ اسمیہ اگر مثبت ہو تو اوسکے

اول مین انّ یا لام ابتدا آتا ہی مثل واللہ ان زیدًا قائم وواللہ لزیدٌ

قائم اور اگر منفی ہو تو ما یا لا یا اِن مثل واللہ ما زیدٌ قائمًا وواللہ

لا زیدٌ فی الدار ولا عمرو وواللہ اِن زیدٌ قائم۔

اور فعلیہ مثبت کے اول مین لقد یا فقط لام آتا ہی مثل واللہ لقد

قام زید وواللہ لافعلن کذا۔

اور منفی اگر فعل ماضی ہو تو اوسپر ما آتا ہی مثل واللہ ما قام زیدٌ و اگر مضارع ہو

تو ما یا لا یا لن مثل واللہ ما افعل ولا افعل ولن افعل کذا

اور کبھی جواب قسم کو حذف کرتے ہین اگر قبل قسم کے کوئی جملہ مثل جملہ جواب کے

ہو یا قسم ایسے جملے کے درمیان مین واقع ہو مثل زیدٌ عالمٌ واللہ اور زیدٌ

واللہ قائمٌ ای واللہ انّ زیداً عالمٌ

**مذ** اور **منذ** زمان ماضی مین ابتدای مسافت کے لیے ہین جیسے کہ ۔۔۔

ما رأیتہ منذ یا مذ یوم الخمیس اور زمان حاضر مین ظرفیت کے لیے مثل

ما رأیتہ مذ یومنا یا منذ یومنا منذ عامنا اور زمان معدود

مین تمام مدت کے لیے مثل ما رأیتہ مذ یومین یا منذ ثلثۃ

ایام یعنی دو دن سے اوسے نہین دیکھا یا تین دن سے ۔۔

**خلا عدا حاشا** استثنا کے لیے ہین اور مستثنیٰ کو جر

کرتے ہین مثل جاء نی القوم خلا زید وعدا زید وحاشا زید

اور کبھی نصب کرتے ہین اور اس صورت مین فعل متعدی ہین اور فاعل ضمیر مستتر ہو

اور جب خلا اور عدا لفظ ما کے بعد یا شروع کلام مین واقع ہون

تو انکا مابعد بسبب انکی فعلیت کے ہمیشہ منصوب ہی ہوتا ہی مثل جاء القوم

ما خلا زیداً و ما عدا زیداً اور مثل خلا البیت زیداً و عدا

القوم عمراً ۔۔

رُبَّ شروع کلام مین آتا ہی اور اوسکا مجرور اکثر نکرۂ موصوفہ اور متعلق
فعل ماضی ہوتا ہی مثل رُبَّ رجل کریم لقیتہ —
اور کبھی متعلق محذوف بھی آتا ہی مثل رُبَّ رجل کریم یعنی لقیتہ —
اور کبھی ضمیر مبہم پر آتا ہی کہ اوسکا ممیز نکرۂ منصوبہ ہوتا ہی اور یہ ضمیر ہمیشہ مفرد
مذکر آتی ہی اگرچہ ممیز تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہو مثل ربہ رجلاً و ربہ رجلین
و ربہ رجالاً و ربہ امرأۃ و امرأتین و نساءً —
اور اوسکے معنی تقلیل کے ہوتے ہین اور کبھی تکثیر کے اور کبھی اسکے
بعد مای کافہ آتا ہی اوسوقت جملے پر داخل ہوتا ہی مثل رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور کبھی مای زائدہ آتا ہی اور اوسوقت عمل کرتا ہی مثل ع رُبَّمَا ضربۃٍ بسیفٍ صقیلٍ
اور کبھی بعد واو کے مقدر عامل آتا ہی مثل و عالم یعمل بعلمہ ای و رُبَّ عالم —
مِن کے کئی معنی ہین ابتدای مسافت یعنی کسی چیز کی ابتدا دخول من سے
ابتدای مکان مثل سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ اور ابتدای
زمان مثل مُطِرْنا من الجمعۃ لیکن یہ کمتر ہی یہانتک کہ بصریون کے
نزدیک جائز نہین اور تبعیض مثل اخذت من الدراہم ای بعض الدراہم
اور تبیین مثل فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ای الرجس الذی ہو
الاوثان اور زائدہ مثل ما جاءنی من احدٍ و ہل جاءک من احد
فی ظرفیت کے لیے مکان مین مثل المال فی الکیس اور زمان مین

ع
[illegible]

مثل سَيَغْلِبُوْنَ فِي بِضْعِ سِنِيْنَ اور بمعنی علی کمتر مثل لَاُ صَلِّبَنَّكُمْ
فِي جُذُوْعِ النَّخْلِ ای علی جذوع النخل اور زائدہ مثل اِرْكَبُوْا فِيْهَا ای اِرْكَبُوْهَا
**عن** بُعد اور مجاوزت کے لیے آتا ہے مثل رمیت السہم عن القوس۔
**علی** استعلا کے لیے ہے حقیقۃً مثل زید علی السطح یا مجازاً مثل علیہ دین
اور کبھی بمعنی با اور فی کے آتا ہے مثل مررت علیہ ای بہ واذکر کان علی سفر ای فی سفر
کبھی عن اور علی اسم ہوتے ہیں جب اون پر حرف جار داخل ہو مثل من عن
یمینہ ای من جانب یمینہ ونزل من علی الفرس ای من فوق الفرس
**حتّٰی** انتہای مسافت کے لیے ہے زمان میں مثل نمت البارحۃ حتی الصباح
اور مکان میں مثل مررت البلد حتی السوق اور مصاحبت کے لیے
مثل قرأت وردي حتی الدعاء ای مع الدعاء اور یہ اسم ظاہر کے
ساتھ خاص ہے اسواسطے حتاہ کہنا درست نہیں۔ **الیٰ**
انتہاے غایت کے لیے ہے مکان میں مثل سرت من البصرۃ الی الکوفۃ
اور زمان میں مثل اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ مابعد الی کا اگر ماقبل کی جنس سے
ہو تو حکم ماقبل میں داخل ہوتا ہے مثل فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
اِلَى الْمَرَافِقِ ورنہ خارج مثل اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ اور یہ اوسوقت ہے
کہ کوئی قرینہ نہو نہیں تو قرینے کے موافق عمل کرین گے۔
اور کبھی بمعنی مع کے آتا ہے مثل لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ

ای مع اموالکم—

**ناصب** سات حرف ہین **واو** بمعنی مع مثل استوی الماء والخشبۃ

یعنی ناصب اسم ۱۲

اور یہ واو جب نصب کرتا ہی کہ بعد فعل یا معنی فعل کے واقع ہو اور پانچ حروف ندا

**ایا** اور **ہیا** ندائے بعید کے لیے **ای** اور **ہمزۂ مفتوحہ**

ندای قریب کے لیے **یا** قریب و بعید دونون کے لیے—

یہ حروف ندا اوسوقت منادی کو نصب کرتے ہین کہ مضاف یا مشابہ

مضاف یا نکرہ غیر معین ہو مثل یا عبد اللہ و یا طالعا جبلا اور

قول اعمی یا رجلا خذ بیدی زیادہ تفصیل بحث ندا مین گذر چکی

بیان استثنا

اور **الا** اور وہ استثنا کے لیے ہی اور استثنا کسی چیز کو بواسطہ

الا اور اخوات الا کے حکم ماقبل سے نکالنے کو کہتے ہین—

اخوات الا یہ بارہ ہین خلا عدا ماخلا ماعدا حاشا لیس

لا یکون غیر بید دون بسوی سواء—

اور جو اسم کہ بعد الا ہو اوسے مستثنی اور جس سے نکالا جاے اوسے

مستثنی منہ کہتے ہین—

اور **مستثنی** کی دو قسمین ہین متصل اور منقطع **متصل** وہ ہی کہ متعدد سے

نکالا گیا ہو یعنی مستثنی استثنا سے پہلے مستثنی منہ مین داخل تھا کہ اب

استثنا کے سبب سے نکال لیا گیا مثل ماجاءنی من احد الا زید

متعدد ملفوظ ہو جیسا گذرا یا مقدر جیسا ما جاءنی الا زید ۔
اور منقطع جو متعدد سے نہ نکالا گیا ہو یعنی پہلے سے مستثنیٰ منہ میں داخل نہو
مثل جاءنی القوم الا حمارا ب ۔
مستثنیٰ دو قسم ہے مفرغ جسکا مستثنیٰ منہ مذکور نہو اور غیر مفرغ جسکا
مستثنیٰ منہ مذکور ہو ۔ اسیطرح جس کلام مین استثنا ہو وہ بھی دو قسم ہے
موجب جسمین نفی نہی استفہام نہو اور غیر موجب برخلاف اسکے
اور تام اوس کلام کو کہتے ہین جسمین مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور ناقص
اوسکے خلاف ہر چند اس مقام مین صرف مستثنیٰ منصوب بہ الا کا ذکر
مقصود ہے لیکن بنظر تکمیل فوائد جملہ اقسام مستثنیٰ کا بیان کرنا مناسب معلوم
ہوا منصوب ہو یا غیر منصوب مستثنیٰ باعتبار استعمال کے تین قسم ہے ۔
پہلی قسم وہ کہ منصوب ہو اور اسمین کبھی نصب واجب ہوتا ہے جیسے
مستثنیٰ بہ الا استثنائی مین ہے جبکہ کلام موجب تام مین واقع ہو مثل فشربوا
منہ الا قلیلا ۔ بخلاف لا الہ الا اللہ اور ما جاءنی الا زید
وقری الا یوم کذا برفع مستثنیٰ کہ اون مین الا استثنائی نہین ۔
دوسری مین کلام موجب تیسری مین کلام تام نہین اور اوس
مستثنیٰ مین جو مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو کلام موجب ہو یا غیر موجب مثل جاءنی
الا زیدا القوم وما جاءنی الا زیدا القوم اور مستثنا سے منقطع

مین مثل ما فی الدار الا حمارًا اور مابعد خلا وعدا اور مابعد ماخلا
وماعدا اور مابعد لیس ولا یکون کے مثل جاءنی القوم خلا زیدًا الخ
خلا اگرچہ فعل لازم ہی لیکن یہان متضمن معنی جاوز کہتے ہین تاکہ اوسکے
مابعد کا مفعول ہونا صحیح ہو اور عدا خود بمعنی جاوز ہی اور جاءنی القوم
لیس زیدًا ولا یکون مین ضمیر مستتر بعض کی طرف راجع ہی کہ اصل مین
جاءنی القوم لیس بعضہم زیدًا ولا یکون بعضہم زیدًا تھا۔
اور کبھی نصب جائز اور مستثنیٰ منہ کا اعراب بطور بدلیت کے دینا مختار
ہوتا ہی اور یہ اوس جگہہ کہ مستثنیٰ الا استثنائیہ کے بعد کلام تام غیر موجب
مین واقع ہو مثل مافعلوہ الا قلیلٌ بالرفع والا قلیلًا وما مررت
باحد الا زیدٍ بالجر وزیدًا دوسری قسم وہ کہ مستثنیٰ کا اعراب
موافق عامل کے ہو اور یہ اوس جگہہ کہ مستثنیٰ کلام ناقص غیر موجب مین
واقع ہو مثل ماجاءنی الا زیدٌ وما رأیت الا زیدًا وما مررت الا
بزیدٍ اس استثنا کا صحیح ہونا فائدے پر موقوف ہی یعنی اگر مفید ہو
تو درست ہی اگرچہ کلام موجب مین واقع ہو مثل قرأت الا یوم کذا
یعنی جن دنون مین عادت تھی اون دنون مین پڑھا مگر فلانے دن یہ ممکن اور
درست ہی اور اگر مفید نہو تو ناجائز اگرچہ کلام غیر موجب مین ہو مثل مازال
زیدٌ الا عالمًا یعنی تمام صفتون کے ساتھ زید موصوف ہی مگر

صفت علم اور یہ صحیح نہین بلکہ محال ہی کہ صفات متضادہ ایک شخص مین
جمع نہین ہو سکتے لیکن اس جہت سے کہ کلام غیر موجب مین اکثر مفید
معنی ہوتا تھا اور موجب مین غیر مفید سے کہتے ہین کہ مستثناے مفرغ کلام غیر موجب
مین ہوتی ہے تیسری قسم وہ کہ مستثنی مجرور ہو وجوبا جہان کہ مستثنی لفظ غیر
یا دون یا سوی یا سواء کے بعد واقع ہو مثل جاء القوم غیر زید
ودون بکر وسواء خالد یا جوازا جب کہ مستثنی بعد حاشا کے واقع
ہو نصب بھی درست ہی مثل جاء القوم حاشا بکرٍ وحاشا بکراً
اسی طرح مابعد خلا وعدا بعض کے نزدیک لفظ غیر کا اعراب مثل
اعراب مستثنی بہ الا کے ہی موافق تفصیل مذکور سے اور لفظ غیر صفت
کے لیے موضوع ہی —

لیکن کبھی استثنا مین بھی مستعمل ہوتا ہی جیسے الّا استثنا کے لیے موضوع
ہی اور صفت مین بھی کبھی مستعمل ہوتا ہی مثل قولہ تعالی لَوْ کَانَ فِیْہِمَآ اٰلِہَۃٌ اِلَّا
اللّٰہُ لَفَسَدَتَا ای غیر اللہ اور اسی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ای غیر اللہ۔

**دوسرے حروف عامل جملہ** وہ آٹھ ہین کہ مبتدا اور خبر پر آتے ہین سو
اِنَّ با اَنَّ کاَنَّ لیت لکنَّ لعلَّ    ناصب اسمند و رافع در خبر ضد ما و لا
چھ حروف مشبہ بفعل کہ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہین منصوب
کو اونکا اسم اور مرفوع کو اونکی خبر کہتے ہین اِنَّ مکسور مشدد مضمون

جملہ کی تاکید کرتا ہے مثل اِنَّ زیداً قائمٌ یعنی حقیقت قیامہ

اَنَّ مفتوح مشدد یہ بھی تحقیق وتاکید کے لیے ہے مثل بلغنی انک قائمٌ

اِنَّ مکسورہ اور مفتوحہ مین یہ فرق ہے کہ مکسورہ سے جملے کے معنی نہین
بدلتے صرف معنی تاکید زیادہ ہوجاتے ہین اسی سبب سے اِنَّ مکسورہ
کے اسم پر باعتبار محل کے عطف برفع درست ہے یعنی معنی جملہ نہ بدلنے سے

گویا اِنَّ وہان مذکور ہی نہین ہوا مثل اِنَّ اللہ بریٌ من المشرکین و
رسولُہٗ اور لام مفتوح جو معنی جملہ کی تاکید کرتا ہے اِن مکسورہ مین آتا ہے
مثل اِنَّ زیداً لقائم

اور یہ لام اگر مفتوحہ پر آتا ہے تو اوسے بھی مکسور کردیتا ہے مثل واللہ یعلم
اِنک لرسولہٗ بخلاف اَنَّ مفتوحہ کے کہ جملے کو مفرد کے معنی مین کردیتا
ہے مثل بلغنی انک منطلق یعنی بلغنی انطلاقک

سات مقام مین اِنَّ مکسورہ آتا ہے ابتدا مثل اِنَّ زیداً قائمٌ
اور بعد الا اور جواب قسم مین اور بعد واو حال اور بعد حیث اور بعد
قول مثل قال زیدٌ اِنَّ عمراً قائمٌ اور بعد موصول

اور آٹھ جگہہ مفتوحہ محل فاعل ومحل مفعول ومحل مبتدا مثل عندی اَنک
قائمٌ ومحل مضاف الیہ اور بعد لولا اور لو شرطیہ اور ما توقیتیہ مثل
لا اکلمک ما اَنَّ فی السماء نجماً اور بعد اذا مفاجات

لکنّ استدراک کے لیے آتا ہی یعنی جو وہم کلام سابق سے پیدا ہوا اوسکے
دفع کرنے کو اسیلیے دو کلام متخالف کے درمیان مین آتا ہی مثل ما ھذا
ساکنا لکنہ متحرک وزید غائب لکنّ عمرًا حاضرٌ ـــ
اور کبھی لکن مخفف آتا ہی اور اسوقت عمل نہین کرتا **کانّ** تشبیہ کے لیے
آتا ہی یعنی اپنے اسم کو اپنی خبر کے مانند کرتا ہی مثل کانّ زیدًا اسدٌ
**لیت** تمنی کے لیے آتا ہی اور اسکا استعمال اکثر غیر ممکنات مین ہوتا ہی
مثل **مصرع** فیا لیت الشباب یعود یومًا + اور کبھی ممکن مین مثل
لیت زیدًا قائمٌ **لعلّ** ترجی یعنی امید کے محل مین آتا ہی اور ممکنات مین
مستعمل ہوتا ہی اور یہ نقل قول فرعون لعلّی ابلغ الاسباب اسباب السموٰت
جو خدای تعالی نے اپنے کلام پاک مین نقل فرمایا ہی ۱۲
باعتبار اوسکے جہل کے ہی اور **ما** و **لا** المشبہتان بلیس کہ مبتدا
کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہین مرفوع کو اونکا اسم اور منصوب کو اونکی خبر کہتے ہین
اور یہ لغت اہل حجاز کی ہی بنو تمیم اونھین عمل نہین دیتے اور اونکے مابعد کو
مرفوع بسبب مبتدا و خبر ہونے کے کہتے ہین **ما** معرفہ اور نکرہ دونون پر
آتا ہی اور **لا** فقط نکرے پر ـــ
اور جب حروف مذکور کی نفی بسبب الا کے ٹوٹ جاتی ہی تو دونون کا
عمل باطل ہو جاتا ہی مثل ما زید الا منطلق ولا رجل الا ذاھبٌ
اور اسی طرح جبکہ خبر اسم پر مقدم ہو مثل ما منطلق زید ولا ذاھبٌ رجل

اور جب اونکی خبر پر حروف اثبات یعنی بل اور لکن سے عطف کرین کے تو معطوف کا رفع واجب ہوگا مثل ما زید قائماً بل قاعد ولا رجل قائماً ولکن جالس

**لائے نفی جنس**

کبھی لا اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہی مثل اِنَّ کے بشرطیکہ وہ اسم لا سے متصل اور نکرے کی طرف مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو مثل لا غلامَ رجلٍ کائنٌ عندنا ولا خیراً من زید جالس عندنا اور اس لا کو لای نفی جنس کہتے ہین۔

اور اگر نکرہ مفرد ہو تو علامت نصب پر مبنی ہوگا مثل لا رجلَ فی الدار ولا رجالَ فیہا ولا مسلماتِ ولا مسلمینَ ولا مسلمِینَ عندہ۔

اور یہ بنا بسبب تضمن حرف جر کے ہی کہ اصل مین لا من رجل تھا اور اگر لا کے بعد نکرہ مفرد اور لا اور نکرے کے ساتھ مکرر ہو مثل لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اسمین پانچ وجہین درست ہین **ایک** دونون کا فتحہ **دوسری** فتحہ اول اور نصب ثانی **تیسری** فتحہ اول و رفع ثانی **چوتھی** دونون کا رفع **پانچوین** اول کا رفع دوسرے کا فتحہ۔

اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو یا لا اور اوسکے اسم کے درمیان مین فصل ہو تو اسم کا رفع اور لا کی تکرار دوسرے اسم کے ساتھ لازم ہوتی ہی اور لا لغو ہوتا ہی مثل لا زیدٌ فی الدار ولا عمرٌو۔

اور قول عرب قضیۃ ولا ابا حسن لہا متاول ہی یعنی مثل ابی حسن۔

**فائدہ** ابوالحسن جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

کنیت ہی چونکہ حضرت ممدوح کو فیصلۂ خصومات مین کمال ملکہ تھا اسلیے
جب کوئی قضیہ لاحل پیش آتا ہی تو عرب یہ مثل کہتے ہین —

کبھی قرینے کے وقت اسم لا کو حذف کر دیتے ہین مثل لا علیك ای لا باس علیك
اور کبھی اسم و خبر دونون کو مثل لا ۔ أعلی باس ۔ کے جواب مین ای لا
باس علیك —

اور جب ہمزۂ استفہام لا پر آتا ہی تو اوسکا عمل نہین بدلتا مثل الا رجل
فی الدار استفہام کے لیے اور کبھی عرض کے لیے آتا ہی مثل الا رجل
عندی فتصیب خیرًا —

اور کبھی تمنی کے لیے آتا ہی مثل مصرع ألا سبیل الی خمر فاشربہا
اسم مبنی لاے نفی جنس کی نعت اگر مفرد اول اور اسم لا سے متصل ہو تو اوسمین
تین وجہین ہین فتحہ بنائی مثل لا رجل ظریفَ فی الدار اور رفع
باعتبار محل اسم لا کہ اصل مین مبتدا ہی مثل لا رجل ظریفٌ فیہا
اور نصب باعتبار تبعیت لفظ اسم مثل لا رجل ظریفًا فیہا —

اور اگر نعت اول مفرد اسم لا کے متصل نہو تو دو وجہین ہین معرب مرفوع اور
معرب منصوب مثل لا رجل ظریفٌ کریمٌ و کریمًا فی الدار کہ
یہان متصل نہین ہی و مثل لا رجل حسنُ الوجہ وحسنَ الوجہ
کہ یہان نعت مفرد نہین —

اسم مبنی پر جو معطوف ہو اوسمین بھی نصب باعتبار لفظ اور رفع باعتبار محل کے جائز ہو مثل لا اب وابناً وابنٌ —

جس ترکیب مین اسم لای نفی جنس کے بعد لام جارہ ہو اوس اسم مین اضافت کے احکام جاری کرنا جائز ہی مثل لا اباله ولا غلامي له اصل لا اب له ولا غلامين له —

حروف عامل فعل

نصب فعل

جو حروف فعل مین عمل کرتے ہین وہ نو ہین اور دو قسم ہین عامل نصب عامل جزم
عامل نصب چار ہین ۵ ان ولن پس کی اذن این چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند این جمله دائم اقتضا + اَنْ مضارع کو اکثر مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہی اور فعل کو مصدر کے معنی مین کردیتا ہی اسیلیے اسکو ان مصدریہ کہتے ہین مثل اُحِبُّ اَن تقوم ای احب قیامك عمل نصب مین ان اصل ہی باقی اوسکے اخوات بسبب مشارکت معنی استقبال کے اوسپر محمول ہین اسی سبب سے ان مضارع پر بالاتفاق اور ماضی و نہی پر اکثر آتا ہی مثل لولا اَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وکتبتُ الیہ بان لا یفعل اور ملفوظ و مقدر دونون طرح عمل کرتا ہی بخلاف اسکے اخوات کے کہ اونکا مقدر کرنا اور غیر مضارع پر داخل ہونا درست نہین —

**فائدہ** افعال قلوب بمعنی یقین کے بعد جو اَن آتا ہی وہ ناصبہ مصدریہ نہین بلکہ اَنَّ مشددہ کا مخفف ہی اسیواسطے نصب نہین کرتا مثل

علم ان سیکون اور جو بمعنی ظن کے بعد آتا ہی اوسمین دونون احتمال ہین اسیلیے نصب
اور رفع دونون اوسمین درست ہین مثل ظننت ان سیکون اور سیکون لن نفی
مستقبل کی تاکید کے لیے آتا ہی اسیلیے سین اور سوف کے ساتھ جمع نہین ہوتا اور
اسی طرح باقی نواصب ہین کی بیان علت کے لیے آتا ہی مثل اسلمت کی ادخل الجنۃ
کبھی ضرورۃً بعد کی کے ان زیادہ کرتے ہین مثل جئت کی ان ازورك ـــــ
اور کبھی لا فاصل لاتے ہین مثل کی لا یکون دولۃً اذن کے
عمل کرنے مین شرط ہی کہ اول کلام مین فعل مضارع کے ساتھ جو بمعنی استقبال
ہی واقع ہو بوصل یا بفاصلہ قسم یا لای نافیہ مثل اذن اکرمك یا اذن
واللہ اکرمك یا اذن لا اکرمك اوس شخص کے جواب مین جو کہے
انا اتیاك بخلاف مثل انا اذن اکرمك کہ اول کلام مین نہین اور اسی طرح
اکرمك اذن اور مثل اذن اظنك کاذبا مین جب کسی باتین کرنیوالے
سے کہے نصب درست نہین اسلیے کہ بمعنی استقبال نہین ـــــ
اور بخلاف اذن یا عبد اللہ اکرمك کہ دونون مین فصل ہی
کبھی فعل مضارع مین ان مقدر کے سبب سے بھی نصب ہوتا ہی اور وہ
چھ مقام ہین اول بعد حتّٰی کلام موجب مین ہو یا غیر موجب مین مثل مررت
حتّٰی ادخل البلد ما سرت حتّٰی ادخل المدینۃ ـــــ
لیکن جب فعل مضارع بمعنی حال آئیگا تو وہ فعل مرفوع رہیگا اگرچہ اوسکا ماقبل

نصب فعل مضارع بان

مابعد کا سبب ہو مثل مرض حتی لا یرجونہ الا ان دوسرے لام کی
کے بعد مثل سرت لا دخل البلد اور جب لام مذکور کے بعد لای نافیہ
یا زائد آتا ہی تو ان یا کی کا اظہار ضرور ہوتا ہی مثل احبك لئلا تغضب
یالکیلا تغضب تیسرے لام جحد کے بعد اور وہ لام جارہ زائدہ ہی کہ
کان منفی بلا یا بلم کی خبر پر داخل ہوتا ہی مثل ما کان اللّٰہ لیعذبھم ولم
یکن یزید لیذهب چوتھے فے کے بعد جو ان چھ چیزون سے کسیکے جواب
مین واقع ہو یعنی امر مثل زرني فاکرمك اور نہی مثل لا تطغوا فیه فیحل علیکم
غضبی اور نفی مثل ما تاتینا فتحدثنا اسی قبیل سے تحضیض ہی مثل
لو لا انزل علیه ملك فیکون معه نذیرا اور استفهام مثل
این بیتك فازورك اور تمنی مثل لیت لي مالا فانفقه اور اسی طرح
ترجی مثل لعلي ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی اله
موسی اور عرض مثل الا تنزل بنا فتصیب خیرا ـــ

اور فے کے جواب مین صحیح ہونے کی نشانی یہ ہی کہ دوسرے کے لیے
پہلے کا سبب ہونا ثابت ہو جیسا امثلہ مذکورہ مین پانچوین بعد واو بمعنی مع
مثل لا تاکل السمك و تشرب اللبن چھٹے بعد او بمعنی الی یا الا مثل
لالزمنك او تعطیني حقي یعنی الی ان تعطیني او الا ان تعطیني حقي

**عامل جازم فعل مضارع کے پانچ ہین بیت**

ان ولم لما ولام امر ولای نہی نیز ✤ پنج حرف این جازم فعلند ہر یک بی دغا

اِنْ شرطیہ مثل ان تنصص زید اینصرک ✤ اِنْ دو جملون پر آتا ہی تا کہ معلوم ہو کہ پہلا جملہ دوسرے جملے کا سبب ہی پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہین اور معنی مستقبل کے دیتا ہی اگرچہ ماضی پر بھی آتا ہی مثل ان ضربت ضربت

جب شرط و جزا دونون یا فقط شرط فعل مضارع ہو تو مضارع مین جزم واجب ہی ورنہ جائز مثل ان اتیتني اکرمك بجزم میم و برفع میم۔

جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اوسپر فا لانا درست نہین مثل ان اکرمتني اکرمتك۔

اور اگر فعل مضارع ہو مثبت یا منفی بلا تو فا لانا اور نہ لانا دونون جائز ہین۔ مثل ان ضربت فیضربك یا یضربك وان شتمت زید لا یشتمك یا فلا یشتمك

اور اگر جزا فعل مذکور نہو تو فای جزا لازم ہی اور اسکی چار صورتین ہین ایک یہ کہ جزا فعل ماضی مع قد کے ہو ملفوظ مثل اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ اور مقدر مثل اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ ای فقد صدقت دوسری یہ کہ مضارع منفی بغیر لا ہو مثل ان سألته فلن یجیبك وان لا تشتمني فما اشتمك تیسری یہ کہ جملہ اسمیہ ہو مثل مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا چوتھی یہ کہ جملہ انشائیہ ہو امر مثل اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ نہی مثل ان علمتموهن

مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ دعا مثل ان اکرمتني فجزاك الله خيرًا استفهام ان مدحك شاعر فهل عندك جائزة

کبھی جملہ اسمیہ کے ساتھ اذا مفاجات کا بجای فا کے آتا ہی مثل اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اي فهم يقنطون

کبھی فعل مضارع جبکہ امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض کے بعد ہو بسبب ان مقدر کے مجزوم ہوتا ہی بشرطیکہ پہلے کا سبب ہونا مضارع کے لیے مقصود ہو مثل زرني اکرمك ولا تکفر تدخل الجنة تقدیرہ ان لا تکفر تدخل الجنة و مثل اين بيتك ازرك وليت لي مالا انفقه والا تنزل بنا تصب خيرا۔

اور اگر سببیت مقصود نہو تو اِنْ کی تقدیر جائز نہین مثل فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ دوسرے لم مثل لم يضرب زيد تیسرے لما مثل لما يضرب عمرو۔

ہر چند لم اور لما دونون فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین کر دیتے ہین لیکن دونون مین چار طرح کا فرق ہی ایک یہ کہ لما کی نفی وقت انتفا سے زمان تکلم تک برابر رہتی ہی نہ لم کی نفی دوسرے لما کے بعد فعل مضارع کا حذف جائز ہی نہ بعد لم کے مثل شارفت المدينة ولما اي لما ادخلها تیسرے یہ کہ لما اوسی چیز کی نفی کے لیے خاص ہی

جسکی توقع ثبوت آیندہ کو ہو مثل لما یرکب الامیر ہو سوقت کہین سے گے کہ
آیندہ کو رکوب کی توقع ہو چوتھے یہ کہ حروف شرط لم پر داخل ہوتے ہین
نہ لما پر مثل ان لم یضرب زید لکان کذا بخلاف ان لما یضرب
کہ ناجائز ہی چوتھے لام امر ہمیشہ مکسور رہتا ہی اور غیر فعل مخاطب معروف پر داخل
ہوتا ہی مثل لیضرب ولتضرب ولاضرب ولنضرب پانچوین لائی
نہی اکثر فعل مخاطب پر اور رکمتر متکلم اور غائب پر آتا ہی مثل لا تضرب اور اوسکا فعل
قرینے کے وقت کبھی حذف بھی ہوجاتا ہی مثل اضرب زیدا ان ساء والا فلا ای فلا تضربہ
دوسری قسم اسمای عاملہ وہ بھی دو قسم ہین عامل اسم و عامل فعل
اسم کے عامل بھی دو قسم ہین ایک وہ کہ اسم نکرہ کو بسبب تمیز کے نصب
کرتے ہین اور وہ چار اسم ہین ایک لفظ عشر جب احد اثنان
ثلث اربع خمس ست سبع ثمان تسع سے ملے اسی طرح
عشرین اور ثلثین سے تسعین تک مثل جاء نی احد عشر رجلا
واثنا عشر رجلا دوسرے کم اور وہ دو طرح پر ہی استفہامیہ
کہ عدد سے استفہام کے لیے آتا ہی اور اسکی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب
ہوتی ہی مثل کم درہما عندک وکم یوما سرت یعنی کے درہم تیرے پاس
ہین اور کے روز تو نے سیر کی اور کم خبریہ بمعنی کثیر آتا ہی اور اوسکی تمیز بسبب
مضاف الیہ ہونے کے مجرور آتی ہی مفرد ہو مثل کم عبد ملکت

دوسری قسم اسمای عاملہ

یا جمع مثل کم عبیدٍ ملکت لیکن اگر کم مین اور اوسمین فاصلہ ہوگا تو
منصوب آئیگی مثل کم عندی درھمًا اور دونون کی تمیز قرینے کے وقت
حذف بھی کردیجاتی ہے مثل کم مالُك ای کم دینارًا مالُك وکم ضربت
ای کم ضربةٍ ضربت تیسرے کاین بمعنی کم خبریہ مثل کاین رجلًا عندی
اور اسکی تمیز اکثر بسبب من کے مجرور آتی ہے جیسے کم خبریہ کی تمیز مثل کم
مِّن مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ وکاَیِّن مِّن قَرْیَةٍ اَھْلَکْنٰھَا اور یہ مرکب
کاف تشبیہ اور ایٍّ منون سے ہے اور چونکہ نون ترکیب مین داخل ہے کتابت
مین بصورت نون لکھا جاتا ہے اور ان دونون کو صدارت کلام لازم ہے چوتھے
کذا کنایہ عدد سے ہے مثل عندی کذا درھمًا یعنی اسقدر درہم
میرے پاس ہین یہ بھی مرکب ہے کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے

دوسری قسم اسمای افعال ہین وہ بھی دو قسم ہین عامل نصب
اور عامل رفع عامل نصب چھ ہین ایک رُوَیدَ بمعنی اَمْھِلْ یعنی چھوڑ
دوسرے بلہ بمعنی دَعْ یعنی چھوڑ اور ان دونون مین واحد اور جمع اور مذکر
اور مونث برابر ہین مثل یا رجل رُوَید زیدًا ویا رجال رُوَید زیدًا
ویا امرأة ویا نساء رُوَید زیدًا اسی طرح بلہ تیسرے دُونَكَ
بمعنی خُذ یعنی لے چوتھے علیكَ بمعنی الزم یعنی لازم پکڑ
اور کبھی حرف با کے ساتھ متعدی آتا ہے مثل علیك بزید پانچوین ھا

اسمای افعال

بمعنی خُذ یعنی سے لے چھٹے **جیھل** معنی ابت یعنی آ یہ چھٹون امر حاضر کے معنی مین آتے ہین اور فاعل کی ضمیر اونمین پوشیدہ ہوتی ہے اور عامل رفع تین ہین ھیہات + وشتان + وسرعان + یہ تینون بمعنی ماضی کے ہین مثل هیهات زید یعنی بعد اور کبھی تاکید کے لیے مکرر بھی آتا ہے مثل هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ + وشتان زید و عمرو ای افترقا وسرعان زید ای سرع اور تینون اسمون مین مبالغہ ہے کہ بعد و افترقا و سرع مین نہین ہے چونکہ یہ سب بمعنی فعل آتے ہین اسلیے انکو اسماء افعال کہتے ہین ـــ اور

**اسم عامل فعل** کے کہ مضارع مین جزم کرتے ہین نو ہین **مَن** صاحب عقل کے لیے مثل مَن یَعْمَل سُوءً یُجْزَ بِهٖ اور **ما** غیر ذوی العقل کے لیے ہے مثل ماتصنع اصنع اور **متی** زمانے کے لیے مثل متی تذھب اذھب اور **مھما** مکان وزمان دونون کے لیے مثل مھما تکن اکن اور **اَیّ** لازم الاضافہ ہے اور اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے مثل ایھم تضرب اضرب اور **اینما** مکان کے لیے مثل اینما تجلس اجلس اور **انّی** بھی مکان کے لیے ہے مثل انی تقعد اقعد اور **حیثما** بھی مثل حیثما تکن اکن اور **اذما** زمان کے لیے مثل اذما تفعل افعل یہ اسما بھی بسبب اشتمال معنی اِنْ کے دو فعل پر داخل ہوتے ہین ـــ اور اگر وہ فعل مضارع ہون تو دونون کو جزم کرتے ہین اور اول کو شرط

اور دوسرے کو جزا کہتے ہین جیسا ان شرطیہ کے بیان مین گذرا —

**افعال عوامل** جنکا عمل سماعی ہی چار قسم ہین **قسم اول افعال ناقصہ**

افعال ناقصہ

اور وہ اون افعال کو کہتے ہین جو فاعل کو غیر صفت مصدر پر مقرر کرنے
کے لیے بنائے گئے ہین مثل کان زید جالسًا کہ کان نے زید کو
صفت جلوس پر کہ مصدر کان کے مغایر ہی ثابت و مقرر کیا اور وہ اکثرون کے
نزدیک سترہ ہین، کان، صار، اصبح، امسی، اضحی، ظل، بات، غدا، راح
آض، عاد، مازال، مافتی، مابرح، ماانفک، مادام، لیس
یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع کرتے ہین اور اوسے انکا اسم
کہتے ہین اور خبر کو نصب اور اوسے ان کی خبر کہتے ہین اور چونکہ اکثر بدون خبر
کے تمام نہین ہوتے اسلیے ان افعال کو ناقصہ کہتے ہین **کان** ناقصہ اسپر
دلالت دیتا ہی کہ اوسکی خبر اوسکے اسم کو زمان ماضی مین ثابت ہی بطور دوام کے
مثل کان اللہ علیمًا کہ اللہ تعالی کا عالم ہونا کبھی اوسکی ذات پاک سے جدا
نہین ہوتا یا بطور انقطاع کے مثل کان زید قائمًا کہ زید سے قائم رہنا جدا ہوتا ہی
اور کبھی معنی صار کے آتا ہی مثل کان الشاب شیخًا یعنی جوان بوڑھا ہوگیا —
اور کبھی صرف مرفوع پر تمام ہوجاتا ہی خبر کا محتاج نہین ہوتا اور اسوقت مین
معنی ثبت و حصل کے ہوتا ہی اور اسے تامہ کہتے ہین مثل کان مطر
ای حصل مطر —

اور کبھی زائدہ آتا ہی کہ معنی مین اوسکو کچھہ دخل نہین ہوتا مثل کیف نکلم
مَنْ کَانَ فِی المَهْدِ صَبِیًّا۔ ای من هو فی المهد صبیا۔ اور
صار انتقال کے لیے آتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ اوسکا اسم اپنی
حقیقت یا صفت سے خبر کی حقیقت یا صفت کی طرف منتقل ہو گیا اور
بدل گیا مثل صار الطین خزفا مٹی ٹھیکری ہو گئی وصار الفقیر غنیا
محتاج مالدار ہو گیا اور اصبح و امسی و اضحی و ظل و بات
و غدا و راح اسپر دلالت کرتے ہین کہ انکی خبر اونکے اسما کو
اون وقتون مین ثابت ہی جو ان افعال سے سمجھے جاتے ہین مثل اصبح
زید عالما صبح کو زید عالم ہوا و امسی خالد فاضلا شام کو خالد فاضل ہوا
و اضحی بکر امیرا چاشت کے وقت بکر امیر ہوا و ظل زید صائما
دن کو زید روزہ دار ہوا و بات الامیر نائما رات کو امیر سونے والا ہوا
و غدا زید مسافرا صبح کو زید مسافر ہوا و راح زید اکلا اور رات
کو زید کھانے والا ہوا۔

اور کبھی بمعنی صار آتے ہین مثل اصبح زید غنیا یعنی ہو گیا زید غنی۔
اور کبھی یہ افعال سوای ظل و بات کے تامہ آتے ہین اور اسوقت اوقات
مذکورہ مین داخل ہونے کے معنی ہوتے ہین اور آض اور عاد بمعنی
صار ہین اور ما زال اور ما فتی و ما برح

**وما انفك** مین ما نافیہ ہی اور یہ دلالت اسپر کرتے ہین کہ جسوقت سے انکے اسما خبر کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہین اوس وقت سے ثبوت خبر اونکے لیے ہمیشہ ہی مثل ما زال زیدٌ امیرًا **مادام** مین ما مصدریہ ہی اور معنی اوسکے متعین کرنا ہی امر کا جب تک کہ مادام کی خبر اوسکے اسم کو ثابت ہو اسی سبب سے اپنے معنی پورے کرنے مین دوسرے کلام مستقل کا محتاج ہی مثل اجلس ما دام زید جالسًا تقدیرہ اجلس مدۃ جلوس زید اور لیس اصل مین لَیِس تھا بکسر یاے کو تخفیف کے لیے ساکن کیا اور ما اور وہ مضمون جملہ کی نفی زمان حال مین کرتا ہی مثل لیس زید قائمًا ان افعال کی خبرون کو اونکے اسما پر مقدم کرنا جائز ہی مثل کان قائمًا زیدٌ اسی طرح باقی افعال اور انکی خبرون کو ان افعال پر بھی مقدم کرنا درست ہی سوا لیس کے اور سوا اون افعال کے جنکے اول مین لفظ ما ہی نحو قائمًا کان زیدٌ لیکن اسکے ما کی تقدیم ان افعال پر جائز نہین ان افعال کے متصرفات عمل مین مثل انھین افعال کے ہین ——

**دوسری قسم افعال مقاربہ** مین اور وہ اون افعال کو کہتے ہین جو دلالت کرین اسپر کہ خبر اونکی اسم کو عنقریب حاصل ہونے والی ہی او اسکی تین قسمین ہین ایک **قریب حصول** بسبب امید متکلم **دوسری** بسبب جزم ویقین متکلم **تیسری** متکلم کا یہ بات یقین کرنا کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی

پہلی کے لیے عسی ہی اور عسی فعل غیر متصرف ہی کہ سوا ماضی کے اور کوئی فعل اوسکا استعمل نہین ہوتا اور اوسکا استعمال دو طرح پر ہی ایک یہ اسم کو رفع کرے اور خبر کو نصب اور اسے عسی ناقصہ کہتے ہین اور اس صورت مین اوسکی خبر فعل مضارع مع ان مصدریہ ہوتی ہی مثل عسی زید ان یخرج تقدیرہ قارب زید بالخروج

اور کبھی بدون ان مثل عسی زید یخرج دوسری یہ کہ عسی کے بعد فعل مضارع مع ان مصدریہ اسم عسی ہو مثل عسی ان یخرج زید تقدیرہ قرب خروج زید اور اسکو عسی تامہ کہتے ہین دوسری کے لیے کاد ہی اور وہ بھی اسم کو رفع کرتا ہی اور اوسکی خبر فعل مضارع بدون ان کے ہوتا ہی مثل کاد زید یخرج تقدیرہ کاد زید خارجا

اور کبھی بر سبیل قلت مع ان کے بھی آتی ہی مثل کاد زید ان یجیٔ اور اسکے جملہ متصرفات اس حکم مین شریک ہین

اور جب حرف نفی باب کاد مین آتا ہی تو نفی کا فائدہ دیتا ہی مثل اور افعال کے ماضی ہو یا مضارع مثل وما کادوا یفعلون اور اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ای لم یقارب رؤیتہا

اور اسمین دو مذہب اور ہین لیکن یہ مذہب صحیح ہی تیسری قسم کے لیے جعل ہی اور طفق بکسر فا اور اخذ اور کرب بفتح را

ف ایک یہ کہ حرف نفی معنی نفی کا فائدہ نہین دیتا ماضی ہو خواہ مضارع دوسرا مذہب یہ کہ نفی اوسکی ماضی مین اثبات ہی اور مستقبل مین نفی مثل اور افعال کے منہ مدظلہ العالی

اور **اوشک** پہلے چار فعل استعمال مین مثل کاد کے ہین اور اوشک
کبھی مثل عسی کے آتا ہی مثل اوشک زید ان یجیٔ واوشک ان یجیٔ زید
اور کبھی بانند کاد کے مثل اوشک زید یجیٔ ــــ

**تیسری قسم** افعال مدح وذم ہین کہ انشای مدح یا ذم کے لیے مقرر کیے گئے ہین
اور وہ چار فعل ہین **اول** نعم بالکسر مدح کے لیے **دوسرے** بئس فعل ذم
ہی **تیسرے** ساء بمعنی بئس **چوتھے** حبذا بمعنی نعم ــــ

ان افعال کے لیے فاعل ضرور ہی اور جو اسم انکے فاعل کے بعد آتا ہی
افعال مدح مین اوسے مخصوص بالمدح اور افعال ذم مین اوسے مخصوص بالذم
کہتے ہین اور وہ اسم مبتدای محذوف کی خبر ہوتا ہی یا مبتدای مؤخر اور
جملۂ فعلیہ خبر مقدم مثل نعم الرجل زیدٌ کہ نعم فعل الرجل فاعل سے ملکر
جملۂ فعلیہ ہوا اور زید مخصوص بالمدح خبر مبتدای محذوف یعنی ھُوَ کی ہوکر جملۂ اسمیہ
ہوا تقدیرہ نعم الرجل ھو زیدٌ یا زید مبتدا ہی اور جملۂ فعلیہ مذکورہ خبر مقدم
تقدیرہ زید نعم الرجل سوا حبذا کے ان افعال کا فاعل معرف باللام
ہوتا ہی جیسا گذرا یا مضاف معرف باللام کی طرف مثل نعم صاحب الفرس
زید یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرۂ منصوبہ ہوتی ہی موافق مخصوص کے مثل نعم
رجلاً زید ونعم رجلین الزیدان ونعم رجالاً الزیدون
لیکن فاعل کی ضمیر ہمیشہ مفرد مذکر آتی ہی جیسا گذرا ــــ

افعال مدح وذم

اور کبھی ضمیر مذکور کی تمیز لفظ ما بمعنی شئے ہوتی ہے مثل فنعما ھی ای نعم شئ ھے اور اسی طرح بئسما ھی ای بئس شئ ھے اور سوا ضمیر مذکور کے فاعل ان افعال کا ہمیشہ مخصوص کے مطابق ہوتا ہے مثل نعم الرجل زیدٌ و نعم الرجلان الزیدان و نعم رجال الزیدون و بئس المرأۃ ھند و بئس المرأتان الھندان و بئس النساء الھندات —

لیکن حبذا مین فعل مدح حب ہے کہ اصل مین حبب تھا اور ذا اوسکا فاعل ہے چونکہ ذا حب فعل مدح سے جدا نہین ہوتا اسلیے شمار افعال مین حبذا کہتے ہین نہ حب —

اور یہ فاعل کبھی بدلتا نہین اگرچہ اوسکا مخصوص تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہو مثل حبذا زیدٌ و حبذا الزیدان و حبذا الزیدون و حبذا ھند الخ —

جائز ہے کہ مخصوص حبذا سے پہلے یا پیچھے کوئی اسم نکرہ واقع ہو کہ لفظ ذا سے تمیز یا حال ہو مثال تمیز قبل مخصوص حبذا رجلاً زیدٌ و بعد مخصوص حبذا زید رجلاً و مثال حال حبذا راکبا زیدٌ و حبذا زید راکبا

قرینے کے وقت مخصوص کا حذف کرنا بھی درست ہے مثل والارض فرشناھا فنعم الماھدون یعنی نحن و مثل انا وجدناہ صابرا نعم العبد ای ھو

چوتھی قسم افعال قلوب ہین انکو افعال قلوب اسلیے کہتے ہین کہ قلب سے صادر ہوتے ہین ہاتھ یا وُن زبان وغیرہ اعضا کو انمین دخل نہین اور

افعال شک ویقین بھی کہتے ہین کہ معنی شک ویقین کے آتے ہین۔
اور وہ سب سات فعل ہین حسبتُ ظننتُ خلتُ
یہ تین فعل اکثر شک کے لیے آتے ہین اور رأیت علمتُ وجدتُ
یقین کے لیے۔
اور زعمت کبھی شک کے لیے کبھی یقین کے لیے آتا ہی
یہ افعال جملۂ اسمیہ پر آتے ہین اور دونون جز کو نصب کرتے ہین مثل
حسبت زیداً عاقلاً۔
ان افعال کے خواص سے ہی کہ ایک منصوب کا ذکر اور ایک کا ترک کرنا
انمین درست نہین لیکن جب کہ انّ مثقلہ یا ان مخففہ اپنے اسم وخبر کے ساتھ
انکا مفعول واقع ہو مثل علمت انّ زیداً قائمٌ وعلم ان سیکون منکم مرضیٰ
البتہ دونون مفعول کا ساتھ ہی حذف کرنا درست ہی مثل من یسمع یخل یخال مسموعہ صادقاً
اور جب انمین سے کوئی فعل اپنے دونون مفعولون کے درمیان ہین یا دونون سے
پیچھے واقع ہو تو اوسکا عمل دینا اور نہ دینا دونون درست ہین مثل زید ظننت
قائمٌ وزیداً ظننت قائماً وزید قائم ظننت وزیداً قائماً ظننت
اور جب استفہام یا نفی یا لام ابتدا سے پہلے واقع ہون تو معلق آتے ہین
تعلیق کے یہ معنی کہ لفظاً عمل نہین کرتے اور معنیً عمل کرتے ہین مثل علمت
ازید فی الدار ام عمرو وعلمت ما زید فی الدار وعلمت لزید منطلق

اور یہ بھی جائز ہی کہ فاعل اور مفعول کی دو متصل ضمیرین ایک جنس سے ایک شخص کے لیے واقع ہون مثل علمتُني منطلقًا و علمتك شاعرًا اور زید علمہٗ کاتبًا بخلاف اور افعال کے کہ یہ اتحاد وہان درست نہین

کبھی علمت بمعنی عرفت اور ظننت بمعنی اتھمت اور رأیت بمعنی ابصرت اور وجدت بمعنی اصبت کے آتا ہی اور اس صورت مین افعال قلوب سے نہین ہوتے اسیلیے ایک ہی مفعول کو نصب کرتے ہین مثل علمت زیدًا ای عرفتہ و ظننت بکرًا ای اتھمتہ و رأیت الھلال ای ابصرتہ و وجدت الضالۃ ای اصبتھا —

جب علم اور رای کے اول مین ہمزۂ افعال آتا ہی تو تین مفعول کو چاہتے ہین مثل اعلمت زیدًا عمرًا فاضلًا و ارأیت عمرًا خالدًا عالمًا

اور اس صورت مین مفعول اول کا حذف کرنا جائز نہین تنہا لیکن دونون مفعول کا ساتھ ہی حذف کرنا درست ہی —

## توابع کا بیان

جس طرح معرب پر اصالۃً عامل آنے سے اعراب آتا ہی ایسے ہی کسی معرب کے پیچھے آنے سے بھی کبھی اعراب آتا ہی تو جو لفظ کسی لفظ کے پیچھے اوسکے اعراب کے موافق اور علت اعراب مین شریک ہو اوسے تابع کہتے ہین اور پہلے کو متبوع —

تابع کی پانچ قسمیں ہیں تاکید + صفت + بدل + عطف بیان + عطف بحرف

**تاکید** وہ تابع ہے کہ متبوع کا حال مقرر اور ثابت کرے نسبت میں یا شمول افراد میں اور اوسکی دو قسمیں ہیں **لفظی** کہ بتکرار لفظ ہو مثل جاء زید زید وضرب ضرب عمرو وما ما زید قائم و حتام حتام العناء۔

اور **معنوی** جسکے لیے چند الفاظ مقرر ہیں نفس و عین + مفرد کے لیے اور انفس و اعین + جمع کے لیے۔

جبکہ مؤکد کی ضمیر کی طرف مضاف ہوں مثل قام زید نفسہ وقامت هند نفسها وقام الزیدان انفسهما وقامت الهندان انفسهما وقام الزیدون انفسهم وقامت الهندات انفسهن۔

اور جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نفس اور عین سے کرتے ہیں تو پہلے ضمیر منفصل تاکید کے لیے لانا ضرور ہوتا ہے مثل قمت انت نفسک

اور کلا تثنیہ مذکر کلتا تثنیہ مؤنث کے لیے مثل قام الزیدان کلاهما وقامت المرأتان کلتاهما اور کل باختلاف ضمیر مضاف الیہ۔ اور اجمع واکتع وابتع وابصع باختلاف صیغہ ذو اجزا کے لیے مفرد ہو مثل قرأت الکتاب کلہ اجمع اکتع ابتع ابصع والصحیفة کلها جمعاء کتعاء بتعاء بصعاء یا جمع مثل جاء نی الرجال کلهم اجمعون اکتعون + ابتعون + ابصعون + والنساء کلهن جمع + کتع + بتع + بصع

اکتع اور مابعد اوسکے اجمع کے تابع ہین کہ بغیر اجمع کے اور قبل اجمع کے مذکور نہین ہوتے

**صفت** اور اوسے نعت بھی کہتے ہین وہ تابع ہی کہ ہر حال مین معنی

متبوع پر دلالت کرے —

اور فائدہ اوسکا نکرے کو خاص کرنا اور معرفے کو واضح کرنا ہی مثل جاء نی

رجل عالم و زید ن الفاضل —

اور کبھی محض ثنا اور ذم اور تاکید کے لیے آتی ہی مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم

و اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و نفخۃ واحدۃ —

اور صفت کی دو قسمین ہین **ایک** صفت بحال موصوف یعنی وہ معنی

جسپر تابع دلالت کرتا ہی خاص ذات متبوع مین موجود ہون مثل رجل عالم

اور یہ صفت اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہی تذکیر و تانیث و تعریف و

تنکیر و افراد و تثنیہ و جمع و اعراب مین اور **دوسری** صفت بحال متعلق

موصوف یعنی وہ معنی موصوف سے کسی متعلق مین ہون مثل قولہ تعالی

من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا —

اور یہ قسم فقط تعریف و تنکیر اور اعراب مین تابع ہوتی ہی اور تذکیر و تانیث و

افراد و تثنیہ و جمع مین مثل فعل کے اپنے فاعل کی نسبت ہی —

مضمر نہ وصف ہوتا ہی نہ موصوف اور جملۂ خبریہ نکرے کی صفت آتا ہی

نہ معرفے کی اور انشائیہ صفت نہین ہوتا —

موصوف کو کبھی حذف بھی کر دیتے ہین مثل اکرم العالم ای الرجل العالم و جلست قریبًا منك ای مكانًا قریبًا و صحبتك طویلًا ای زمانًا طویلًا

**بدل** وہ تابع ہی کہ مقصود بالنسبۃ ہو یعنی جس چیز کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہو اوس سے مقصود تابع ہو نہ متبوع بلکہ متبوع فقط تمہید کے لیے بیان کیا گیا ہو مثل جاءنی زید اخوك اور اوسکی چار قسمین ہین **ایک** بدل الکل کہ بدل سے وہی ذات مراد ہو جو مبدل منہ سے مراد ہی جیسا گذرا۔

اسم ظاہر کو مضمر غائب کا بدل کرنا جائز ہی مثل زید ضربتہ اخاك

اور کبھی ضمیر متکلم و مخاطب کا بھی مثل یكون لنا عیدًا لاولنا و آخرنا و اکرمنك صغیرکم و کبیرکم

اور اسی طرح مضمر کا ابدال ظاہر سے مثل رأیت زیدًا اباہُ۔

اور مضمر کا ابدال مضمر سے مثل رأیتك ایاك و رأیتنی ایای

**دوسری** بدل البعض کہ بدل مبدل منہ کا جز ہو مثل ضربت زیدًا راسہ

**تیسری** بدل الاشتمال کہ بدل کو مبدل منہ کے ساتھ کچھ علاقہ غیر علاقہ جزئیت کے ہو مثل اعجبنی زیدٌ علمہ و سلبت زیدًا ثوبہ

ان دو بدلون مین کسی ایسی ضمیر کا ہونا ضرور ہی جو مبدل منہ کی طرف عائد ہو

**چوتھی** بدل الغلط وہ بدل ہی کہ متکلم مبدل منہ غلطی سے کہکر بدل سے وہ غلطی رفع کرے مثل جاءنی حمار رجل۔

بدل تعریف و تنکیر مین مبدل منہ کے موافق بھی ہوتا ہی اور مخالف بھی مثال الی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللهِ و لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

و هٰذا عبد الله رجلٌ یہ اکثر ہی —

اور بعضے نکرے کی صفت لاناضرور کہتے ہین جبکہ معرفے سے بدل واقع ہو

**عطف بیان** اوس تابع غیر صفت کو کہتے ہین جو متبوع کی تفسیر و

توضیح کے لیے آئے مثل جاءنی زید ابو عبد الله جبکہ کنیت زیادہ

مشہور ہو ورنہ جاءنی ابو عبد الله زید کہین گے اور عطف بیان اکثر کنیت یا لقب ہوتا ہو

**عطف بحرف** اور اوسکو عطف النسق بھی کہتے ہین وہ تابع ہی کہ

متبوع کی طرف جس چیز کی نسبت ہو اوسمین وہ بھی شامل متبوع کے مقصود ہو

بواسطہ ایک حرف کے حروف عطف سے جنکا ذکر عنقریب آئیگا مثل

قام زید و عمرو —

جب ضمیر مرفوع متصل پر مستتر ہو یا بارز عطف کرتے ہین تو پہلے ضمیر منفصل کے

ساتھہ تاکید لاناضرور ہوتا ہی مثل اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ و قمنا نا و زید

اور جب ضمیر مجرور پر عطف کرتے ہین تو معطوف پر جار کا پھیر لاناضرور ہی مثل

مررت بك و بزيدٍ —

یہ دونون باتین بصریون کے نزدیک ہین اور کوفیون کے نزدیک نہ فصل

ضرور ہی نہ اعادہ جار اور اسی قبیل سے ہی ع صلی الله علیہ و آلہ

جب دو اسم یا زیادہ ایک عامل کے معمول ہون تو اونپر ایک حرف سے دو یا زیادہ کا عطف کرنا درست ہی مثل ضرب زید عمرًا وبکر خالدًا وظن زید عمرًا منطلقًا وبشر جعفرًا مقیمًا واعلم زید عمرًا بکرًا مقیمًا وجعفر زیدًا خالدًا ظاعنًا—

اور جب دو اسم دو عاملون کے معمول ہون تو بعضون کے نزدیک ہر حال مین جائز ہی اونمین سے کوئی عامل جار ہو یا نہو مثل کان اکلًا طعامک زیدٌ وتمرًا عمرٌو یعنی کان اکلًا تمرًا عمرو—

اور بعضون کے نزدیک مطلقًا منع ہی اور جمہور کے نزدیک اگر معطوف علیہ اور معطوف مین مجرور مقدم ہو منصوب یا مرفوع پر تو درست ہی ورنہ ممنوع مثل فی الدار زید والحجرۃ عمرٌو—

## دوسرا باب اسم مبنی کے بیان مین—

اسم مبنی وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے مشابہ ہو جیسا گذر چکا اور اوسکی آٹھ قسمین ہین + مضمرات + اسماء اشارات + موصولات + اسماء افعال + اصوات + مرکبات + کنایات + ظروف—

مضمر وہ اسم ہی کہ متکلم یا مخاطب کے لیے بنایا گیا ہو یا غائب کے لیے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہو لفظًا اور وہ دو طرح پر ہی حقیقۃً مثل ضرب زید غلامہ اور رتبۃً مثل ضرب غلامہ زید یا معنًی یعنی ضمیر کا مرجع

اگرچہ صراحۃً مذکور نہو لیکن کسی لفظ سابق کے معنی سے یا مضمون کلام سے
سمجھا جاوے مثل اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ کہ عدل لفظ اعدلوا سے اور مورث ذکر میراث
سے سمجھا جاتا ہی اور وہی لفظ هو اور لابویہ کی ضمیر کا مرجع ہی یا حکماً کہ ضمیر کا
مرجع کسی وجہ سابق کی طرح مذکور نہو اور وہ ضمیر شان وقصہ ہی مثل هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ اور ہمیشہ اسکی تفسیر جملہ آتا ہی ضمیر کی دو قسمین ہین متصل کہ بغیر
اپنے عامل کے ملے ہوے مستعمل نہو اور منفصل جو عامل سے
ملنے کی محتاج نہو پہلی کی تین قسمین ہین مرفوع مثل ضربت ضربنا
ضربتَ ضربتما ضربتم ضربتِ ضربتنّ ضرب ضربا ضربوا ضربت
ضربتا ضربن اور منصوب مثل ضربني ضربنا ضربكَ
ضربكما ضربكم ضربكِ ضربكنّ ضربه ضربهما ضربهم
ضربها ضربهنّ و مثل انّني انّنا انهنّ تک اور مجرور مثل غلامي
اور لي غلامهن اور لهنّ تک اور منفصل دو قسم ہی مرفوع مثل
انا نحن انتَ انتما انتم انتِ انتن هو هما هم هي هنّ اور منصوب
مثل ايّاي ايّانا ايّاكَ ايّاكما ايّاكم ايّاكِ ايّاكنّ ايّاه ايّاهما
ايّاهم ايّاها ايّاهنّ —
ضمیر مرفوع متصل کبھی مستتر یعنی پوشیدہ آتی ہی مضارع کے دونون صیغہ

متکلم اور واحد مذکر حاضر مین اور واحد مذکر امر حاضر معروف مین ہمیشہ اور فعل ماضی و مضارع کے واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب مین جبکہ اسم ظاہر کی طرف مسند نہون مثل زید یضرب و ہند تضرب اور اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل مین

چونکہ ضمیر اختصار کے لیے بنائی گئی ہی اور متصل منفصل سے مختصر ہی اسلیے جب تک کہ متصل کا استعمال متعذر نہو منفصل کا استعمال نہین کیا جاتا مثل إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وماضربك الا انا وایاك والشر وانا زید وما انت قائما وزید عمرو ضاربه هو۔

جب دو ضمیرین جمع ہون اور دونون مین کوئی مرفوع نہو اور ضمیر اعرف مقدم بھی ہو تو دوسری ضمیر کا متصل اور منفصل لانا دونون درست ہی مثل اعطیتکه و اعطیتك اياه۔

و اگر دونون برابر ہون یا اعرف مقدم نہو تو دوسری کا منفصل لانا واجب ہی مثل اعطیته اياه و اعطیته اياك۔

لولا کے بعد اکثر ضمیر مرفوع منفصل آتی ہی مثل لولا انا لولا نحن لولا انت الخ

اور عسی کے بعد کہ فعل ماضی ہی ضمیر متصل مرفوع مثل عسیت عسینا عسیت الخ

جب فعل ماضی یا مضارع بغیر نون اعرابی کے آخر مین یای متکلم آتی ہی تو اوس سے پہلے نون مکسور بڑھا دیتے ہین اور اوس نون کو نون وقایہ اور نون عماد

کہتے ہین مثل ضربني ويضربني —

اور جب مضارع کے آخر مین نون اعرابی ہو تو نون وقایہ لانا اور نہ لانا دونون درست ہی مثل یضربانی ویضربانني —

اسی طرح لدن اور حروف مشبہ بالفعل مین مثل لدني و لدني وانّي وانّني وكانّي وكانّني ولكنّي ولكنّني لیکن لعلّ مین ترک اور لیت مین الحاق مختار ہی

فصل
کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان مین یا جو حکم مبتدا اور خبر مین ہو صیغہ مرفوع منفصل موافق مبتدا کے تذکیر و تانیث و افراد و تثنیہ و جمع مین لاتے ہین بشرطیکہ خبر معرفہ یا افعل التفضیل مستعمل بمن ہو مثل زيد هو القائم و أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ * و كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ و كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ و زيد هو افضل من عمرو اور اس صیغے کو بصری فصل کہتے ہین کہ خبر کو صفت سے جدا کر دیتا ہی اور کوفی عماد —

ضمیر شان
کبھی ضمیر مفرد جملہ خبریہ سے پہلے آتی ہی اور وہ جملہ اوسکی تفسیر کرتا ہی اور اوسکا مرجع مذکور نہین ہوتا بلکہ ضمیر مذکر مین لفظ شان اور ضمیر مونث مین لفظ قصہ اوسکا مرجع کہا جاتا ہی اسی سبب سے اوسکو ضمیر شان اور ضمیر قصہ کہتے ہین اور یہ ضمیر تذکیر و تانیث مین اکثر جملہ مفسرہ کے مسند الیہ کے موافق آتی ہی متصل بارز مثل انه زيد قائم و انها زينب قائمة اور مستتر مثل كان زيد قائم اور کبھی منفصل مثل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

اسماء اشارہ

اسماء اشارہ وہ اسم ہے جو مشار الیہ کے متعین کرنے کو بنایا گیا ہو اور وہ پانچ لفظین چھ معنی کے لیے ہین ذا واحد مذکر کے لیے ذان تثنیہ مذکر کے لیے حالت رفعی ہین اور ذین حالت نصبی و جری ہین اور تا و تی و ذی و تہ و ذہ و تھی و ذھی واحد مؤنث کے لیے اور تان اور تین تثنیہ مؤنث کے لیے اور اولی بقصر اور اولاء بمد مذکر و مؤنث کی جمع کے لیے۔

کبھی انکے اول مین ہای تنبیہ ملاتے ہین مثل ھذا و ھذہ و ھذان و ھاتان و ھؤلاء۔

اور کبھی غیر تھی و ذھی و تہ و ذہ کے آخر مین کاف خطاب لاتے ہین کہ مخاطب کے مذکر مؤنث واحد تثنیہ جمع ہونے پر دلالت کرے مثل ذاك، ذاكما، ذاكم، ذاكِ، ذاكن۔

اسی طرح ذانك و تاك و تانك و اولئك کہ سب پچیس لفظین ہین

اور کبھی اسم اشارہ مفرد اور جمع مقصور مین کاف خطاب سے پہلے لام زیادہ کرتے ہین مثل ذلك و تلك و اولالك نہ مثنی اور اولاء ممدودہ مین اور یہ لام ہای تنبیہ کے عوض مین ہے اسی سبب سے دونون جمع نہین ہوتے فلا یقال ھذالك و ھاتالك۔

جو اسم اشارہ لام و کاف سے مقارن ہو بعید کے لیے ہے۔

اور مقارن کاف متوسط کے لیے اور غیر مقارن نون کے لیے مثل

ذلك وتلك وذالك وتالك و ذا و تا ـ

یہ الفاظ اکثر اشارہ غیر مکان میں آتے ہیں اور اشارہ مکان کے لیے کم تر

اور جو اسمای اشارہ کہ اکثر مکان کے لیے ہیں یہ ہیں **هنا وههنا** مکان قریب

کے لیے اور **هناك وههناك** متوسط کے لیے اور **ثَمَّ**

بفتح ثا و تشدید میم مفتوح اور **هِنَّا** بفتح ہا و کسر ہا مع تشدید نون و هنالك

بعید کے لیے ـ

**اسم موصول** اوس اسم کو کہتے ہیں جو تنہا مسند یا مسند الیہ واقع

نہ ہو سکے جب تک کہ کوئی جملہ اوسکے ساتھہ نملے جسمین عائد اسکی طرف

راجع ہو اور اوس جملے کو صلہ موصول کا کہتے ہیں اور صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ

ہوتا ہی یا اسم فاعل و اسم مفعول ـ

اور یہ دونون الف لام موصول سے ساتھہ خاص ہین اور عائد ضمیر غائب

آتی ہی مثل جاء الّذي اعطاك المال وانا حاتم الذي وهب الالوف

ای مثل حاتم وانت الذي قتل زیدا ـ

اور کبھی بطور ندرت کے غیر تشبیہ مین غیر ضمیر غائب بھی آتی ہی مثل قوله رضي

الله عنه ع انا الذي سمّتني امي حيدره + عائد منصوب یا مجرور کو

غیر صلہ الف و لام مین حذف کرنا بھی درست ہی مثل هذا الّذي بعث الله رسولا

فائدہ

قولہ انا الذی الخ اور یوافق قیاس کہ انا الذی سمّاه امه حیدرہ پس مصرع مجزون سے بر وزن سالم مستفعلن شعر مین یہ مصرع مجزون ہے

الوافی مستفعلن ۲ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

ای بعثه الله —

موصولات یہ ہین اَلَّذِي مفرد مذکر کے لیے اَللَّذَانِ بنون مکسور

تثنیہ مذکر کے لیے حالت رفعی مین اَللَّذَيْن بفتح ذال حالت نصبی

وجری مین اَلَّذِيْن بکسر ذال وفتح نون جمع مذکر عاقل کے لیے ہر حال مین

اَلَّتِي واحد مؤنث کے لیے اَللَّتَان تثنیہ مؤنث حالت رفعی

مین اَللَّتَيْن حالت نصبی وجری مین اَللَّاتِي اَللَّوَاتِي بتا

اَللَّائِي بہمزہ اَللَّات اَللَّوَات اَللَّاءِ اَللَّوَاءِ آخر مین

یہ سب مکسور ہین صیغہ جمع مؤنث کے لیے اَلْاُولٰی بضم ہمزہ والف

مقصورہ بروزن عُلٰی ہر جمع کے لیے مذکر ہو خواہ مؤنث عاقل ہو خواہ غیر عاقل

اور مَا غیر ذی عقل کے لیے اور کبھی ذی عقل مین مستعمل ہوتا ہی مثل وَ

السَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا ای مَنْ بناها اور مَنْ ذی عقل کے لیے اور

کبھی غیر ذی عقل مین بھی آتا ہی مثل مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِي عَلٰی بَطْنِهٖ —

اور ان دونون مین واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب برابر ہین —

اسی طرح ذُو بمعنی الذی لغت بنی طی مین مثل قول شاعر ع

فَاِنَّ الْمَاءَ مَاءُ اَبِي وَجَدِّي + وَبِيرِي ذُو حَفَرْتُ وَذُو طَوَيْتُ

ای التي حفرتها والتي طويتها —

اور بعضے ذو کو بحسب مقصود بدل لیتے ہین یعنی مفرد مذکر کے لیے

ذوؔ تثنیہ مذکر کے لیے **ذَوَا** جمع مذکر کے لیے **ذَوُوا** واحد مؤنث کے لیے **ذات** تثنیہ مؤنث کے لیے **ذواتا** جمع مؤنث کے لیے **ذوات** اور **ايّ** و **ايّةٌ** بمعنی الذي والتي مثل اکرم ايّهم لقيت اور **ذا** بعد ماي استفہامیہ مثل ماذا صنعت اور الف لام بمعنی الذي اسم فاعل اور اسم مفعول پر مثل الضّارب زيد والمضروب عمرو اي الذي ضرب زيد والذي ضرب عمرو

**تنبیہ** ايُّ وايّةُ معرب ہین مگر جبکہ موصول ہووین اور صدر صلہ محذوف ہو اوسوقت ضمہ پر مبنی ہوتے ہین مثل قوله تعالى لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا يعني هو اشدّ —

**فائدہ** ماذا صنعت مین دو وجہین ہین **ایک** یہ کہ ما ئی استفہامیہ مبتدا اور ذا موصول مع صنعت جملہ فعلیہ صلہ کی خبر والتقدير اي شيء الذي صنعته **دوسری** یہ کہ ماذا بمعنی اي شئ کے مفعول بہٖ مقدم فعل صنعت کا ہے والتقدير ايّ شيءٍ صنعت —

پہلی صورت مین اسکا جواب مرفوع ہوگا اور دوسری مین منصوب تاکہ جواب سوال کے مطابق ہوجاوے —

**اسم فعل** اوس اسم کو کہتے ہین جو بمعنی امر یا ماضی کے ہو مثل صه بمعنی اسکت و **هيهات** بمعنی بعد —

اسم فعل

اسمای افعال کی دو قسمین ہین بسیط و مرکب بسیط سے فعال بمعنی امر ہی
مثل نزال بمعنی انزل و تراک بمعنی اترک اور یہ ہر فعل ثلاثی مجرد متصرف فیہ سے
قیاسی ہی سیبویہ کے نزدیک اور سماعی مبرد کے نزدیک اور ہمیشہ مبنی کسرے پر ہوتا ہی
اسی طرح مبنی کسرے پر ہی فعال مصدر معرفہ مثل فجار بمعنی الفجرۃ فعال صفت
مؤنث حالت ندا مین مثل یافساق بمعنی یافاسقۃ کہ دونون فعال بمعنی
امر کے مشابہ ہین عدل اور وزن مین اگرچہ اسم فعل نہین یعنی جس طرح نزال
و تراک انزل اور اترک سے معدول ہین ایسے ہی فجار و فساق الفجرۃ
اور فاسقۃ سے۔

اور اسی طرح ہر فعال جو علم مؤنث ہو اہل حجاز کے نزدیک اوسکے
آخر مین حرف را ہو یا نہو مثل عضار و حذام لیکن بنو تمیم جنکے آخر مین
را نہو معرب غیر منصرف کہتے ہین بالاتفاق اور ذوالراء کو بعضے معرب بعضے مبنی۔
اور صہ بمعنی اکفف قل اور قط بمعنی کفی اور تیک بمعنی امہل
اور ایہ بمعنی حدث اور حسب بمعنی کفی امین بمعنی استجب
اور مرکب سے مثل علیک بمعنی الزم والیک بمعنی تنح اور عندک
و دونک بمعنی خذ و تاخر لدیک بمعنی خذ و وراءک
بمعنی تاخر امامک بمعنی تقدم مکانک بمعنی اثبت۔
اسماء افعال سب معرفہ ہین لیکن جو قابل تنوین ہی تنوین کے وقت نکرہ

ہوجاتا ہی مثل صہ بمعنی اسکت السکوت وصہٍ بمعنی اسکت سکوتاً تاماً

**اسمای اصوات** اسم صوت وہ لفظ ہی جس سے آدمی کسی جانور کی آواز یا کسی اور چیز کی آواز کی نقل وحکایت کرے یا جانور کو اوس سے بلائے یا جھڑکے یا اور کوئی کام لینے کو کہے جیسے غاقِ کوّے کی آواز ماءِ ہرن کی آواز نخ مشدد ومخفف اونٹ بٹھانے کی آواز **ھا ھا** گھوڑے بلانے کی آواز گھاس دینے کے لیے **ھلا** گھوڑے کے جھڑکنے کی آواز—

**مرکبات** مرکب وہ اسم ہی کہ دو کلمون سے بنایا گیا ہو اور اونکے درمیان مین نسبت نہو پھر اگر دوسرا جز صوت ہی مثل سیبویہ و نفطویہ کے تو آخر جزو اول مبنی فتحے پر اور آخر جزو ثانی مبنی کسرے پر ہوگا اور اگر صوت نہو تو اگر حرف عطف اون دونون کلمونمین مراد ہو گا تو دونون جز مبنی فتحے پر ہون گے اگرچہ مضاف یا معرف باللام ہون مثل ھذہ خمسۃ عشر زید و لہ الخمسۃ عشر مگر اثنی عشر کہ اوسکا جزو اول بالاتفاق معرب آتا ہی ورنہ جزو اول مبنی فتحے پر اور جزو ثانی معرب غیر منصرف مذہب صحیح پر مثل جاء بعلبک و رأیت بعلبک و مررت ببعلبک—

**کنایات** کنایہ کسی چیز معین کا ایسے لفظ سے بیان کرنا ہی کہ صراحتہً

اوسپر دلالت نکرے اور یہان مراد مکنی بہ ہے یعنی وہ اسم جس سے کسی معین چیز کو اس طرح بیان کرین کہ مکنی عنہ پر صراحۃً دلالت نکرے اور رباب مبنیات مین اوس سے بعض الفاظ خاص مراد ہین یعنی **کم** و **کذا** کنایہ عدد سے مثل کم درہما مالک وکم دینارا مالی وقبضت کذا درہما ــــ اور کبھی کذا غیر عدد سے بھی کنایہ ہوتا ہے مثل خرجت یوم کذا وکذا کنایہ روز معین سے اور **کیت** اور **ذیت** بہر سہ حرکت تا کنایہ بات سے ہے مثل قال فلان کیت وکیت وکان الامر ذیت وذیت استعمال مین یہ دونون مکرر آتے ہین وجوبا سماعا ــــ

اور کم دو قسم پر ہے استفہامیہ اور خبریہ اور ان دونون قسمون کا عمل اسمای عاملہ مین مذکور ہو چکا اور یہ خود لفظ کم محلا منصوب ہوتا ہے اگر بعد اوسکے فعل ہو اور اوس فعل نے اوسکی ضمیر یا متعلق ضمیر مین عمل نکیا ہو مثل کم رجلا ضربت وکم درہم اعطیت وکم یوما صمت وکم یوم صمت وکم ضربۃً ضربت وکم جلسۃ جلست ــــ

اور مجرور اگر بعد حرف جر یا بعد مضاف ہو مثل بکم رجلا مررت وعلی کم رجل حکمت وغلام کم رجلا ضربت ومال کم رجل سلبت اور مرفوع بسبب ابتدا کے اگر ظرف نہو مثل کم رجلا اخوتک وکم درہم مالی ورنہ بسبب خبریت سے کے مثل کم یوما سفرک وکم شہر صومی ــــ

**ظروف** مبنی چند اسم ہین کہ اونمین سے اسمای جہات ستہ ہین جبکہ مضاف الیہ اونکا لفظ سے محذوف اور معنی مین مراد ہو اور وہ الفاظ یہ ہین قبل + بعد + فوق + تحت + قُدّام + خلف + وراء + امام + اسفل + دون + اول + من علُ بضم لام + من علوُ بفتح وضم واو —

چونکہ جہات مذکورہ سے حذف مضاف الیہ محض سماعی ہی اسلیے جن الفاظ مین مسموع نہین مثل یمین + شمال کے اونھین ظروف مبنیہ سے نہین کہتے اور اسوقت ہین کہ جہات مذکور اضافت سے مقطوع ہوتے ہین اونھین غایات کہتے ہین مثل یحبنی زیدٌ وکان من قبلُ یبغضنی وجئتہ من علِ البیت ومن علُ یا من علوُ —

اور جب مضاف الیہ انکا مذکور یا محذوف نسیًا منسیًا ہوتا ہی تو معرب ہوتے ہین اور اوسوقت کبھی اونکے آخر مین تنوین بھی لاتے ہین مثل للّٰہ الامرُ مِنْ قَبْلٍ وَّمِنْ بَعْدٍ ایک قراءت مین —

لفظ **غیر** بھی بعد لیس یا بعد لا کے مثل ظروف مذکورہ کے ہی اگر اوسکا مضاف الیہ محذوف منوی ہو مثل جاءنی زیدٌ لیس غیرُ وافعل ھذا لا غیرُ

اور اسی طرح لفظ **حسب** مثل افعل ھذا حسب یعنی افعل ھذا لا غیر

اور منجملہ ظروف مبنیہ کے لفظ **حیث** ہی کہ ضمے پر مبنی آتا ہی اس سبب سے کہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہی اور اضافت جملے کی طرف مثل لا اضافت کے

ہی جیسے اجلس حیث زید جالس وقم حیث قام زید —
اور کبھی مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہی اور اسوقت بھی اکثروں کے نزدیک مبنی ضمہ پر ہوتا ہی مثل ۵ ونحن سقینا الموت بالشام معقلاً وقد کان منکم حیث لیّ العمائم یعنی قد کان منکم محل رؤسکم رفعۃ وعزازۃ اور ۲ اذا اور وہ استقبال کے لیے ہی اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہو مثل اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اوسمین شرط کے معنی ہین اسیلیے اوسکے بعد اکثر فعل آتا ہی اور بعضون کے نزدیک اذا شرطیہ کے بعد فعل کا آنا واجب ہی اسیلیے مثل اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کو اصل مین اذا انشقت السمآء انشقت کہتے ہین یعنی السماء فعل محذوف بشرط التفسیر کا فاعل ہی —
اور کبھی محض ظرفیت کے لیے آتا ہی مثل وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور کبھی مفاجات کے لیے اور اذا فجائیہ ابتدائی کلام مین نہین آتا ہی اور ہمیشہ اوسکے بعد جملۂ اسمیہ ہوتا ہی مثل خرجت فاذا زید جالس یا خرجت فاذا الاسد واقف اور اِذْ اور وہ زمان ماضی کے لیے ہی اگرچہ مضارع پر ہو اور اوسکے بعد جملۂ فعلیہ اور جملۂ اسمیہ دونون آتے ہین مثل جئتک اذ طلعت الشمس واذ الشمس طالعۃ —
اور کبھی مستقبل کے لیے بھی آتا ہی مثل قولہ تعالی فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ —

ف قولہ ونحن سقینا الخ بحر طویل مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ...

[illegible]

اور کبھی تعلیل کے لیے اور کبھی مفاجات کے لیے جب بینا یا بینما
کے جواب مین واقع ہو مثل بینا انا جالس اذ اقبل زیدٌ وبینما نحن
نتحدث اذ مرّ عمرو اور لمّا بمعنی اذ جبکہ ماضی کی طرف مضاف ہو
لفظاً مثل لمّا جاء عمرو اکرمته اور معنی مثل لما لم یجئ زیدٌ اھنته
اور انّٰی و این دونون مکان کے لیے ہین استفہام مین مثل انّٰی
لکِ ھذا و فاین تذھبون یا شرط مین مثل انّٰی تکن اکن و این تجلس اجلس
لیکن انّٰی کبھی بمعنی کیف کے بھی آتا ہے مثل انّٰی زیدٌ ای کیف زیدٌ۔
اور کبھی بمعنی متی مثل این القتال ای متی القتال اور متیٰ زمان کے
لیے ہے استفہام ہو مثل متی تسافر یا شرط مثل متی تقم اقم اور ایّان
بفتح ہمزہ و نون استفہام زمان کے لیے ہے مثل ایّان یوم الدین۔
اور اکثر اوسکا استعمال مستقبل کے ساتھ ہے اور متی کا استعمال ہر زمانے
مین عام ہے اور مذ و منذ اور وہ دونون اول مدت کے معنی
مین ہوتے ہین اور اس صورت مین اوسکے بعد مفرد معرفہ آتا ہے حقیقةً
مثل ما رأیته مذ او منذ یوم الجمعة یا حکماً مثل ما رایته
مذ او منذ یوم لقیتنی فیه۔
اور کبھی بمعنی جمیع مدت کے اور اسوقت مین اوسکے بعد جو زمانہ مقصود ہے
مذکور ہوگا مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع مثل ما رأیته مذ او منذ یوم

لمّا

انّٰی و این

متی

ایان

مذ و منذ

اور یومان اور ثلثة ایّام —

اور کبھی اونکے بعد مصدر اور کبھی فعل اور کبھی اَنَّ آتا ہی اور ان صورتون مین لفظ زمان اونکے بعد مقدر مانا جاتا ہی مضاف طرف مابعد کے مثل مَاخرجت مذ او منذ ذهابك و ماخرجت مذ او منذ ذهبت و ماخرجت مذ او منذ انك ذاهب یعنی مذ او منذ زمان ذهابك —

جمہور مذ اور منذ کو بمعنی اول مدت کے ہو یا بمعنی جمیع مدت بسبب اسم مضاف ہونے کے مبتدا کہتے ہین اور اونکے مابعد کو خبر اسی سبب سے اونکا مابعد اسوقت مین مرفوع ہوتا ہی —

اور یہ دونون مذ و منذ مغایر اون مذ و منذ کے ہین جو حروف جارّہ مین گذر چکے کہ وہ حرف تھے یہ اسم اور لَدَی و لَدُن عند کے معنی مین ہین مثل المال لدیك ای عندك لیکن لدی و لدن مین حضور شرط ہی اور عند عام ہی مثلاً اگر زید کے پاس مال نہو بلکہ اوسکے گھر مین یا خزانے مین تو زید کو المال لدیّ کہنا درست نہین اور المال عندي کہنا جائز ہی اور قَطّ بفتح اول اور ضم ثانی مشدّد اور اسمین اور لغات بھی ہین لیکن یہ لغت فصیح ہی اور وہ زمان ماضی منفی کے استغراق کے لیے ہی مثل مافعلته قطّ ای مافعلته مذ خُلِقْتُ الی الآن

لدی و لدن

قطّ

اور عوض زمان مستقبل منفی کے استغراق کے لیے ہی مثل لا اُعطیه عوض یعنی کبھی نہیں دونگا اوسکو اور ا لآن بفتح نون زمان حاضر کے لیے ہی مثل لا اُعطیه الآن ۔

جب کوئی اسم ظروف غیر مبنیه سے کسی جملے یا کلمۂ اذ کی طرف مضاف ہوتا ہی تو فتحے پر اوسکا مبنی ہونا جائز ہی مثل یَوۡمَ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُهُمۡ ایک قراءت پر ۔

اسی طرح لفظ مثل و غیر جب کہ قبل ما یا اَن یا اَنّ کے واقع ہون مثل قیامی مثل ما قام زید و قیامی مثل اذ یقوم زید و قیامی مثل انك قائم اور کیف بھی ظروف مبنیه سے ہی اور وہ استفہام حال کے لیے ہی مثل کیف زید ای علی ای حالٍ من الاحوال ۔

فائدہ عوض

فائدہ الآن

فائدہ

فائدہ

# خاتمہ باقی احکام اسم اور فعل اور حروف کے بیان مین

فائدہ

## فصل

اسم کی دو قسمین ہین معرفه و نکرہ معرفه وہ اسم ہی کہ شی معین کے لیے بنایا گیا ہو مثل زید و عمرو اور نکرہ جو ایسا نہو مثل رجل و فرس اور معرفے کی چھہ قسمین ہین مضمرات اور اعلام اور مبہمات یعنی اسمای اشارات و اسمای موصولات اور معرف باللام اور مضاف باضافت معنوی کسی قسم کی طرف اقسام مذکورہ سے اور منادی ۔

علم وہ اسم ہی کہ ذات معین شخصی کے لیے وضع کیا گیا ہو اس طرح پر

کہ اوس وضع سے سوای معہود مذکور کے اور کسی ذات مین اوسکا
استعمال درست نہو مثل زید و عمرو و بکر وغیرہ کے
اور اگر ایک ایک واضع نے سو آدمیون کا نام علیحدہ علیحدہ مقرر کرکے
رکھا تو ہر ایک کی جداگانہ وضع مین دوسری ذات مراد نہوگی اسلیے
باوجود سو ذات ہونے کے ہر ایک لفظ زید اپنے اپنے موضوع لہ
کے مقابل مین علم ہی —
اگر علم کے اول مین لفظ اب یا ابن یا ام یا بنت ہو تو اوسے
کنیت کہتے ہین مثل ابو عبداللہ و ابن الحسن و ام سلمة و بنت الفاطمة
اور اگر معنی مدح یا ذم مراد ہون تو لقب مثل شمس الدین و تو د و رنہ اسم مثل زید و عمرو
اور اعرف المعارف ضمیر متکلم ہی پھر ضمیر مخاطب پھر ضمیر
غائب پھر علم اوسکے بعد اسم اشارہ اوسکے بعد اسم موصول اور معرف
باللام اور معرف بندا اور مضاف حکم مضاف الیہ مین ہی — اور
انکر النکرات لفظ شی ہی بعدہ متحیز بعدہ جسم پھر نامی پھر حیوان پھر ماشی پھر
ذو رجلین اوسکے بعد انسان اوسکے بعد رجل —

**فصل** عدد وہ اسم ہی کہ عربی مین کم اور فارسی مین چند
اور اردو مین لفظ کی یا کتنے کے جواب مین واقع ہو اور کسی چیز کے
چند ہونے پر دلالت کرے مثل واحد و اثنان

اور اصول عدد بارہ کلمے ہین واحد + اثنان + ثلثۃ + اربعۃ + خمسۃ + ستۃ + سبعۃ + ثمانیۃ + تسعۃ + عشرۃ + مائۃ + الف + باقی جتنے عدد ہین انھین سے بنتے ہین۔

انھین سے لفظ **واحد** و **اثنان** کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہی اور **ثلثۃ** سے **تسعۃ** تک مخالف یعنی مذکر کے ساتھ مونث مونث کے ساتھ مذکر مرکب ہون یا غیر مرکب اور **عشر** بحالت افراد ہین مخالف قیاس اور ترکیب مین موافق قیاس آتا ہی مثل رجل واحد وامرأۃ واحدۃ ورجلان اثنان وامرأتان اثنتان وثلثۃ رجال وعشرۃ رجال وثلث نسوۃ وعشر نسوۃ واحد عشر رجلا واحدی عشرۃ امرأۃ واثنا عشر رجلا واثنتا عشرۃ امرأۃ وثلثۃ عشر رجلا واربعۃ عشر رجلا وثلث عشرۃ امرأۃ واربع عشرۃ امرأۃ —

اسی طرح **تسع عشر** تک اور **عقود** یعنی **عشرون** سے **تسعون** تک اور **مائۃ** و **الف** دونون مین برابر ہین مثل عشرون رجلا وعشرون امرأۃ ومائۃ رجل ومائۃ امرأۃ والف رجل والف امرأۃ ومائتا رجل ومائتا امرأۃ والفا رجل والفا امرأۃ عقود کے ساتھ احاد کی ترکیب بعطف اور تذکیر و تانیث مثل مذکور سابق کے ہوتی ہی مثل احد وعشرون رجلا واحدی وعشرون امرأۃ وثلثۃ

وعشرون رجلاً وثلث وعشرون امرأة —

اور جب عدد زیادہ ہوں تو الف مائۃ پر اور مائۃ احاد پر اور احاد عشرات پر مقدم آتے ہیں مثل عندي الف ومائة واحد وعشرون رجلاً والفان ومائتان واثنان وعشرون رجلاً واربعة آلاف وتسع مائة وخمس واربعون امرأة —

جب کوئی لفظ ثلثة سے تسعة تک مائۃ کی طرف مضاف ہو تو اوسکی تای تانیث کا گرا دینا واجب ہی تمیز مذکر ہو یا مونث اور اگر الف کی طرف مضاف ہو تو اثبات لازم ہی جیسا مثال مذکورہ مین گذرا —

ثلثة سے عشرة تک کی تمیز مجرور مجموع آتی ہی مثل ثلثة رجال وثلثة رهط مگر لفظ مائۃ ہمیشہ مفرد رہتا ہی مثل ثلثمائة درهم واربعمائة دينار —

اور احد عشر سے تسعة وتسعین تک کی تمیز مفرد منصوب اور لفظ اسباطاً قولہ تعالی وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا مین اثنتی عشرۃ سے بدل ہی نہ تمیز —

اور مائۃ والف ومائتان والفان کی تمیز مفرد مجرور —

اور لفظ واحد واثنان کی تمیز نہین آتی اسلیے کہ لفظ مفرد وتثنیہ کے ساتھ عدد کی حاجت نہین مثل رجل ورجلان —

حالت اور مرتبہ بیان کرنے کے لیے انھین اسماء عدد سے اسم فاعل مشتق

بیان مذکر و مؤنث

عدد کے کہتے ہین مذکر مین اول ثانی ثالث رابع خامس سادس سابع ثامن تاسع عاشر اور مؤنث مین اولی ثانیة ثالثة رابعة آخر تک یعنی پہلا دوسرا تیسرا چوتھا پانچوان تا آخر۔

**فصل** اسم کی دو قسمین ہین مذکر اور مؤنث **مؤنث** وہ اسم ہی جسمین تانیث کی نشانی ہو لفظاً حقیقةً مثل امرأة و ظلمة اور حکماً مثل زینب و عقرب کہ حرف رابع حکم تای تانیث مین ہی یا تقدیراً مثل ارض و دار بدلیل اُرَیضَةٌ و دُوَیرَةٌ کے اور علامت تانیث کی تین ہین تا جو حالت وقف مین ہا ہو جاتی ہی مثل رحمة و قائمة اور الف مقصورہ مثل حبلی و الف ممدودہ مثل حمراء اور مقدر صرف تے آتی ہی اور علامت اور مذکر جو ایسا نہو۔

مؤنث کی دو قسمین ہین **حقیقی** جسکے مقابلے مین حیوان مذکر ہو مثل ناقة و امرأة اور **لفظی** جو ایسی نہو مثل ظلمة و عین اور دو اور قسمین ہین **قیاسی** جسکی تانیث قیاس و قاعدۂ مقررہ کے موافق ہو اور **سماعی** جسکا مؤنث بولنا صرف سماعت پر موقوف ہو مثل اُذن و ارنب و بئر وغیرہ جسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہی۔

جب فعل یا شبہ فعل مؤنث کی طرف مسند ہو تو اگر اسناد اسم ظاہر مؤنث حقیقی کی طرف بلا فاصلہ ہو یا ضمیر مؤنث کی طرف حقیقی ہو خواہ لفظی تو تای تانیث فعل یا شبہ فعل مین لانا واجب ہی سوا باب نعم مین مثل قالت امرأة

عِمرانَ وناقۃ ارضعت فصیلہا والشمس طلعت۔ ورنہ
جائز یعنی جب مسند الیہ مؤنث حقیقی ظاہر بفاصلہ یا مؤنث غیر حقیقی ہو بفاصلہ
یا بلا فاصلہ تو مسند مین علامت تانیث لانا اور نہ لانا دونون برابر ہی مثل
حضرتِ القاضیَ امرأۃٌ وطلعتِ الیومَ الشمسُ وطلعتِ الشمسُ
وحضر القاضیَ امرأۃٌ وطلع الیومَ الشمسُ وطلع الشمسُ جیسا باب نعم مین
اور اسی طرح جمع مکسر اور جمع بالف وتا مین مثل نعم المرأۃ ھند ونعمت
المرأۃ ھند وجاء الرجال وقال نسوۃٌ وجاء المسلمات وجاءت
الرجال وقالت نسوۃ وجاءت المسلمات۔

اور جب اسناد ضمیر جمع کی طرف ہو تو تا لاحق کرنا یا مسند کا جمع لانا واجب ہے
مثل الرجال جاءت یا جاؤا والنساء قالت یا قلن۔

فی تقسیم

**فصل** فعل کی تین قسمین ہین: ماضی، مضارع، امر جسکی تفصیل
فیض الصرف مین مرقوم ہو چکی منجملہ انکے **ماضی** اور **امر** مبنی اصل ہین اور
مضارع معرب بشرطیکہ نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہو
مثل یضرب یضربان یضربون ورنہ مبنی مثل لافعلنّ کذا والھندات یفعلن

فی اعراب المضارع

**مضارع** کے اعراب تین ہین رفع، نصب اسم وفعل مین مشترک
اور جزم کہ فعل کے ساتھ خاص ہے جیسا جر اسم کے ساتھ۔
نحویون کی اصطلاح مین مضارع کی دو قسمین ہین **صحیح** جسکے آخر مین حرف

علت نہو اور معتل جسکے آخر مین حرف علت ہو پھر اگر صحیح کے آخر مین ضمیر بارز کہ الف تثنیہ اور واو جمع مذکر اور یای واحد مؤنث مخاطبہ ہی نہو تو حالت رفعی مین ضمہ لفظی اور نصبی مین فتحہ لفظی اور حالت جزم مین سکون لفظی ہوتا ہی مثل زید یضرب ولن یضرب ولم یضرب ـــ

اور اگر آخر مین ضمیر مذکور ہو تو رفع باثبات نون اور نصب و جزم بحذف نون آتا ہے مضارع صحیح ہو خواہ معتل مثل یضربان و یضربون و تضربین ولن یضربا ولن یضربوا ولن تضربی ولم یضربا ولم یضربوا ولم تضربی اور اسی طرح معتل مثل یغزوان و یرمیان الخ ـــ

اور جب فعل مضارع معتل واوی یا یائی ضمیر رفع بارز سے خالی ہو تو رفع بتقدیر ضمہ اور نصب بفتحہ لفظی اور جزم بحذف حرف علت آئیگا مثل یدعو و یرمی ولن یدعو ولن یرمی ولم یدع ولم یرم ـــ

اور اسی طرح مضارع معتل الفی بدون ضمیر مذکور سوا اسکے کہ اوسمین نصب بھی بتقدیر فتحہ ہوتا ہی مثل یرضی ولن یرضی ولم یرض ـــ

**افعال تعجب** اور وہ دو صیغے ما افعل زیدًا اور افعل بہ انشای تعجب کے لیے بنائے گئے ہین ہر فعل ثلاثی مجرد متصرف فیہ سے جسکے معنی قابل زیادت و نقصان کے ہون اور لون اور عیب کے معنی نہون مثل ما احسن زیدًا یعنی ای شیء احسن زیدًا اما اسمیہ

فاعلہ

مبتدا ہی اور احسن زیدًا جملہ فعلیہ اوسکی خبر اور احسن مین ضمیر راجع طرف ما کے
اوسکا فاعل ہی۔

اور احسن بہ مین فعل امر بمعنی ماضی ہی اور مجرور فاعل فعل اور با زائدہ یعنی صار ذا حسن
اور جس فعل سے صیغہ تعجب نہین آسکتا اسمین لفظ اشد سے بناتے ہین مثل
ما اشدّ استخراجًا و اشدِد باستخراجہ۔

حروف عطف

**فصل** حروف عاملہ کا ذکر ہو چکا اور حروف غیر عاملہ کئی قسم ہین منجملہ اونکے
حروف عطف دس ہین، واو + فا + ثمّ + حتّی + اَو + اِمّا + اَم + لا + بل + لکن
اونمین سے واو + فا + ثمّ + حتّی جمعیت کے لیے ہین یعنی اسپر دلالت
کرتے ہین کہ معطوف علیہ اور معطوف دونون کو حکم ثابت ہی اور فرق یہ ہی کہ واو
مطلق جمعیت کے لیے ہی بغیر لحاظ ترتیب و مہلت کے مثل جاءنی زید
وعمرو یعنی زید و عمرو دونون آئے ساتھ آئے ہون یا آگے پیچھے بمہلت یا بلا مہلت
اور فا ترتیب کے لیے ہی بلا مہلت مثل قام زید فعمرو یعنی پہلے زید کھڑا ہوا پھر عمرو
اور ثمّ ترتیب کے لیے بمہلت ہی مثل دخل زید ثمّ عمرو یعنی زید پہلے داخل ہوا
پھر تھوڑی دیر کے بعد عمرو

اور حتّی مثل ثمّ کے ہی لیکن برخلاف ثمّ کے اسکا معطوف معرفہ ہوتا ہی اور
معطوف علیہ کا ایک جز قوی یا ضعیف ہوتا ہی تاکہ عطف حتّی اوس قوت
و ضعف کا بیان کرے اور معطوف معطوف علیہ کی نہایت ٹھیرے مثل مات

النَّاسُ حتّٰی الانبیاء و زارک النّاس حتّی الحجامون اور اسمین ترتیب ذہنی ہوتی ہی نہ خارجی مثلاً مثال مذکور مین اور آدمیون کا انبیاؑ سے پہلے مرنا عقل مناسب جانتی ہی اگرچہ خارج مین بعضے انبیا کی وفات اور آدمیون کے پیچھے بھی ہوئی۔

اور او اِمّا ام معطوف علیہ اور معطوف مین سے ایک کو بلا تعیین حکم ثابت کرنے کے لیے موضوع ہین مثل مررت برجل او امرأۃ۔

اور کبھی او کے معطوف علیہ پر لفظ اما لاتے ہین مثل جاءنی اما زید او عمرو عطف بہ اما مین لازم ہی کہ پہلے معطوف علیہ پر لفظ اِمّا زائد لے آئین پھر عطف مین اور اِمّا عاطفہ پر واو کا آنا لازم ہی مثل العدد اما زوج واما فرد

ام کی دو قسمین ہین متصلہ اور منقطعہ متصلہ وہ ہی جسکے ساتھ احد الامرین کی تعیین کا سوال کیا جاے اور سائل ایک کی نسبت لا علی التعیین ثبوت حکم یقینا جانتا ہو بخلاف او اور اِمّا کے کہ وہان سائل کو ثبوت حکم کسیکی نسبت معلوم نہین ہوتا اور اسکا استعمال تین شرط سے ہوتا ہی ایک یہ کہ اوسکے معطوف علیہ پر بلا فاصلہ ہمزۂ استفہام داخل ہو مثل ازید عندک ام عمرو دوسری یہ کہ اوسکے متصل وہ کلمہ ہو جو ہمزہ کے بعد ہو یعنی اگر اسم ہو تو اسم اور فعل ہو تو فعل تیسری یہ کہ متکلم احد الامرین کی نسبت ثبوت حکم یقینا جانتا ہو اور استفہام صرف تعیین کے لیے ہو اسیلیے اوسکے جواب مین نعم یا لا کہنا درست نہین بلکہ احد الامرین کی تعیین چاہیے اور منقطعہ بل اور ہمزہ دونون کے معنی کے لیے موضوع ہی

یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ متکلم نے معطوف علیہ سے اعراض کیا اور معطوف مین
شک رکھتا ہی پہلے لفظ بل کے معنی ہین اور دوسرے ہمزہ کے معنی مثل انها
لابل ام شاۃ یعنی متکلم نے پہلے حکم کیا کہ وہ صورت جو نظر آتی ہی اونٹ ہی
پھر اوس سے اعراض کر کے شک ظاہر کیا کہ آیا بکری ہی اور تقدیر یہ ہی انها
لابل بل اهی شاۃ ۔

یہ ام جملۂ خبریہ کے بعد آتا ہی جیسا گذرا اور کبھی استفہامیہ کے بعد بھی مثل هل
یستوی الاعمی والبصیر ام هل تستوی الظلمٰت والنور ۔

اور **لا و بل و لکن** اسپر دلالت کرتے ہین کہ حکم سابق معطوف علیہ اور
معطوف سے ایک کو بر سبیل تعیین ثابت ہی لا اوس حکم کی جو معطوف علیہ کو
ثابت ہی معطوف سے نفی کرتا ہی مثل جاءنی زید لا عمرو ۔

اور بل اضراب کے لیے ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ پہلے حکم معطوف علیہ کو
ثابت تھا اب اوس سے متکلم نے اعراض کر کے معطوف کو وہ حکم ثابت کیا
مثل قام زید بل عمرو معناہ بل قام عمرو ۔

اور لکن استدراک کے لیے ہی اسیواسطے اسکو نفی لازم ہی قبل ہو مثل ما جاءنی
زید لکن عمرو جاء یا بعد مثل قام زید لکن خالد لم یقم ۔

**حروف تنبیہ** تین ہین الا و اما و ها مخاطب کے آگاہ کرنے
کو بنائے گئے ہین تا کہ ہوشیار ہو کر کلام سُنے **الا و اما** ہمیشہ جملے پر

آتے ہین اسمیہ ہو خواہ فعلیہ مثل اَلَا اِنَّہُم ھُمُ المُفسِدُونَ واما لا تفعل و الا لا تفعل
اور الا و اما دونون کو صدر کلام لازم ہے۔
اور ھا جملے پر بھی آتا ہے مثل ھا زید قائم اور مفرد پر بھی مثل ھذا و ھؤلاء

## حروف ایجاب

نعم بلی اجل جیر ان ای ہین
**نعم** بفتحتین خبر کی تصدیق کے لیے آتا ہے خبر مثبت ہو مثل قام زید خواہ منفی
مثل ما قام زیدٌ اوسکی تصدیق کے لیے تم کہو نعم۔
اسی طرح خبر پوچھنے والے کے جواب مین مثل ھل جاء زیدٌ۔
اسی طرح وعدۂ طالب کے لیے مثلاً کوئی کہے اِضرب زیدًا اوسکے جواب مین
کہو نعم ای نعم اضربہٗ یعنی ہان مارونگا۔
اسی طرح اِیْ بالکسر اثبات کے لیے بعد استفہام کے اکثر اور کبھی تصدیق
خبر کے لیے کبھی وعدۂ طالب کے لیے آتا ہے لیکن اوسکے ساتھ قسم لازم ہے مثل
ھل ضرب زیدٌ کے جواب مین اِیْ واللہ۔
اور **بلی** ایجاب منفی کے لیے ہے استفہام ہو مثل اَلَستُ بِرَبِّکُم قَالُوا بَلٰی
ای بلی انت ربنا خواہ غیر استفہام جیسے ما قام زیدٌ کے جواب مین
بلی یعنی بلی قد قام زید۔
اور کبھی بطریق شذوذ تصدیق ایجاب کے لیے آتا ہے جیسے اقام زید کے
جواب مین بلی یعنی نعم قد قام زید۔

اور **اجل** بفتحتین و سکون لام اور **جبا** اور **جیر** بالفتح و کسر را اور **انّ**
بکسر ہمزہ و تشدید نون مفتوح مُخبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں خبر مثبت ہو خواہ
منفی جیسے قد اتاك زید یا لم یاتك زید کے جواب میں اجل یا جبا
یا جیر یا انّ یعنی یہ خبر سچ ہے۔

**حروف زیادت** یعنی وہ حروف جو استعمال میں کبھی زیادہ آتے
ہیں سات ہیں اِن اور اَن اور ما اور لا اور من اور با اور لام
**اِن** مای نافیہ اور مای مصدریہ اور لمّا کے بعد زیادہ ہوتے ہیں مثل
ما ان زید قائم و انتظر ما ان یجلس الامیر ای انتظر مدۃ جلوس
الامیر ولمّا ان جلست جلست۔

اور **اَن** لمّا کے بعد مثل فلمّا اَن جاء البشیر اور درمیان قسم اور لو کے
مثل واللہ اَن لو قمت قمت۔

اور **ما** اذا و متی و ایّ و این و ان حروف شرط کے بعد زیادہ آتا ہے مثل
اذا ما تسافر اسافر الخ۔

اور بعضے حروف جر کے بعد مثل فبما رحمۃ من اللہ وعمّا قلیل لیصبحن
نادمین و ممّا خطیئٰتهم اغرقوا و زید صدیقی کما ان عمرا اخی

اور **لا** واو کے بعد زائدہ آتا ہے مثل ما جاءنی زید ولا عمرو اور
اَن مصدریہ کے بعد مثل قولہ تعالی ما منعک اَن لا تسجد اور قبل

قسم کے مثل لا أقسم بہذا البلد بمعنی أقسم۔

اور من کلام غیر موجب میں زیادہ آتا ہے مثل ما جاءنی من احد و ھل جاءک من احد

اور با خبر نفی اور خبر استفہام بلفظ ھل میں قیاساً زائد آتی ہے مثل لیس زید بقائم و ھل زید بقائم اور سماعاً غیر مواضع مذکور میں مثل بحسبک زید و کفیٰ باللہ شہیدا و القی بیدہ

اسی طرح لام سماعاً زیادہ آتا ہے مثل ردف لکم ای ردفکم۔

حروف تفسیر دو ہیں ای مثل واسئل القریۃ ای اہل القریۃ و قطع رزقہ ای مات۔

اور أن اوس فعل کی تفسیر کرتا ہے جو بمعنی قول ہو نہ خود قول کی مثل قولہ تعالی وناديناه أن يا ابراهيم و اوحينا الى ام موسى ان اقذفيه۔

حروف مصدر یعنی وہ حروف کہ فعل یا شبہ فعل کو بمعنی مصدر کے کردیتے ہیں تین ہیں ما اور أن جملہ فعلیہ کے لیے مثل قولہ تعالی ضاقت عليهم الارض بما رحبت ای برحبها و فما كان جواب قومه الا ان قالوا ای قولهم۔

لیکن ما کبھی جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے بخلاف أن کے جیسا نہج البلاغۃ میں ہے بقوا فی الدنیا ما الدنیا باقیۃ ای مدۃ بقاء الدنیا۔

اور سوا سیبویہ کے اور نحوی بھی اس طرف گئے ہیں۔

اور أنّ جملہ اسمیہ کے لیے مثل علمت انک قائم ای قیامک

لیکن جب اَنَّ کے بعد کلمہ ما آتا ہو تو جملہ فعلیہ پر بھی آجاتا ہی مثل بلغنی انما ترید الخروج

حروف تحضیض

حروف تحضیض چار ہین ھلّا و اَلَّا و لولا و لوما اور ان سے مقصود ورغلانا اور آمادہ کرنا ہی کسی فعل پر اگر مضارع پر داخل ہون مثل ھلّا تأکل کیون نہین کھاتا ہی تو یعنی کھا اور ملامت کرنا اگر ماضی پر داخل ہون مثل ھلّا ضربت زیدًا کیون نہین مارا تو نے زید کو اور یہ چارون کلمے اول کلام مین آتے ہین اور ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہین۔

اور اگر انکے بعد اسم ہو تو وہان سے فعل مقدر مانا جاتا ہی جیسا کسی شخص نے ایک جماعت کو مارا اور اوسمین زید بھی تھا تو تم اوس سے کہو ھلّا زیدًا یعنی ھلّا ضربت زیدًا

یہ لولا تحضیضیہ ہمیشہ ایک جملے پر آتا ہی اور کبھی لولا دو جملون پر آتا ہی کہ جملۂ ثانیہ کا امتناع وقت وجود جملۂ اولی کے اوس سے مقصود ہوتا ہی اسے لولا امتناعیہ کہتے ہین مثل لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

حرف توقع

حرف توقع قد ہی اور اوسے حرف تقریب بھی کہتے ہین یہ حرف تحقیق اور وجود شی پر دلالت کرتا ہی ماضی پر داخل ہو خواہ مضارع پر لیکن جب ماضی پر آتا ہی تو معنی تحقیق کے ساتھ معنی تقریب کا بھی فائدہ دیتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ زمانہ ماضی زمانہ حال سے قریب ہی جیسے قد رکب زیدٌ یعنی ابھی سوار ہوا زید۔

اور کبھی معنی تحقیق و تقریب کے ساتھ توقع کا بھی فائدہ دیتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی

کہ جو بات ابھی زمانہ قریب مین متحقق ہوئی مخاطب کو اوسکی توقع تھی مثل قد رکب
الامیر اوس شخص کے لیے جسکو رکوب امیر کی توقع ہو ۔

اور مضارع پر معنی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی فائدہ دیتا ہی مثل ان الکذوب قد یصدق

اور کبھی محض معنی تحقیق کے لیے آتا ہی مثل قوله تعالی قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ المُعَوِّقِینَ
قد اور مدخول قد مین کبھی قسم فاصل آتی ہی نہ غیر قسم مثل قد والله احسنت ۔

اور کبھی وقت قرینہ اوسکے مدخول کو حذف بھی کردیتے ہین مثل **شعر**

افد الترحل غیر ان رکابنا + لما تزل برحالنا وکان قدن

## حروف استفہام دو ہین همزهٔ مفتوحه اور هل

ان دونون کو شروع کلام مین آنا لازم ہی اور جملہ اسمیہ پر بھی آتے ہین مثل ازید
قائم وهل زید قائم اور فعلیہ پر بھی مثل اقام زید وهل قام زید
لیکن همزه ہر جملہ اسمیہ پر آتا ہی اوسکی خبر اسم ہو جیسا گذرا یا فعل مثل ازید قام
بخلاف هل کے کہ ایسے جملے پر نہین آتا اور همزه و فعل کے درمیان مین اسم کا
فاصل آنا درست ہی نہ هل مین مثل ازیدا ضربت ۔

اور همزه انکار کے لیے بھی آتا ہی بمعنی ملامت ہو مثل اتضرب زیدا وهو اخوک
یا بمعنی ابطال مثل اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهُ ۔

اور همزه ام متصلہ کے ساتھ بھی آتا ہی مثل ازید عندک ام عمرو

اور فا + اور واو + اور ثم + پر داخل ہوتا ہی مثل افمن کان واومن کان واثم

رکھا گیا پھر جزا سکے جزو اول کو اما اور ما کے درمیان عوض محذوف لائے تاکہ حرف شرط حرف جزا پر داخل نرہے پھر اگر یہ جزو اول مبتدا ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی تو مبتدا ہوگا جیسا مثال مذکور مین ورنہ ما بعد فا اوسمین عامل ہوگا مثل اما یوم الجمعۃ فزید منطلق کہ یوم الجمعۃ مین منطلق عامل ہی۔

حرف ردع کلّا بھی مخاطب کی زجر اور انکار کے لیے مثلاً کوئی شخص کہے زید یبغضک اوسکے جواب مین کہو کلّا یعنی ایسا نہین ہی اسی طرح کوئی کہے افعل کذا اوسکے جواب مین کلّا یعنی مین نکرونگا۔ اور کبھی بمعنی حقّا کے آتا ہی یعنی مضمون جملہ ثابت کرنے کو مثل قولہ تعالی کلّا سوف تعلمون یعنی بتحقیق عنقریب جانوگے تم۔

تنوین نون ساکن کو کہتے ہین جو کلمات کے تلفظ مین حرف اخیر کی حرکت کے پیچھے آتا ہی اور اوسکی علامت ایک قسم کی دو حرکتین زیر و بالا لکھنا ہی جیسے ۔ٍ ۔ً ۔ٌ اور اوسکی پانچ قسمین ہین ایک تمکّن کہ اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہی مثل زید و رجل و مضروب دوسری تنوین تنکیر کہ کلمے کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہی مثل صہٍ یہ تنوین بمعنی اسکت سکوتًا ما فی وقتٍ ما بخلاف صہ بکسر بغیر تنوین کے کہ بمعنی اسکت السکوت الآن کے ہی تیسری تنوین عوض کہ مضاف کے آخر مین بعوض مضاف الیہ کے آتی ہو مفرد ہو مثل فضّلنا بعضھم علی بعضٍ ای علی بعضھم

ومررت بكلٍ قائمًا اى بكل واحدٍ قائمًا یا جملہ مثل حینئذٍ ویومئذٍ
اى حین اذ کان کذا ویوم اذ کان کذا چوتھی تنوین مقابلہ کہ جمع مؤنث
سالم کے آخر مین آتی ہی مثل مسلماتٍ بمقابلہ نون جمع مذکر سالم مثل مسلمون
پانچوین تنوین ترنم کہ ابیات اور مصرعون کے آخر مین آتی ہی مثل شعر
اقلی اللوم عاذل والعتابن + وقولی ان اصبت لقد اصابن

اور یہ قسم اسم کے ساتھ خاص نہین اسم فعل حرف سب پر آتی ہی ـــ
تنوین کو بسبب التقای ساکنین کے حرکت کسرہ دیتے ہین مثل قریبۃ الذی
اور کبھی ضمہ اگر ساکن دوم کے بعد ضمہ اصلی ہو مثل عذابٌ ن ارکض
نون تاکید وہ نون ہی کہ فعل کی تاکید کے لیے آتا ہی اور وہ دو قسم ہی خفیفہ و ثقیلہ
اور ہر ایک اوس فعل کے ساتھ خاص ہی جو معنی طلب کے ساتھ زمان مستقبل پر
دلالت کرتا ہو جیسے امر مثل اضربنّ اور نہی مثل لا تضربنّ اور استفہام
مثل هل تضربنّ اور تمنی مثل لیتك تضربنّ اور عرض الا تنزلنّ بنا
فتصیب خیرًا اور قسم مثل واللہ لافعلنّ کذا ـ
چونکہ قسم بہ بھی مطلوب و مقصود ہوتا ہی اسلیے اوسے بھی قائم مقام طلب
کیا اور جسمین معنی طلب نہین اوسمین نہین آتا ہی مگر نفی مین بر سبیل قلت مثل
زید ما یقومنّ یا فعل قائم مقام نفی مین مثل قلما یقومنّ
اور مضارع مثبت مین جو جواب قسم واقع ہو لازم ہی مثل واللہ لاقومنّ

اور جب بعد ان شرطیہ یا اسمای شرط کے لفظ ما زائد ہو تو اوسمین اکثر ہی
مثل امّا تفعلنّ کذا اکرمتک و اِمّا تفعلنّ فانا اکرمک
و اینما تکوننّ الخ باقی حال نون تاکید کا فیض الصرف مین مرقوم ہو چکا

هذا آخر ما اردنا ایراده فی هذا المختصر وما توفیقی الا بالله
العلی الاکبر وهو حسبی ونعم المعین والحمد لله اولاً و آخراً
والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین

## خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب تشریح النحو تصنیف جناب مولانا مولوی حافظ سید محمد عبد اللہ صاحب
بلگرامی مدرس اول عربی گورنمنٹ اسکول ضلع کانپور باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
مغفور مطبع نظامی واقع کانپور اوائل ربیع الاول سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین چھپکر تمام ہوئی

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر فروغ دیدۂ سخن شناسی مولوی عبد العلی صاحب مدرس

واہ کیا خوب چھپی اردو مین
عربی نحو بتصحیح نکو
اسکی تاریخ بھی اردو مین فروغ
عربی نحو کا تشریح لکھو
۱۲۹۴ھ

وجہ مہر و دستخط

واضح ہو کہ بسند اہلیت کے یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع
نظامی کی ہے لہذا مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

# صحت نامہ شرح النحو بعد نظر ثانی مصنف

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴ | سطر حاشیہ | ۳۰۰ | ۳۶۰ |
| ۱۱ | ۷ | تَرَکُبَ | تَرَاکِیب |
| 〃 | ۱۵ | دو چیزون | دو جزون |
| ۳۱ | ۱۲ | زُبدا | زُبدا |
| ۳۳ | ۳ | یُذْرِی | یَزْرِی |
| 〃 | حاشیہ سطر ۴ | یذری | یزری |
| 〃 | ۱۲ | وَضِیعَتُہٗ | وَضَیعَتَہٗ |
| ۵۶ | حاشیہ سطر ۱۲ | نہوا | ہوا |
| ۶۲ | ۱۳ | آتاہی | آئاہی |
| 〃 | حاشیہ سطر ۲ | پھیر | پھیرنا |
| ۶۷ | ۱۰ | سلہ | سہ |
| 〃 | حاشیہ | از دو جام | از دو [illegible] م |
| ۷۷ | ۱ | نہو | ہو |
| ۸۰ | ۸ | وَجَہٗ | وَجْہُہٗ |
| ۹۱ | ۷ | ۱۳ تا | [illegible] تا |
| ۱۰۳ | [illegible] | منفرد | مفرد |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۶ | ۷ | یُحِلُّ | یَحِلُّ |
| ۱۲۸ | ۱۰ | اسماد | اسم |
| ۱۳۰ | ۸ | ہرصیغہ | ہرصیغہ |
| ۱۳۲ | ۴ | فعال صفت | اور فعال صفت |
| ۱۳۳ | ۱ | بکوتاتاتا | بسکوتاتا |
| ۱۳۴ | ۱ و ۲ | بکمنی | سکتی |
| ۱۳۵ | ۱۶ | گے | کے |
| ۱۵۰ | ۷ | ہوتے ہین | ہوتا ہی |
| ۱۵۱ | ۱ | انَّ | انْ |
| ۱۵۵ | ۲ و ۹ | اتلیتنی | آتیتنی |
| ۱۵۶ | ۱ | اورما | اورفا |
| 〃 | ۵ | بھی | ہی |
| 〃 | ۱۴ | یہ | بہ |

**تمت**